برائے طلبہ وطالبات تنظیم المدارس پاکستان

قواعد الصرف

مؤلف
حافظ احمد حسن کیلانی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

Scanned with CamScanner

قواعد الصرف

مؤلف

حافظ احمد حسن کیلانی

★ مدینہ کتب خانہ ★
مچھلی بازار بورے والہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور۔کراچی پاکستان

Scanned with CamScanner

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	قواعد الصرف
مصنف	حافظ احمد حسن کیلانی مجددی نقشبندی
	مدرس دار العلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
اشاعت	ستمبر 2003ء
تعداد	ایک ہزار
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
کمپیوٹر کوڈ	1Z379
قیمت	-/42 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-2210212-2212011-2630411

e-mail:- zquran@brain.net.pk

Website:- www.ziaulquran.com

فہرست مضامین

تقریظ	5
عرض ناشر	6
صرف کی تعریف، موضوع اور مقصد	7
فعل کی اقسام	8
اسم کی اقسام	9
شش اقسام	10
صرف کبیر	12
فعل ماضی کی بحث	13
ماضی مجہول کا بیان	17
ماضی کی اقسام	19
فعل مضارع کا بیان	23
مضارع منصوب	26
مضارع مجزوم	29
مضارع مؤکد	32
فعل امر	36
فعل نہی	39
اسمائے مشتقہ	41
اسم مفعول	42
صفت مشبہ	44
اسم مبالغہ	46
اسم تفضیل	47
اسم آلہ	48
اسم ظرف	49
ثلاثی مجرد	51
ثلاثی مزید فیہ کے ابواب	55
رباعی کا بیان	58
غیر ثلاثی افعال اور اسماء کیلئے چند قواعد	59
ثلاثی مزید فیہ کی گردانیں	60
رباعی کی گردانیں	67
ثلاثی مزید ملحق برباعی	70
ملحق برباعی مزید فیہ	72
صحیح و معتل	74
مہموز کا بیان	76
مہموز کے ابواب	78
ثلاثی مزید فیہ	80
مضاعف کا بیان	82

ثلاثی مجرد کے ابواب	84
مضاعف ثلاثی مزید فیہ کے ابواب	87
تائے افتعال کے احکام	90
مثال کا بیان	93
اجوف کا بیان	98
اجوف ثلاثی مجرد کے ابواب	101
اجوف ثلاثی مزید فیہ کے ابواب	109
ناقص کا بیان	113
بواب ناقص کا بیان	115
صرف صغیر	119
متفرق قاعدے	122
لفیف کا بیان	123
صرف صغیر از باب ضَرَبَ، یضرِبُ (وَقَایۃٌ)	125
مزید فیہ کے ابواب	128
خواص ابواب	134
مصدر کے اوزان	136
فعل اصل ہے یا مصدر؟	137
نسبت کا بیان	141
اسم تصغیر کا بیان	145
مشکل صیغوں کا بیان	148

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد للّٰہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم والصلوٰت والسلام علیک یا نبی الکریم وعلی الہٖ واصحابہٖ اجمعین

عربی زبان، اسلامی تمدن وتہذیب کی وارث اور علمی نوادر وذخائر کی امین ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی علوم وفنون کا سرچشمہ بھی ہے۔ تمام قابل ذکر فنون اپنی ابتدائی اور انتہائی ہیئت میں اسی علمی زبان میں موجود ہیں اور عربی زبان کو جاننے کیلئے صرف ونحو پر عبور حاصل ہونا مفتاح کی حیثیت رکھتا ہے۔ فی زمانہ اس موضوع پر بے شمار کتب بڑی شرح وبسط سے تصنیف ہو چکی ہیں۔ جس سے علم صرف ونحو کی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔

میں نے تقریباً تمام کتب کا مطالعہ کیا جو اپنی تحریر اور اسلوب کے لحاظ سے توجہ کا مرکز ہیں۔ لیکن مجھے ان میں کچھ ثقل محسوس ہوا۔ جو ہمارے دینی مدارس کی طالبات کیلئے باعث تشویش ہے۔ لہٰذا استاذی المکرّم مولانا ملک محمد بوستان صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں انتہائی سہل اور دلنشین انداز میں صرف کے قواعد وضوابط جمع کروں۔ لہٰذا میں نے اس خواہش کے پیش نظر طالبات کے اذہان کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلوب کو آسان کرنے کی حتی المقدور کوشش کی ہے اور امید ہے کہ یہ کاوش مدرسین اور طلباء کیلئے یکساں مفید ہوگی۔

تاہم پھر بھی بشری تقاضا کے مطابق کوئی غلطی ہو تو از راہ کرم ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ یہ کتاب ان عیوب سے پاک اور منزہ ہو۔ اللہ تعالیٰ میری اس حقیری سی کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور طالبات کو اس سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

ربنا تقبل منی انک انت السمیع العلیم

حافظ احمد حسن کیلانی

فاضل ومدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ

بھیرہ شریف

Scanned with CamScanner

عرض ناشر

طالبات کے مدارس دینیہ جو اس وقت کام کر رہے ہیں ان کے منتظمین سے وقتاً فوقتاً ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔ وہ ہمیں بڑی محبتوں اور شفقتوں سے نوازتے ہیں اور ہماری مطبوعات پر اعتماد کا اظہار کرتے ہیں۔

جس پر ہم ان کے بے حد شکرگزار ہیں۔

ان میں سے بعض احباب نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ طالبات کے مدارس دینیہ میں پڑھائی جانے والی کتب کی نئی تدوین کرائی جائے۔

ان کتب کی یہ خصوصیات ہوں۔

1۔ اسلوب انتہائی آسان ہوں۔

2۔ موضوع سے متعلق ضروری مباحث اس میں شامل ہوں۔

3۔ طالبات کو سبق یاد کرنے میں آسانی ہو۔

گوناگوں مصروفیات کے باعث ان کی خواہش کو عملی جامہ نہ پہنایا جاسکا۔ تاہم جستجو کا سلسلہ جاری رہا کچھ عرصہ پہلے ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ کا قیام عمل میں لایا گیا تو احباب کی آرزو کو پیش کیا۔ جس کے نتیجہ میں یہ علمی کاوش طالبات کے مدارس دینیہ کو پیش کرنے کے قابل ہوئے۔

اس علمی کاوش کا سہرا حافظ احمد حسن کیلانی صاحب کے سر ہے۔ جو دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے فاضل اور مدرس ہیں۔

ضیاء القرآن ادارہ نے اس کی طباعت میں اپنے معیار کو قائم رکھتے ہوئے پوری کوشش کی ہے اور اپنی تمام صلاحیتیں صرف کی ہیں۔

امید ہے آپ ہماری کاوش کو پسند فرمائیں گے۔

آپ کی دعاؤں کا طالب

محمد حفیظ البرکات شاہ

سبق نمبر 1

صرف کی تعریف

صرف کا لغوی معنی پھیرنا ہے اور اصطلاح میں وہ علم ہے جس میں کلمات بنانے اور ان میں تبدیلی کرنے کے قواعد بیان کئے جائیں۔

موضوع:۔ صرف کا موضوع صیغہ ہے۔

مقصد:۔ صرف کا مقصد یہ ہے کہ انسان کلمات کا صحیح تلفظ کر سکے۔

کلمہ کی تعریف اور اقسام

تعریف:۔ مفرد اور با معنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں۔

اقسام:۔ کلمہ کی تین قسمیں ہیں: (1) اسم (2) فعل (3) حرف۔

اسم:۔ اسم وہ کلمہ ہے جو تنہا اپنے معنی بتائے اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے جیسے کِتَابٌ، رَجُلٌ (مرد)۔

فعل:۔ فعل وہ کلمہ ہے جو اکیلا اپنے معنی بتائے اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے جیسے ضَرَبَ (اس نے مارا)، یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا)۔

حرف:۔ حرف وہ کلمہ ہے جو دوسرے کلمہ کے ساتھ مل کر معنی مکمل کرے جیسے مِنْ (سے)۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 2

فعل کی اقسام

فعل کی مختلف اعتبارات سے تقسیم کی گئی ہے۔

(i) زمانہ کے اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہیں: (1) ماضی (2) مضارع (3) امر۔

(ii) نسبت کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: (1) معروف (2) مجہول۔

معروف:۔ وہ فعل جس کا فاعل معلوم ہو۔ جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا)، قَتَلَ الْكَلْبُ الْقِطَّ (کتے نے بلی کو قتل کیا)۔

مجہول:۔ وہ فعل جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ جیسے قُتِلَ السَّارِقُ (چور مارا گیا)۔

(iii) مفعول بہ کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: (1) لازم (2) متعدی۔

لازم:۔ جو فعل صرف فاعل سے مل کر مکمل جملہ بن جائے اسے فعل لازم کہتے ہیں۔ جیسے ذَهَبَ الْوَلَدُ (لڑکا گیا)۔

متعدی:۔ وہ فعل جسے فاعل کے علاوہ مفعول بہ کی بھی ضرورت ہو۔ جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ بَكْرًا (زید نے بکر کو مارا)۔

(iv) گردان ہونے یا نہ ہونے کے لحاظ سے فعل کی دو قسمیں ہیں: (1) جامد (2) متصرف۔

جامد:۔ وہ فعل جس کی ایک ہی صورت ہو اور اس سے باقی صیغے نہ بن سکتے ہوں جیسے عَسٰى، نِعْمَ، لَيْسَ۔

متصرف:۔ وہ فعل ہے جس سے تمام افعال اور اسمائے مشتقہ کی گردانیں آتی ہوں جیسے ضَرَبَ، زَلْزَلَ۔

سبق نمبر 3

اسم کی اقسام

اسم کی تین قسمیں ہیں: (1) مصدر (2) مشتق (3) جامد۔

مصدر:۔ اس کا لغوی معنی جائے صدور (نکلنے کی جگہ) ہے اور اصطلاح میں وہ اسم ہے جس میں کسی کام کا کرنا، ہونا یا سہنا پایا جائے اور جس سے مختلف قسم کے افعال اور اسماء بنائے جائیں۔ جیسے ضَرْبٌ (مارنا)، دُخُوْلٌ (داخل ہونا)، صَبْرٌ (صبر کرنا)۔

مشتق:۔ اس کا لغوی معنی نکالا ہوا ہے اور اصطلاح میں اس سے مراد وہ اسم ہے جو فعل سے نکالا گیا ہو۔ جیسے مِنْصَرٌ، مَنْصَرٌ (یہ یَنْصُرُ فعل سے بنائے گئے ہیں)۔

جامد:۔ وہ اسم جو نہ مشتق ہو اور نہ مصدر ہو اسے جامد کہتے ہیں۔ جیسے رَجُلٌ، غُصْنٌ۔

جامد کی اقسام

تعداد حروف کے اعتبار سے اسم جامد کی چھ قسمیں ہیں۔

(1) ثلاثی مجرد جیسے رَجُلٌ (2) ثلاثی مزید فیہ جیسے حِمَارٌ (3) رباعی مجرد جیسے جَعْفَرٌ (4) رباعی مزید فیہ جیسے قِرْطَاسٌ (کاغذ) (5) خماسی مجرد جیسے سفرجلٌ (بہی دانہ) (6) خماسی مزید فیہ جیسے قَبَعْثَرٌ۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 4

ششِ اقسام

مادہ کے اعتبار سے کلمہ کی جو اقسام ہیں انہیں شش اقسام کہا جاتا ہے اور وہ درج ذیل ہیں: (1) ثلاثی مجرد (2) ثلاثی مزید فیہ (3) رباعی مجرد (4) رباعی مزید فیہ (5) خماسی مجرد (6) خماسی مزید فیہ

ثلاثی مجرد:۔ جس میں تین حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو جیسے ظَلَمَ، زَمَنٌ۔

ثلاثی مزید فیہ:۔ جس میں تین حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد بھی ہو جیسے اَظْلَمَ، زَمَانٌ۔

رباعی مجرد:۔ جس میں صرف چار حروف ہوں اور چاروں اصل ہوں۔ جیسے زَلْزَلَ، جَعْفَرٌ۔

رباعی مزید فیہ:۔ جس میں چار حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد بھی ہو۔ جیسے تَزَلْزَلَ، قِنْدِيْلٌ (شمع)۔

خماسی مجرد:۔ جس میں پانچ حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو۔ جیسے سَفَرْجَلٌ۔

خماسی مزید فیہ:۔ جس میں پانچ حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد بھی ہو۔ جیسے قَبَعْثَرٌ (بڑا اور سخت زبردست اونٹ)۔

(اصلی اور زائد حروف کی پہچان)

ماہرین فن صرف نے حرف اصلی اور زائد کی پہچان کے لئے ف، ع، ل کو میزان قرار دیا ہے۔ پس جو حرف ف، ع، ل کے مقابلہ میں ہو وہ اصلی اور جو ان کے مقابلہ میں نہ ہو وہ زائد ہے۔ جیسے نَصَرَ بروزن فَعَلَ، يَنْصُرُ بروزن يَفْعُلُ اس میں ''ی'' زائد ہے، نَاصِرٌ بروزن فَاعِلٌ اس میں ''الف'' زائد ہے۔ مَنْصُوْرٌ بروزن مَفْعُوْلٌ اس میں ''میم اور واؤ''

زائد ہیں اور بعض کے نزدیک جو حرف کلمہ کی تمام تبدیلیوں میں قائم رہے وہ اصلی ہے اور جو بدلتا رہے وہ زائد ہے۔ جیسے مذکورہ مثالوں میں ''ن، ص، ر'' تمام کلمات میں موجود ہیں لہٰذا یہ تینوں اصلی ہیں اور باقی حروف جو ایک کلمہ میں ہیں اور دوسرے میں نہیں وہ زائد ہیں۔

تمرین

1۔ علم صرف کی تعریف، مقصد اور موضوع بیان کریں۔

2۔ کلمہ کی تعریف اور اقسام بتائیں۔

3۔ تعدادِ حروف کے اعتبار سے اسم جامد کی اقسام بمع امثلہ بیان کریں۔

4۔ نسبت کے اعتبار سے فعل کی کتنی اقسام ہیں۔ نام اور مثالیں بیان کریں۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 5

صرفِ کبیر

عربی میں ہر فعل کے چودہ صیغے آتے ہیں۔ قیاس کا تقاضا تو یہ تھا کہ کل اٹھارہ صیغے آتے کیونکہ فعل کا تعلق فاعل سے ہوتا ہے اور فاعل کبھی واحد، کبھی تثنیہ اور کبھی جمع ہوتا ہے اور پھر کبھی غائب، کبھی حاضر اور کبھی متکلم ہوتا ہے جبکہ ہر صورت میں مذکر یا مونث ہوتا ہے۔

مگر متکلم کے صرف دو صیغے آتے ہیں۔ واحد متکلم اور جمع متکلم یعنی واحد متکلم دو صیغوں اور جمع متکلم چار صیغوں کے قائم مقام ہے اس طرح باقی چودہ صیغے رہ جاتے ہیں اور ان چودہ صیغوں کو ملا کر پڑھنے کا نام صرفِ کبیر ہے۔ جس کی مزید وضاحت گردانوں میں آئے گی۔

سبق نمبر 6

فعل ماضی کی بحث

تعریف:۔ ماضی کا لغوی معنی ہے "گزرا ہوا" اور اصطلاح میں اس سے مراد وہ فعل ہے جو گزشتہ زمانے میں کسی کام کے واقع ہونے پر دلالت کرے۔

بنانے کا طریقہ:۔ ماضی معروف مصدر سے بنتا ہے اور اس میں کم از کم تین حروف ہوتے ہیں۔ پہلے حرف کو "ف" کلمہ دوسرے کو "ع" کلمہ اور تیسرے کو "ل" کلمہ کہتے ہیں۔ ماضی معروف بنانے کے لئے "ف" کلمہ پر فتحہ "ع" کلمہ پر کبھی فتحہ، کبھی کسرہ اور کبھی ضمہ اور "ل" کلمہ پر ہمیشہ فتحہ آتا ہے۔ اس طرح ماضی معروف کے تین وزن بنتے ہیں۔ فَعَلَ، فَعِلَ، فَعُلَ۔

ضَرَبَ بروزن فَعَلَ کی گردان

گردان	معنی	صیغہ
ضَرَبَ	اس ایک مرد نے مارا	واحد مذکر غائب
ضَرَبَا	ان دو مردوں نے مارا	تثنیہ مذکر غائب
ضَرَبُوْا	ان سب مردوں نے مارا	جمع مذکر غائب
ضَرَبَتْ	اس ایک عورت نے مارا	واحد مؤنث غائب
ضَرَبَتَا	ان دو عورتوں نے مارا	تثنیہ مونث غائب
ضَرَبْنَ	ان سب عورتوں نے مارا	جمع مونث غائب
ضَرَبْتَ	تو ایک مرد نے مارا	واحد مذکر مخاطب
ضَرَبْتُمَا	تم دو مردوں نے مارا	تثنیہ مذکر مخاطب
ضَرَبْتُمْ	تم سب مردوں نے مارا	جمع مذکر مخاطب

Scanned with CamScanner

ضَرَبْتِ	تو ایک عورت نے مارا	واحد مونث مخاطب
ضَرَبْتُمَا	تم دو عورتوں نے مارا	تثنیہ مونث مخاطب
ضَرَبْتُنَّ	تم سب عورتوں نے مارا	جمع مونث مخاطب
ضَرَبْتُ	میں نے مارا	واحد متکلم
ضَرَبْنَا	ہم نے مارا	جمع متکلم

سَمِعَ بروزن فَعِلَ

گردان	معنی	صیغہ
سَمِعَ	اس ایک مرد نے سنا	واحد مذکر غائب
سَمِعَا	ان دو مردوں نے سنا	تثنیہ مذکر غائب
سَمِعُوْا	ان تمام مردوں نے سنا	جمع مذکر غائب
سَمِعَتْ	اس ایک عورت نے سنا	واحد مؤنث غائب
سَمِعَتَا	ان دو عورتوں نے سنا	تثنیہ مونث غائب
سَمِعْنَ	ان سب عورتوں نے سنا	جمع مونث غائب
سَمِعْتَ	تو ایک مرد نے سنا	واحد مذکر مخاطب
سَمِعْتُمَا	تم دو مردوں نے سنا	تثنیہ مذکر مخاطب
سَمِعْتُمْ	تم سب مردوں نے سنا	جمع مذکر مخاطب
سَمِعْتِ	تو ایک عورت نے سنا	واحد مونث مخاطب
سَمِعْتُمَا	تم دو عورتوں نے سنا	تثنیہ مونث مخاطب
سَمِعْتُنَّ	تم سب عورتوں نے سنا	جمع مونث مخاطب
سَمِعْتُ	میں نے سنا	واحد متکلم
سَمِعْنَا	ہم نے سنا	جمع متکلم

شَرُفَ بروزن فَعُلَ

گردان	معنی	صیغہ
شَرُفَ	وہ ایک مرد شریف ہوا	واحد مذکر غائب
شَرُفَا	وہ دو مرد شریف ہوئے	تثنیہ مذکر غائب
شَرُفُوْا	وہ سب مرد شریف ہوئے	جمع مذکر غائب
شَرُفَتْ	وہ ایک عورت شریف ہوئی	واحد مؤنث غائب
شَرُفَتَا	وہ دو عورتیں شریف ہوئیں	تثنیہ مونث غائب
شَرُفْنَ	وہ سب عورتیں شریف ہوئیں	جمع مونث غائب
شَرُفْتَ	تو ایک مرد شریف ہوا	واحد مذکر مخاطب
شَرُفْتُمَا	تم دو مرد شریف ہوئے	تثنیہ مذکر مخاطب
شَرُفْتُمْ	تم سب مرد شریف ہوئے	جمع مذکر مخاطب
شَرُفْتِ	تو ایک عورت شریف ہوئی	واحد مونث مخاطب
شَرُفْتُمَا	تم دونوں عورتیں شریف ہوئیں	تثنیہ مونث مخاطب
شَرُفْتُنَّ	تم سب عورتیں شریف ہوئیں	جمع مونث مخاطب
شَرُفْتُ	میں شریف ہوا	واحد متکلم
شَرُفْنَا	ہم شریف ہوئے	جمع متکلم

Scanned with CamScanner

تمرین

1۔ ماضی معروف کی گردان کریں۔

نَصْرٌ (مدد کرنا)، طَلَبٌ (مانگنا)، خَلْقٌ (پیدا کرنا)، غَسْلٌ (دھونا)، رَفْعٌ (بلند کرنا)، فَتْحٌ (کھولنا)، عِلْمٌ (جاننا)، نِعْمَةٌ (خوشحال ہونا)، قُرْبٌ (قریب ہونا)، بُعْدٌ (دور ہونا)، کَرَامَةٌ (سخی ہونا) (ماضی کَرُمَ ہے)۔

2۔ درج ذیل کون کونسے صیغے ہیں۔

سَمِعُوْا، خَلَقْنَا، سَمِعْنَا، خَلَقَ، حَسِبْتُمْ، رَفَعْنَا، کَثُرْنَ، نَصَرْتُنَّ، سَجَدْتَا۔

سبق نمبر 7

ماضی مجہول

ماضی مجہول سے مراد وہ فعل ہے جس کی نسبت گزشتہ زمانہ میں مفعول بہ کی طرف ہو۔ یہ ماضی معروف کے ف کلمہ کو ضمہ اور ع کلمہ کو کسرہ دینے سے بنتا ہے۔ جیسے ضَرَبَ سے ضُرِبَ (وہ ایک مرد مارا گیا)۔ فعل مجہول فعل متعدی سے بنتا ہے لازم سے نہیں کیونکہ فعل لازم کا مفعول نہیں ہوتا اور فعل مجہول کی نسبت مفعول کی طرف ہوتی ہے۔ اگر فعل لازم سے مجہول بنانا مقصود ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فعل لازم سے مذکورہ طریقہ کے مطابق فعل مجہول بنا کر نائب فاعل سے پہلے ''ب'' حرف جر کا اضافہ کر دیں۔ جیسے ذَهَبَ سے ذُهِبَ بِهٖ (اسے لے جایا گیا)۔

یاد رہے کہ نائب فاعل کے بدلنے سے صیغہ میں تبدیلی نہیں آئے گی بلکہ صیغہ ایک ہی حالت پر قائم رہے گا۔

نوٹ:۔ فعل ماضی معروف ہو یا مجہول اس سے پہلے ''مَا'' یا ''لَا'' لگانے سے فعل ماضی منفی بن جاتا ہے۔ جیسے ضَرَبَ سے مَا ضَرَبَ (اس نے نہیں مارا) اور ضُرِبَ سے مَا ضُرِبَ (وہ نہیں مارا گیا)۔ ان حروف کے داخل ہونے سے صرف ماضی کے معنی میں تبدیلی ہوتی ہے اور اگر ''لَا'' ماضی پر داخل ہو تو اس کا تکرار ضروری ہے۔ جیسے لَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی (اس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی)۔

ماضی مجہول کی گردانیں

واحد	تثنیہ	جمع	
ضُرِبَ (وہ ایک مرد مارا گیا)	ضُرِبَا	ضُرِبُوْا	مذکر غائب
ضُرِبَتْ (وہ ایک عورت ماری گئی)	ضُرِبَتَا	ضُرِبْنَ	مونث مخاطب

Scanned with CamScanner

ضُرِبْتَ (تو ایک مرد مارا گیا)	ضُرِبْتُمَا	ضُرِبْتُمْ	مذکر غائب
ضُرِبْتِ (تو ایک عورت ماری گئی)	ضُرِبْتُمَا	ضُرِبْتُنَّ	مونث مخاطب
ضُرِبْتُ (مجھے مارا گیا)		ضُرِبْنَا	متکلم

فعل لازم سے ماضی مجہول کی گردان۔

واحد		تثنیہ	جمع
ذُهِبَ بِهٖ	(وہ ایک مرد لیجایا گیا)	ذُهِبَ بِهِمَا	ذُهِبَ بِهِمْ
ذُهِبَ بِهَا	(وہ ایک عورت لیجائی گئی)	ذُهِبَ بِهِمَا	ذُهِبَ بِهِنَّ
ذُهِبَ بِکَ	(تو ایک مرد لے جایا گیا)	ذُهِبَ بِکُمَا	ذُهِبَ بِکُمْ
ذُهِبَ بِکِ	(تو ایک عورت لیجائی گئی)	ذُهِبَ بِکُمَا	ذُهِبَ بِکُنَّ
ذُهِبَ بِی	(مجھے لے جایا گیا)		ذُهِبَ بِنَا

تمرین

1۔ درج ذیل مصادر سے ماضی مجہول کی گردان کریں۔

عِلْمٌ (جاننا)، شُرْبٌ (پینا)، دُخُولٌ (داخل ہونا)، فَسَادٌ (خراب ہونا)، نَصْرٌ (مدد کرنا)، قَتْلٌ (قتل کرنا)۔

2۔ درج ذیل مصادر سے ماضی منفی مجہول کی گردان کریں۔

غَسْلٌ (دھونا)، خَلْقٌ (پیدا کرنا)، کَثْرَۃٌ (زیادہ ہونا)، مَنْعٌ (منع کرنا)، قُرْبٌ (قریب ہونا)۔

3۔ درج ذیل کون کونسے صیغے ہیں۔

قُتِلُوْا، رُفِعَتْ، نُصِبَتْ، بَعَثْنَا، خُلِقَتْ، مَاحُشِرَتْ، سُطِحَتْ، سُجِدَ، نُصِرْتُنَّ۔

سبق نمبر 8

ماضی کی اقسام

فعل ماضی کی مشہور اقسام درج ذیل ہیں۔

(i) **ماضی مطلق:**۔ وہ فعل جو گزرے ہوئے زمانہ پر دلالت کرے اور اس میں دور اور نزدیک کی کوئی قید نہ ہو۔ جیسے نَصَرَ (اس نے مدد کی)۔

(ii) **ماضی قریب:**۔ وہ فعل جو قریب ہی گزرے ہوئے زمانہ میں کسی کام کے ہونے پر دلالت کرے۔ یہ ماضی مطلق سے پہلے ''قد'' لگانے سے بنتا ہے اور گردان میں صیغہ کی تبدیلی سے ''قد'' میں کوئی تبدیلی نہیں آتی جیسے ضَرَبَ سے قَدْ ضَرَبَ (اس نے ابھی مارا ہے)۔

ماضی قریب کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب: قَدْ ضَرَبَ	قَدْ ضَرَبَا	قَدْ ضَرَبُوْا
(اس نے مارا ہے)	(ان دو مردوں نے مارا ہے)	(ان سب نے مارا ہے)
مؤنث غائب: قَدْ ضَرَبَتْ	قَدْ ضَرَبَتَا	قَدْ ضَرَبْنَ
(اس عورت نے مارا ہے)	(ان دو عورتوں نے مارا ہے)	(ان سب عورتوں نے مارا)
مذکر مخاطب: قَدْ ضَرَبْتَ	قَدْ ضَرَبْتُمَا	قَدْ ضَرَبْتُمْ
(تو نے مارا ہے)	(تم دو مردوں نے مارا ہے)	(تم سب مردوں نے مارا ہے)
مؤنث مخاطب: قَدْ ضَرَبْتِ	قَدْ ضَرَبْتُمَا	قَدْ ضَرَبْتُنَّ
(تو ایک عورت نے مارا ہے)	(تم دو عورتوں نے مارا ہے)	(تم سب عورتوں نے مارا ہے)
متکلم: قَدْ ضَرَبْتُ		قَدْ ضَرَبْنَا

(میں نے مارا ہے)　　　(ہم سب نے مارا ہے)

(iii) **ماضی بعید:**۔ وہ فعل جو دور کے گزرے ہوئے زمانہ پر دلالت کرے اور یہ ماضی مطلق سے پہلے کان کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے ضَرَبَ سے کَانَ ضَرَبَ (اس نے مارا تھا) ماضی مطلق کی طرح کَانَ کے بھی چودہ صیغے آتے ہیں اور جس طرح ماضی کا صیغہ تبدیل ہوگا اسی طرح کان کے صیغہ میں بھی تبدیلی آئے گی۔ کَانَ کی گردان درج ذیل ہے۔

کَانَ۔ کَانَا۔ کَانُوْا۔ کَانَتْ۔ کَانَتَا۔ کُنَّ۔ کُنْتَ۔ کُنْتُمَا۔ کُنْتُمْ۔ کُنْتِ۔ کُنْتُمَا۔ کُنْتُنَّ۔ کُنْتُ۔ کُنَّا۔

ماضی بعید کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب: کَانَ ضَرَبَ	کَانَا ضَرَبَا	کَانُوْا ضَرَبُوْا
(اس نے مارا تھا)	(ان دو مردوں نے مارا تھا)	(ان سب مردوں نے مارا تھا)
مؤنث غائب: کَانَتْ ضَرَبَتْ	کَانَتَا ضَرَبَتَا	کُنَّ ضَرَبْنَ
(اس عورت نے مارا تھا)	(ان دو عورتوں نے مارا تھا)	(ان سب عورتوں نے مارا تھا)
مذکر مخاطب: کُنْتَ ضَرَبْتَ	کُنْتُمَا ضَرَبْتُمَا	کُنْتُمْ ضَرَبْتُمْ
(تو ایک مرد نے مارا تھا)	(تم دو مردوں نے مارا تھا)	(تم سب مردوں نے مارا تھا)
مؤنث مخاطب: کُنْتِ ضَرَبْتِ	کُنْتُمَا ضَرَبْتُمَا	کُنْتُنَّ ضَرَبْتُنَّ
(تو ایک عورت نے مارا تھا)	(تم دو عورتوں نے مارا تھا)	(تم سب عورتوں نے مارا تھا)
متکلم: کُنْتُ ضَرَبْتُ		کُنَّا ضَرَبْنَا
(میں نے مارا تھا)		(ہم نے مارا تھا)

(iv) **ماضی استمراری:**۔ وہ فعل جو گزشتہ زمانہ میں کسی کام کے جاری رہنے پر دلالت کرے۔ یہ مضارع سے پہلے کان لگانے سے بنتا ہے اس کی علامت اردو ترجمہ تا تھا، یا،

رہا تھا ہے جیسے کَانَ یَضْرِبُ (وہ مارتا تھا یا مار رہا تھا)۔

ماضی استمراری کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
کَانَ یَضْرِبُ	کَانَا یَضْرِبَانِ	کَانُوْا یَضْرِبُوْنَ
(وہ مارتا تھا)	(وہ دو مرد مارتے تھے)	(وہ سب مرد مارتے تھے)
کَانَتْ تَضْرِبُ	کَانَتَا تَضْرِبَانِ	کُنَّ یَضْرِبْنَ
(وہ ایک عورت مارتی تھی)	(وہ دو عورتیں مارتی تھیں)	(وہ سب عورتیں مارتی تھیں)
کُنْتَ تَضْرِبُ	کُنْتُمَا تَضْرِبَانِ	کُنْتُمْ تَضْرِبُوْنَ
(تو ایک مرد مارتا تھا)	(تم دو مرد مارتے تھے)	(تم سب مرد مارتے تھے)
کُنْتِ تَضْرِبِیْنَ	کُنْتُمَا تَضْرِبَانِ	کُنْتُنَّ تَضْرِبْنَ
(تو ایک عورت مارتی تھی)	(تم دو عورتیں مارتی تھیں)	(تم سب عورتیں مارتی تھیں)
کُنْتُ اَضْرِبُ		کُنَّا نَضْرِبُ
(میں مارتا تھا)		(ہم سب مارتے تھے)

Scanned with CamScanner

تمرین

1۔ درج ذیل مصادر سے ماضی قریب کی گردان کریں۔

نَصْرٌ (مدد کرنا)، حِفْظٌ (یاد کرنا)، غَسْلٌ (دھونا)، عِلْمٌ (جاننا)۔

2۔ درج ذیل مصادر سے ماضی بعید کی گردان کریں۔

قَتْلٌ (قتل کرنا)، شُرْبٌ (پینا)، بُعْدٌ (دور ہونا)، کَذِبٌ (جھوٹ بولنا)۔

3۔ درج ذیل مصادر سے ماضی استمراری کی گردان کریں۔

فَهْمٌ (سمجھنا)، حِسْبَانٌ (گمان کرنا)، سُجُوْدٌ (سجدہ کرنا)۔

4۔ درج ذیل صیغوں کی پہچان کریں۔

قَدْ خَلَقْنَا، کُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ، کَانَ نَصَرَ، کُنْتُنَّ تَکْفُرْنَ، قَدْ فَتَحَ، کَانُوْا دَخَلُوْا، کُنَّ یَسْمَعْنَ، کُنْتِ غَسَلْتِ، قَدْ کَفَرْتُمَا، کُنْتُ اَطْلُبُ۔

سبق نمبر 9

فعل مضارع کا بیان

تعریف:۔ وہ فعل جو زمانہ حال اور مستقبل میں کسی کام کے واقع ہونے پر دلالت کرے اسے فعل مضارع کہتے ہیں۔ جیسے یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے یا مارے گا)۔ بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل ماضی کے شروع میں الف، ت، ی، ن میں سے کسی ایک حرف کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ ان حروف کو علامت مضارع، حروف مضارع اور حروف اَتین کہا جاتا ہے۔ ان حروف کے داخل ہونے سے ماضی کا پہلا حرف ساکن ہو جاتا ہے اور عین کلمہ پر تینوں حرکتیں آتی ہیں (یعنی ـَ ـِ ـُ) اور لام کلمہ پر ہمیشہ رفع آتا ہے۔ جیسے ضَرَبَ سے یَضْرِبُ، نَصَرَ سے یَنْصُرُ اور سَمِعَ سے یَسْمَعُ۔

نوٹ:۔ ''ی'' چار صیغوں سے پہلے اور ''ت'' آٹھ صیغوں سے پہلے آتی ہے جبکہ ''الف، ن'' ایک ایک صیغہ سے پہلے آتے ہیں۔

اعراب:۔ مضارع کے پانچ صیغے مرفوع ہوتے ہیں اور سات صیغوں کے آخر میں نون اعرابی ہوتا ہے جبکہ دو صیغوں کے آخر میں نون ضمیری ہوتا ہے، اسے نون نسوہ بھی کہتے ہیں اور یہ ہر حالت میں قائم رہتا ہے۔

نوٹ:۔ فعل مضارع کا صیغہ زمانہ حال اور مستقبل میں مشترک ہوتا ہے۔ اگر مضارع سے حال کا معنی لینا مقصود ہو تو اِس سے پہلے لام مفتوح کا اضافہ کرتے ہیں جیسے لَیَضْرِبُ (وہ مارتا ہے) اور اگر مستقبل قریب کا معنی لینا مقصود ہو تو مضارع کی ابتدا میں ''س'' اور اگر مستقبل بعید کا معنی لینا مقصود ہو تو ابتداء میں ''سَوْفَ'' کا اضافہ کرتے ہیں۔ جیسے سَیَضْرِبُ (وہ ابھی مارے گا) اور سَوْفَ یَضْرِبُ (وہ کچھ دیر بعد مارے گا)۔ یہ حروف صرف مضارع کے معنی میں تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

مضارع معروف کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
يَضْرِبُ	يَضْرِبَانِ	يَضْرِبُوْنَ
(وہ مارتا ہے یا مارے گا)	(وہ دو مارتے ہیں یا ماریں گے)	(وہ سب مارتے ہیں یا ماریں گے)
تَضْرِبُ	تَضْرِبَانِ	يَضْرِبْنَ
(وہ مارتی ہے یا مارے گی)	(وہ دو عورتیں مارتی ہیں یا ماریں گی)	(وہ سب عورتیں مارتی ہیں یا ماریں گی)
تَضْرِبُ	تَضْرِبَانِ	تَضْرِبُوْنَ
تَضْرِبِيْنَ	تَضْرِبَانِ	تَضْرِبْنَ
اَضْرِبُ		نَضْرِبُ

يَنْصُرُ بروزنِ يَفْعُلُ

يَنْصُرُ۔ يَنْصُرَانِ۔ يَنْصُرُوْنَ۔ تَنْصُرُ۔ تَنْصُرَانِ۔ يَنْصُرْنَ۔ تَنْصُرُ۔ تَنْصُرَانِ۔ تَنْصُرُوْنَ۔ تَنْصُرِيْنَ۔ تَنْصُرَانِ۔ تَنْصُرْنَ، أَنْصُرُ، نَنْصُرُ۔

يَسْمَعُ بروزنِ يَفْعَلُ

يَسْمَعُ، يَسْمَعَانِ، يَسْمَعُوْنَ، تَسْمَعُ، تَسْمَعَانِ، يَسْمَعْنَ، تَسْمَعُ، تَسْمَعَانِ، تَسْمَعُوْنَ، تَسْمَعِيْنَ، تَسْمَعَانِ، تَسْمَعْنَ، اَسْمَعُ، نَسْمَعُ۔

مضارع مجہول

یہ فعل مضارع معروف سے بنتا ہے۔ اس طرح کہ علامت مضارع کو ضمہ اور عین کلمہ کو فتحہ دیں۔ جبکہ لام کلمہ اپنی حالت پر قائم رہے گا۔ جیسے يَضْرِبُ سے يُضْرَبُ (وہ مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا) فعل لازم سے فعل مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ حسب قاعدہ فعل مجہول بنانے کے بعد نائب فاعل سے پہلے "ب" حرف جر کا اضافہ کر دیں۔ جیسے يذهب — نذهب به۔

مضارع معروف ہو یا مجہول اس سے پہلے "لا" نفی لگانے سے مضارع منفی بن جاتا ہے اور یہ "لا" مضارع کے لفظوں میں کوئی تبدیلی نہیں کرتا۔ جیسے لَا يَضْرِبُ (وہ نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا)، لَا يُضْرَبُ (وہ نہیں مارا جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا)۔

تمرین

1۔ مضارع کی تعریف اور اعراب بیان کریں۔

2۔ درج ذیل مصادر سے مضارع معروف اور مجہول کی گردان کریں۔

كُفْرٌ (انکار کرنا)، عِرْفَانٌ (جاننا)، شُرْبٌ (پینا)، فَسَادٌ (بگڑنا یا خراب ہونا)، بُعْدٌ (دور ہونا)۔

3۔ درج ذیل صیغوں کی پہچان کریں۔

يَدْخُلُوْنَ، لَا يَشْكُرُوْنَ، سَتَعْلَمُوْنَ، سَوْفَ يُعْطِيْ، يَمْنَعُوْنَ، يُرْزَقُوْنَ، لَايَنْفَعُ، يُقْتَلُ، تَرْكَعْنَ، تَضْحَكِيْنَ، نَعْبُدُ، لَاتَعْلَمُوْنَ، لَاتَفْتَحُ۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر10

مضارع منصوب

حروف نواصب:۔ یہ تعداد میں چار ہیں:(1) اَنْ (2) لَنْ (3) کَیْ (4) إِذَنْ ۔یہ مضارع پر داخل ہوکر دوطرح کا عمل کرتے ہیں۔(1) لفظی (2) معنوی۔

لفظی عمل:۔ (1) یہ حروف مضارع کے پانچ مرفوع صیغوں کونصب دیتے ہیں۔جیسے لَنْ یَعْلَمَ، لَنْ تعلَمَ، لَنْ تَعْلَمَ، لَنْ اَعْلَمَ، لَنْ نَعْلَمَ (واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم، جمع متکلم)۔

(2) سات صیغوں (تثنیہ مذکر ومؤنث غائب وحاضر، جمع مذکر غائب وحاضر، واحد مؤنث حاضر) کے آخر سے نون اعرابی گرادیتے ہیں۔جیسے لَنْ یَعْلَمَا، لَنْ یَعْلَمُوْا، لَنْ تَعْلَمَا، لَنْ تَعْلَمُوْا۔

(3) جمع مونث غائب وحاضر میں نون قائم رہتا ہے۔جیسے لَنْ یَعْلَمْنَ، لَنْ تَعْلَمْنَ۔

(4) حرف علت کونہیں گراتے۔جیسے لَنْ یَدْعُوَ، لَنْ یَرْمِیَ، لَنْ یَخْشٰی۔

نوٹ:۔ نونِ اعرابی کے گرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ نون مضارع کے آخر میں رفع کے عوض آتا ہے۔اس لئے اس کونون اعرابی کہتے ہیں۔جس طرح لَنْ کے داخل ہونے سے مضارع میں جہاں ضمہ ہوساقط ہوجاتا ہے۔ایسے ہی نون اعرابی جو کہ اس کے عوض ہے ساقط ہوجاتا ہے اور نون ضمیر کے نہ گرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ نون فاعل ہوتا ہے اور بغیر فاعل کے فعل کا وجود ناممکن ہے۔

معنوی عمل:۔ أَنْ: (کہ) یہ مضارع پر داخل ہوکر اس کومصدر کے معنی میں کردیتا ہے۔جیسے مَامَنَعَکَ أَنْ تَسْجُدَ (تجھے سجدہ کرنے سے کس نے منع کیا)۔أَنْ اور فعل کے مجموعہ کو مصدرِ مُؤَوّل کہتے ہیں۔

لَنْ: (ہرگزنہیں) یہ فعل مضارع پر داخل ہوکر تاکید پیدا کرتا ہے اور مضارع کو

نفی مستقبل کے ساتھ خاص کردیتا ہے۔جیسے لَنْ یَضْرِبَ (وہ ہرگزنہیں مارے گا)۔اسے نفی تاکید بِلَنْ کہتے ہیں۔

فَتَحَ سے نفی تاکید بلن

واحد	تثنیہ	جمع
لَنْ یَّفْتَحَ (وہ ہرگزنہیں کھولے گا)	لَنْ یَفْتَحَا	لَنْ یَفْتَحُوْا
لَنْ تَفْتَحَ (وہ عورت ہرگزنہیں کھولے گی)	لَنْ تَفْتَحَا	لَنْ یَفْتَحْنَ
لَنْ تَفْتَحَ (توہرگزنہیں کھولے گا)	لَنْ تَفْتَحَا	لَنْ تَفْتَحُوا
لَنْ تَفْتَحِی (توایک عورت ہرگزنہیں کھولے گی)	لَنْ تَفْتَحَا	لَنْ تَفْتَحْنَ
لَنْ افْتَحَ (میں ہرگزنہیں کھولوں گا)		لَنْ نَفْتَحَ

کَیْ: (تاکہ) یہ ماقبل فعل کا سبب اور علت بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔جیسے جِئْتُ إِلٰی بِھِیْرَہ کَیْ أَتَعَلَّمَ (میں بھیرہ آیا تاکہ علم حاصل کروں)۔

إِذَن: (تب) یہ جواب اور جزاء کے لئے آتا ہے جیسے أَسْلِمْ إِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ۔ (تواسلام لاتب جنت میں داخل ہوگا)، إِجْتَھِدْ إِذَنْ تَفُوْزَ (تو محنت کرتب کامیاب ہوگا)۔

نوٹ:۔ حرف لَنْ کے معنی میں تین قول ہیں: (i) یہ نفی تاکید مستقبل کے لئے ہے۔ (ii) نفی تأبید کے لئے ہے۔ (iii) صرف نفی مستقبل کے لئے۔ مختار قول پہلا ہے۔اس لئے کہ نفی تأبید (دائمی نفی) کے لئے ہوتو ارشاد باری تعالیٰ لَنْ اُکَلِّمَ الْیَوْمَ میں تناقص لازم

آئے گا کیونکہ "الیوم" کے ہوتے ہوئے تابید مراد لینا دو متضاد چیزوں کو جمع کرنا ہے جو کہ باطل ہے یا تکرار لازم آئے گا کیونکہ قرآن پاک میں ہے لَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا اور صرف نفی مستقبل کے لئے بھی نہیں کیونکہ اس کے لئے لَا آیا ہے۔

تمرین

1۔ حروف نواصب کی تعداد اور ان کا لفظی و معنوی عمل بیان کریں۔

2۔ درج ذیل مصادر سے مضارع معروف نفی تاکید بلن کی گردان کریں۔

ظُلْمٌ (ظلم کرنا)، قَتْلٌ (قتل کرنا)، حِسْبَانٌ (گمان کرنا)، مَنْعٌ (روکنا)، فَهْمٌ (سمجھنا)، شَرَافَةٌ (شریف ہونا)۔

3۔ درج ذیل کون کونسے صیغے ہیں۔

لَنْ يَدْرُسَ، لَنْ يَذْهَبَ، لَنْ تَنْفَعَكُمْ، لَنْ تَنْصُرِىْ، لَنْ نَصْبِرَ، لَنْ يَبْعَثُوْا، لَنْ تَخْلُقُوْا۔

سبق نمبر 11

مضارع مجزوم

حروف جازمہ:۔ وہ حروف جو مضارع پر داخل ہو کر آخر کو جزم دیں ان کو حروف جازمہ یا جوازم کہتے ہیں۔ جازمہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جزم کا معنی کاٹنا ہے اور یہ حروف مضارع کے آخر سے حرکت یا حرف کو کاٹ دیتے ہیں۔ یہ تعداد میں پانچ ہیں: (1) لَمْ (2) لَمَّا (3) لامِ أمر (4) لائے نہی (5) إن شرطیہ اور یہ حروف دو طرح کا عمل کرتے ہیں: (1) لفظی (2) معنوی۔

لفظی عمل:۔ (1) یہ حروف مضارع کے پانچ مرفوع صیغوں کے آخر کو جزم دیتے ہیں جیسے لَمْ يَعْلَمْ، لَمْ تَعْلَمْ، لَمْ تَعْلَمْ، لَمْ اَعْلَمْ، لَمْ نَعْلَمْ۔

(2) اگر ان پانچ صیغوں کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو تو وہ گر جاتا ہے۔ جیسے يَدْعُوْ سے لَمْ يَدْعُ، يَخْشٰى سے لَمْ يَخْشَ، يَقُوْلُ سے لَمْ يَقُلْ، يَبِيْعُ سے لَمْ يَبِعْ۔

(3) سات صیغوں کے آخر سے نون اعرابی گرا دیتے ہیں۔ جیسے لَمْ يَعْلَمَا، لَمْ يَعْلَمُوْا، لَمْ تَعْلَمَا، لَمْ تَعْلَمَا، لَمْ تَعْلَمُوْا، لَمْ تَعْلَمِىْ۔

(4) نون ضمیری اپنی حالت پر قائم رہتا ہے۔ جیسے لَمْ يَعْلَمْنَ، لَمْ تَعْلَمْنَ۔

معنوی عمل:۔ (لَمْ): (نہیں) یہ مضارع پر داخل ہو کر اسے ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے جیسے لَمْ يَعْلَمْ (اس نے نہیں جانا) اسے نفی جحد بلَمْ کہتے ہیں۔

لَمَّا: (ابھی تک نہیں) یہ بھی مضارع پر داخل ہو کر اس کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے لَمَّا يَعْلَمْ (اس نے ابھی تک نہیں جانا)۔

لَمَّا اور لَمْ میں فرق: (1) لَمْ کی نفی تمام زمانہ ماضی کو شامل نہیں ہوتی۔ جبکہ لَمَّا کی نفی تمام زمانہ ماضی کو شامل ہوتی ہے۔

(2) لَمْ میں کام کے واقعہ ہونے کی امید نہیں ہوتی جبکہ لَمَّا میں کام کے واقع ہونے

Scanned with CamScanner

کی توقع ہوتی ہے۔ جیسے لَمَّا یَعُدْ (وہ ابھی تک نہیں لوٹا) یعنی لوٹنے کی امید ہے۔

لام اَمر: (چاہئے) اس لام کے ذریعے کوئی کام کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے یہ لام مکسور ہوتا ہے اور فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے لِیَعْلَمْ (اسے جاننا چاہئے)۔

لائے نہی: (نہیں) جس کے ذریعے کسی کو کوئی کام کرنے سے روکا جائے جیسے لَا تَضْرِبْ (تو نہ مار) لَا یَضْرِبْ (وہ نہ مارے)۔

نوٹ: لائے نہی اور لائے نفی میں فرق یہ ہے کہ پہلا مضارع میں لفظی اور معنوی تبدیلی کا باعث بنتا ہے جبکہ دوسرا صرف معنوی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔

اِنْ شرطیہ: (اگر) یہ دو فعلوں پر داخل ہوتا ہے اور اگر دونوں فعل مضارع ہوں تو دونوں کے آخر کو جزم دیتا ہے۔ پہلے فعل کا واقع ہونا دوسرے فعل کے واقع ہونے کا سبب ہے۔ پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔ جیسے اِنْ تَجْتَهِدْ تَفُزْ (اگر تو محنت کرے گا تو کامیاب ہوگا)۔

نفی جحد بلم کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لَمْ یَعْلَمْ (اس نے نہیں جانا)	لَمْ یَعْلَمَا	لَمْ یَعْلَمُوْا
لَمْ تَعْلَمْ (اس عورت نے نہیں جانا)	لَمْ تَعْلَمَا	لَمْ یَعْلَمْنَ
لَمْ تَعْلَمْ (تو نے نہیں جانا)	لَمْ تَعْلَمَا	لَمْ تَعْلَمُوْا
لَمْ تَعْلَمِیْ (تو ایک عورت نے نہیں جانا)	لَمْ تَعْلَمَا	لَمْ تَعْلَمْنَ
لَمْ اَعْلَمْ (میں نے نہیں جانا)		لَمْ نَعْلَمْ

نوٹ: فعل مضارع مجہول پر حرف لَنْ اور لَمْ داخل کرنے سے مضارع مجہول نفی تاکید بلن اور نفی جحد بلم بن جاتا ہے۔ جیسے لَنْ یُعْلَمَ وہ ہرگز نہیں جانا جائے گا)، لَمْ یُعْلَمْ (وہ نہ جانا گیا)۔

مضارع مجہول نفی تاکید بلن

واحد	تثنیہ	جمع
لَنْ یُعْلَمَ	لَنْ یُعْلَمَا	لَنْ یُعْلَمُوْا
لَنْ تُعْلَمَ	لَنْ تُعْلَمَا	لَنْ یُعْلَمْنَ
لَنْ تُعْلَمَ	لَنْ تُعْلَمَا	لَنْ تُعْلَمُوْا
لَنْ تُعْلَمِیْ	لَنْ تُعْلَمَا	لَنْ تُعْلَمْنَ
لَنْ اُعْلَمَ		لَنْ نُعْلَمَ

نفی جحد بلم مجہول

لَمْ یُعْلَمْ، لَمْ یُعْلَمَا، لَمْ یُعْلَمُوْا، لَمْ تُعْلَمْ، لَمْ تُعْلَمَا، لَمْ یُعْلَمْنَ، لَمْ تُعْلَمْ، لَمْ تُعْلَمَا، لَمْ تُعْلَمُوْا، لَمْ تُعْلَمِیْ، لَمْ تُعْلَمَا، لَمْ تُعْلَمْنَ، لَمْ اُعْلَمْ، لَمْ نُعْلَمْ۔

تمرین

1۔ حروف جوازم کی تعریف اور لفظی و معنوی عمل بیان کریں۔

2۔ درج ذیل مصادر سے نفی جحد بلم کی گردان کریں۔

شُرْبٌ (پینا)، بَعْثٌ (بھیجنا)، قُرْبٌ (نزدیک ہونا)، غَسْلٌ (دھونا)، طَلَبٌ (طلب کرنا)۔

3۔ درج ذیل صیغوں کی پہچان کریں۔

اَلَمْ نَشْرَحْ، لَمْ یَسْمَعْنَ، لَمْ تَقْرَبْ، لَمْ یَلِدْ، لَمْ تَفْتَحِیْ، لَمْ تَکْذِبْنَ، لَمْ تَعْلَمُوْا۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 12

مضارع مؤکد

مضارع میں تاکید پیدا کرنے اور مستقبل کے ساتھ خاص کرنے کے لئے آخر میں نون تاکید اور ابتداء میں لام مفتوح کا اضافہ کیا جاتا ہے۔نون تاکید کی دو قسمیں ہیں:(1) نون تاکید ثقیلہ (2) نون تاکید خفیفہ۔

نون تاکید ثقیلہ:۔ (1) یہ نون مشدد ہوتا ہے اور مضارع کے چودہ صیغوں کے آخر میں آتا ہے۔

(2) پانچ مرفوع صیغوں کے آخر کو نصب دیتا ہے۔جیسے لَیَنْصُرَنَّ (وہ ضرور مدد کرے گا) اس کو مضارع موکد بلام تاکید و نون تاکید کہتے ہیں۔

(3) سات صیغوں کے آخر سے نون اعرابی گر جاتا ہے۔جیسے لَیَنْصُرَانِّ (وہ دو مرد ضرور مدد کریں گے)۔

(4) جمع مذکر غائب و حاضر کے صیغوں سے واؤ جمع اور واحد مونث حاضر کے صیغہ سے "ی" گر جاتی ہے۔جیسے لَیَنْصُرُنَّ (وہ سب مرد ضرور مدد کریں گے)، لَتَنْصُرُنَّ (تم سب ضرور مدد کرو گے)، لَتَنْصُرِنَّ (تو ایک عورت ضرور مدد کرے گی)۔

(5) جمع مونث غائب و حاضر کے صیغوں میں نون ضمیری اور نون ثقیلہ کے درمیان "الف" فاصل لایا جاتا ہے کیونکہ تین نون کا اکٹھا آنا ثقل کا باعث ہے۔جیسے لَیَنْصُرْنَانِّ (وہ سب عورتیں ضرور مدد کریں گی)۔

سوال:۔ لام تاکید مضارع کو زمانہ حال اور نون تاکید زمانہ مستقبل کے ساتھ خاص کرتا ہے۔پس مضارع میں ان دونوں کے جمع ہونے کا مطلب یہ ہوا کہ مضارع میں دو متضاد چیزیں جمع ہوگئی ہیں اور یہ صحیح نہیں؟

جواب:۔ لام تاکید دو معنی کا فائدہ دیتا ہے(i) تاکید (ii) زمانہ حال۔لیکن نون تاکید کے

ساتھ صرف تاکید کا فائدہ دیتا ہے۔

سوال:۔ تین نون کا اجتماع لَنَکُوْنَنَّ میں بلکہ چار نون لَیَمْنَنَّ میں موجود ہیں مگر الف فاصل نہیں آیا؟

جواب:۔ تین نون زائدہ کا جمع ہونا مکروہ ہے اور ان امثلہ میں ہر تین نون زائدہ نہیں۔

سوال:۔ لَنْ نَنْصَرِفَ میں تو ہر تین نون زائد ہیں۔الف فاصل کیوں نہیں لایا گیا؟

جواب:۔ اس کا تیسرا نون علامت انفعال ہونے اور تمام متصرفات میں پائے جانے کی وجہ سے گویا کہ اصلی ہے۔

سوال:۔ قرآن پاک میں تین نون یکجا آئے ہیں۔جیسے لُمْتُنَّنِیْ اگر یہ اجتماع مکروہ ہوتا تو فصیح کلام میں نہ ہوتا؟

جواب:۔ ایسے تین نون کا اجتماع مکروہ ہے جن میں سے ہر ایک معنی کا فائدہ دے اور لُمْتُنَّنِیْ میں تیسرا نون وقایہ ہے جو معنی کا فائدہ نہیں دے رہا۔

نون خفیفہ:۔ (1) یہ نون مخفف ہوتا ہے اور مضارع کے آٹھ صیغوں کے آخر میں آتا ہے۔

(2) یہ چار تثنیوں (تثنیہ مذکر و مونث غائب و حاضر) اور جمع مونث غائب و حاضر میں نہیں آتا۔

(3) باقی احکام میں یہ نون ثقیلہ کی طرح ہے۔

نوٹ:۔ نون ثقیلہ اور خفیفہ افادۂ تاکید میں برابر ہیں مگر خلیل نحوی کے نزدیک ثقیلہ افادۂ تاکید میں بلیغ ہے کیونکہ اس میں دو حرف ہیں اور حروف کی زیادتی معنی کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے۔

مضارع مؤکد بلام تاکید و نون ثقیلہ کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لَیَضْرِبَنَّ (وہ ضرور مارے گا)	لَیَضْرِبَانِّ	لَیَضْرِبُنَّ

Scanned with CamScanner

لَتَضْرِبَنَّ (وہ عورت ضرور مارے گی　　لَتَضْرِبَانِّ　　لَیَضْرِبْنَانِّ

لَتَضْرِبَنَّ (تو ایک مرد ضرور مارے گا)　　لَتَضْرِبَانِّ　　لَتَضْرِبُنَّ

لَتَضْرِبِنَّ (تو ایک عورت ضرور مارے گی)　　لَتَضْرِبَانِّ　　لَتَضْرِبْنَانِّ

لَأَضْرِبَنَّ (میں ضرور ماروں گا)　　لَنَضْرِبَنَّ

مضارع مؤکد بلام تاکید ونون نون ثقیلہ مجہول کی گردان

لَیُضْرَبَنَّ، لَیُضْرَبَانِّ، لَیُضْرَبُنَّ، لَتُضْرَبَنَّ، لَتُضْرَبَانِّ، لَیُضْرَبْنَانِّ، لَتُضْرَبَنَّ، لَتُضْرَبَانِّ، لَتُضْرَبُنَّ، لَتُضْرَبِنَّ، لَتُضْرَبَانِّ، لَتُضْرَبْنَانِّ، لَأُضْرَبَنَّ، لَنُضْرَبَنَّ۔

مضارع مؤکد بلام تاکید ونون خفیفہ کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لَیَضْرِبَنْ	x	لَیَضْرِبُنْ
لَتَضْرِبَنْ	x	x
لَتَضْرِبَنْ	x	لَتَضْرِبُنْ
لَتَضْرِبِنْ	x	x
لَأَضْرِبَنْ	x	لَنَضْرِبَنْ

مضارع مؤکد بلام تاکید ونون نون خفیفہ مجہول کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لَیُضْرَبَنْ	x	لَیُضْرَبُنْ
لَتُضْرَبَنْ	x	x
لَتُضْرَبَنْ	x	لَتُضْرَبُنْ
لَتُضْرَبِنْ	x	x
لَأُضْرَبَنْ	x	لَنُضْرَبَنْ

تمرین

1۔ نون ثقیلہ کی تعریف اور احکام بیان کریں۔

2۔ نون خفیفہ کی تعریف اور احکام بیان کریں۔

3۔ درج ذیل مصادر سے مضارع مؤکد بلام تاکید ونون ثقیلہ معروف ومجہول کی گردان کریں۔

نَصْرٌ (مدد کرنا)، خَلْقٌ (پیدا کرنا)، کَرَامَةٌ (بزرگ ہونا)، بُعْدٌ (دور ہونا)۔

4۔ درج ذیل مصادر سے مضارع مؤکد بلام تاکید ونون خفیفہ کی گردان کریں۔

کَذِبٌ (جھوٹ بولنا)، حِسْبَانٌ (گمان کرنا)، شَرَافَةٌ (شریف ہونا)، سَمْعٌ (سننا)۔

5۔ درج ذیل صیغوں کی پہچان کریں۔

لَتَحْسَبُنَّ، لَتَدْخُلُنَّ، لَتَنْصُرِنَّ، لَنَسْفَعاً، لَنَکُوْنَنَّ، اِمَّا تَرَیِنَّ، لَیُسْجَنَنَّ، لَیَکُوْنًا۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 13

فعل اَمر

تعریف:۔ وہ فعل ہے جس کے ذریعے کسی سے کوئی کام کرنے کا مطالبہ کیا جائے یا کام کرنے کی خواہش کا اظہار کیا جائے جیسے اِعْلَمْ (تو جان)، لِيَعْلَمْ (اسے جاننا چاہئے)۔

بنانے کا طریقہ:۔ یہ فعل مضارع حاضر معروف کے چھ صیغوں سے بنتا ہے۔ اس طرح کہ علامت مضارع کو حذف کریں اور دیکھیں اگر علامت مضارع کا مابعد حرف متحرک ہے تو آخر کو جزم دیں جیسے تَعِدُ سے عِدْ اور تُزَلْزِلُ سے زَلْزِلْ۔

اگر مابعد ساکن ہو تو ابتداء میں ہمزہ وصل زیادہ کریں اور آخر کو جزم دیں پھر عین کلمہ کو دیکھیں اگر مضموم ہو تو ہمزہ وصل بھی مضموم ہوگا جیسے تَدْخُلُ سے اُدْخُلْ، تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ اور اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو ہمزہ وصل مکسور ہوگا۔ جیسے تَعْلَمُ سے اِعْلَمْ، تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ۔

آخر سے نون عرابی، حرف علت اور حرکت گر جاتے ہیں لیکن نون ضمیری اپنی حالت پر قائم رہتا ہے جیسے اُنْصُرَا، اُنْصُرُوْا، اُنْصُرْنَ، اُدْعُ، اِرْمِ، اِخْشَ۔

امر غائب و متکلم فعل مضارع پر لام اَمر داخل کرنے سے بنتا ہے۔ جیسے لِيَنْصُرْ، لِاَنْصُرْ، لِنَنْصُرْ۔ فعل اَمر مجہول کے چودہ صیغے آتے ہیں جو فعل مضارع مجہول پر لام اَمر داخل کرنے سے بنتے ہیں۔ جیسے لِيُنْصَرْ، لِتُضْرَبْ۔ فعل اَمر معروف ہو یا مجہول اس کے آخر میں نون تاکید (ثقیلہ، خفیفہ) متصل ہوتا ہے جیسے اِضْرِبْ سے اِضْرِبَنَّ اور لِيَضْرِبْ سے لِيَضْرِبَنَّ۔ نون تاکید کی وجہ سے مضارع کے شروع میں لام مفتوح آتا ہے۔ جبکہ فعل اَمر میں یہ لام مکسور ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ ہمزہ وصلی وہ ہوتا ہے جو ابتدائے کلام میں پڑھا جاتا ہے اور درمیان کلام میں آئے تو حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ۔

ترجمہ (اور آپ ﷺ ان کے سامنے بستی والوں کی مثال بیان کیجئے)۔ اور ہمزہ قطعی وہ ہوتا ہے جو ابتدائے کلام اور درمیان کلام میں قائم رہتا ہے۔ بَابِ اِفْعَالُ کا ہمزہ قطعی ہے۔ جیسے يَا اِبْرَاهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔ (اے ابراہیم علیہ السلام اس خیال کو چھوڑ دیجئے)۔

اَمر حاضر معروف کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
اُنْصُرْ	اُنْصُرَا	اُنْصُرُوْا
اُنْصُرِیْ	اُنْصُرَا	اُنْصُرْنَ

اَمر غائب و متکلم معروف کی گردان

واحد	تثنیہ	جمع
لِيَضْرِبْ	لِيَضْرِبَا	لِيَضْرِبُوْا
لِتَضْرِبْ	لِتَضْرِبَا	لِيَضْرِبْنَ
لِاَضْرِبْ		لِنَضْرِبْ

اَمر مجہول کی گردان

لِيُنْصَرْ، لِيُنْصَرَا، لِيُنْصَرُوْا، لِتُنْصَرْ، لِتُنْصَرَا، لِيُنْصَرْنَ، لِتُنْصَرْ، لِتُنْصَرَا، لِتُنْصَرُوْا، لِتُنْصَرِیْ، لِتُنْصَرَا، لِتُنْصَرْنَ، لِاُنْصَرْ، لِنُنْصَرْ۔

اَمر معروف بانون ثقیلہ کی گردان

لِيَنْصُرَنَّ، لِيَنْصُرَانِّ، لِيَنْصُرُنَّ، لِتَنْصُرَنَّ، لِتَنْصُرَانِّ، لِيَنْصُرْنَانِّ، اُنْصُرَنَّ، اُنْصُرَانِّ، اُنْصُرِنَّ، اُنْصُرَانِّ، اُنْصُرْنَانِّ، لِاَنْصُرَنَّ، لِنَنْصُرَنَّ۔

Scanned with CamScanner

اَمر معروف بانون خفیفہ کی گردان

لِیَنْصُرَنْ، x، لِیَنْصُرُنْ، لِتَنْصُرَنْ، x، x، اُنْصُرَنْ، x، اُنْصُرُنْ، اُنْصُرِنْ، x، x، لِاَنْصُرَنْ، لِنَنْصُرَنْ۔

اَمر مجہول بانون ثقیلہ کی گردان

لِیُنْصَرَنَّ، لِیُنْصَرَانِّ، لِیُنْصَرُنَّ، لِتُنْصَرَنَّ، لِتُنْصَرَانِّ، لِیُنْصَرْنَانِّ، لِتُنْصَرَنَّ، لِتُنْصَرَانِّ، لِتُنْصَرُنَّ، لِتُنْصَرِنَّ، لِتُنْصَرَانِّ، لِتُنْصَرْنَانِّ، لِاُنْصَرَنَّ، لِنُنْصَرَنَّ۔

اَمر مجہول بانون خفیفہ کی گردان

لِیُنْصَرَنْ، x، لِیُنْصَرُنْ، لِتُنْصَرَنْ، x، x، لِتُنْصَرَنْ، x، لِتُنْصَرُنْ، لِتُنْصَرِنْ، x، x، لِاُنْصَرَنْ، لِنُنْصَرَنْ۔

تمرین

1۔ درج ذیل مصادر سے اَمر حاضر معروف کی گردان کریں۔

نُزُوْلٌ (اترنا)، شُکْرٌ (شکر کرنا)، حِفْظٌ (یاد کرنا)، حُسْنٌ (خوبصورت ہونا)۔

2۔ درج ذیل مصادر سے اَمر مجہول کی گردان کریں۔

قَطْعٌ (کاٹنا)، شَہَادَۃٌ (گواہی دینا)، کِتَابَۃٌ (لکھنا)، نَفْعٌ (نفع دینا)۔

3۔ فعل اَمر کی تعریف اور بنانے کا طریقہ بیان کریں۔

4۔ درج ذیل صیغوں کی پہچان کریں۔

اُدْخُلِیْ، فَلْیَعْبُدُوْا، اِغْسِلُوْا، اُکْرُمْنَ، لِتُنْصَرِیْ، اِفْتَحَنَّ، اِشْرَبْنَانِّ، لِیَعْلَمَا۔

سبق نمبر 13

فعل نہی

تعریف:۔ یہ وہ فعل ہے جس کے ذریعے کسی کو کوئی کام کرنے سے روکا جائے۔ جیسے لَاتَضْرِبْ (تو مت مار)، لَا یَضْرِبْ (وہ نہ مارے)۔

یہ کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ یہ وہ فعل مضارع ہے جس پر لَانہی داخل کیا جاتا ہے۔ جیسے یَضْرِبُ سے لَا یَضْرِبْ، تَضْرِبُ سے لَاتَضْرِبْ۔

لَا نہی آخر سے نون اعرابی، حرف علت اور حرکت گرا دیتا ہے۔ جبکہ نون ضمیری اپنی حالت پر قائم رہتا ہے۔ جیسے لَاتَضْرِبَا، لَاتَضْرِبُوْا، لَاتَضْرِبْنَ، لَاتَدْعُ، لَاتَرْمِ۔

نہی معروف ہو یا مجہول اس کے آخر میں نون تاکید آتا ہے۔ جیسے لَایَضْرِبَنَّ، لَایُضْرَبَنَّ، لَایَضْرِبَنْ، لَایُضْرَبَنْ۔

فعل نہی معروف کی گردان

لَایَضْرِبْ، لَایَضْرِبَا، لَایَضْرِبُوْا، لَاتَضْرِبْ، لَاتَضْرِبَا، لَایَضْرِبْنَ، لَا تَضْرِبْ، لَاتَضْرِبَا، لَاتَضْرِبُوْا، لَاتَضْرِبِیْ، لَاتَضْرِبَا، لَا تَضْرِبْنَ، لَا اَضْرِبْ، لَانَضْرِبْ۔

فعل نہی مجہول کی گردان

لَایُضْرَبْ، لَایُضْرَبَا، لَایُضْرَبُوْا، لَاتُضْرَبْ، لَاتُضْرَبَا، لَایُضْرَبْنَ، لَا تُضْرَبْ، لَاتُضْرَبَا، لَاتُضْرَبُوْا، لَاتُضْرَبِیْ، لَاتُضْرَبَا، لَا تُضْرَبْنَ، لَا اُضْرَبْ، لَانُضْرَبْ۔

فعل نہی معروف بانون ثقیلہ

لَایَضْرِبَنَّ، لَایَضْرِبَانِّ، لَایَضْرِبُنَّ، لَاتَضْرِبَنَّ، لَاتَضْرِبَانِّ، لَایَضْرِبْنَانِّ،

Scanned with CamScanner

لَاتَضْرِبَنَّ، لَاتَضْرِبَانِّ، لَاتَضْرِبْنَ، لَاتَضْرِبْنَّ، لَاتَضْرِبَانِّ، لَاتَضْرِبْنَانِّ، لَاأَضْرِبَنَّ، لَانَضْرِبَنَّ۔

فعل نہی خفیفہ کی گردان

لَایَضْرِبَنْ، x، لَایَضْرِبُنْ، لَاتَضْرِبَنْ، x، x، لَاتَضْرِبَنْ، x، لَاتَضْرِبُنْ، لَاتَضْرِبِنْ، x، x، لَاأَضْرِبَنْ، لَانَضْرِبَنْ۔

تمرین

1۔ فعل نہی کی تعریف اور احکام بیان کریں۔

2۔ درج ذیل مصادر سے نہی معروف اور مجہول کی گردان کریں۔

جَہْلٌ (نہ جاننا)، مَنْعٌ (روکنا)، لَطَافَۃٌ (مہربان ہونا)، غَلَبَۃٌ (غالب ہونا)۔

3۔ درج ذیل صیغوں کی پہچان کریں۔

لَایُضْرَبُنْ، لَاتَرْفَعُوْا، لَاتَحْزَنُ، لَاتَسْمَعِیْ، لَاتَقْنَطُوْا، لَانَسْجُدْ، لَایَشْہَدْنَانِّ، لَاتَفْتَحِنْ، لَاتَقْرَبُوْا۔

سبق نمبر 14

اسمائے مشتقہ

اسمائے مشتقہ تعداد میں سات ہیں: (i) اسم فاعل، (ii) اسم مفعول، (iii) صفت مشبہ، (iv) اسم تفضیل، (v) مبالغہ، (vi) اسم آلہ، (vii) اسم ظرف۔

اسم فاعل:۔ وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس سے فعل واقع ہو یا جس کے ساتھ قائم ہو۔ جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا)، مُتَحَرِّکٌ (حرکت کرنے والا)۔

یہ ثلاثی مجرد افعال سے فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے ضَارِبٌ، نَاصِرٌ، شَارِبٌ۔

اس کے چھ صیغے (3 مذکر اور 3 مونث کیلئے) آتے ہیں۔ اس کی گردان درج ذیل ہے۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ضَارِبٌ (فَاعِلٌ)	ضَارِبَانِ (فَاعِلَانِ)	ضَارِبُوْنَ (فَاعِلُوْنَ)
مونث	ضَارِبَۃٌ (فَاعِلَۃٌ)	ضَارِبَتَانِ (فَاعِلَتَانِ)	ضَارِبَاتٌ (فَاعِلَاتٌ)

فاعل اور اسم فاعل میں فرق:۔ اسم فاعل کے لئے اسم مشتق ہونا ضروری ہے جبکہ فاعل کے لئے ضروری نہیں۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ۔

فاعل کے لئے مرفوع ہونا ضروری ہے۔ جبکہ اسم فاعل کبھی مرفوع، کبھی منصوب اور کبھی مجرور ہوتا ہے۔ فاعل سے پہلے فعل یا شبہ فعل کا ہونا ضروری ہے جبکہ اسم فاعل سے پہلے ضروری نہیں۔

اسم فاعل کے لئے فاعل کے وزن پر ہونا ضروری ہے۔ جبکہ ثلاثی مجرد افعال سے ہو لیکن فاعل کے لئے یہ وزن ضروری نہیں۔

نوٹ:۔ ماضی مضموم العین (کَرُمَ، یَکْرُمُ) اور وہ افعال جن کے فاعل میں پائیداری کے معنی پائے جائیں ان سے اسم فاعل نہیں آتا بلکہ صفت مشبہ کا صیغہ فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے کَرُمَ سے کَرِیْمٌ، شَرُفَ سے شَرِیْفٌ۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 15

اسم مفعول

وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہو جیسے مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا)۔ یہ ثلاثی مجرد افعال سے مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔جیسے مَنْصُوْرٌ (مدد کیا ہوا)۔اس کے بھی چھ صیغے استعمال ہوتے ہیں،(تین مذکر کے اور تین مؤنث کے)۔

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَنْصُوْرٌ	مَنْصُوْرَانِ	مَنْصُوْرُوْنَ
مؤنث	مَنْصُوْرَةٌ	مَنْصُوْرَتَانِ	مَنْصُوْرَاتٌ

اسم فاعل اور اسم مفعول کبھی فَعِیْلٌ اور کبھی فَعُوْلٌ کے وزن پر آتے ہیں۔اسم فاعل کی مثال سَمِیْعٌ (سننے والا)، بَتُوْلٌ (دنیا سے قطع تعلق کرنے والی)۔اسم مفعول کی مثال جَرِیْحٌ (زخمی)،رَسُوْلٌ (بھیجا ہوا)۔

اسم فاعل اور اسم مفعول سے غائب، مخاطب اور متکلم کے صیغوں کو ظاہر کرنے کے لئے ضمائر منفصلہ استعمال ہوتی ہیں۔جو درج ذیل ہیں:هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُمَا، هُنَّ، اَنْتَ، اَنْتُمَا، اَنْتُمْ، اَنْتِ، اَنْتُمَا، اَنْتُنَّ، اَنَا، نَحْنُ۔

حائض اور حامل خلیل کے نزدیک اسم فاعل نہیں بلکہ اسم فاعل کے ملحقات سے ہیں یعنی حائض بمعنی صاحبِ حیض اور حامل بمعنی صاحبِ حمل۔

اگر فعل غیر ثلاثی ہو تو اسم فاعل فعل مضارع معروف کے وزن پر آتا ہے۔اس طرح کہ علامت مضارع کی جگہ میم مضموم اور ماقبل آخر کو کسرہ دیں۔جیسے اَکْرَمَ سے مُکْرِمٌ، اِجْتَنَبَ سے مُجْتَنِبٌ اور اسم مفعول فعل مضارع مجہول کے وزن پر آتا ہے۔اس طرح کہ علامت مضارع کی جگہ میم مضموم اور ماقبل آخر کو فتح دیں جیسے اَکْرَمَ سے مُکْرَمٌ، اِجْتَنَبَ سے مُجْتَنَبٌ۔

نوٹ:۔ مفعول اور اسم مفعول میں فرق فاعل اور اسم فاعل کی طرح ہی ہے مگر مفعول کے لئے منصوب ہونا ضروری ہے اور اسم مفعول کے لئے منصوب ہونا ضروری نہیں۔

تمرین

1۔ اسم فاعل کی تعریف اور فاعل اور اسم فاعل میں فرق بیان کریں۔

2۔ اسم مفعول کی تعریف اور بنانے کا طریقہ بیان کریں۔

3۔ درج ذیل مصادر سے اسم فاعل اور اسم مفعول کی گردان کریں۔

ظُلْمٌ (زیادتی کرنا)، سُجُوْدٌ (سجدہ کرنا)، حِسْبَانٌ (گمان کرنا)، فَتْحٌ (کھولنا)،عِلْمٌ (جاننا)،قُرْبٌ (قریب ہونا)۔

4۔ درج ذیل صیغوں کی پہچان کریں۔

عَابِدٌ، صَابِرُوْنَ، رَاجِعُوْنَ، جَاهِلَانِ، حَافِظَاتٌ، سَامِعَتَانِ، مَحْفُوْظٌ، مَشْهُوْدَةٌ، مَحْرُوْمَاتٌ، مَجْمُوْعُوْنَ، مَحْمُوْدَانِ۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 16

صفت مشبہ

وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس میں صفت دائمی ہو۔ جیسے جَمِیْلٌ (خوبصورت)، شُجَاعٌ (بہادر)۔

اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق:۔ اسم فاعل میں صفت عارضی ہوتی ہے جبکہ صفت مشبہ میں دائمی ہوتی ہے۔

اسم فاعل فعل لازم اور متعدی دونوں سے مشتق ہوتا ہے جبکہ صفت مشبہ صَرف فعل لازم سے مشتق ہوتی ہے۔ اسم فاعل ثلاثی اور غیر ثلاثی افعال سے بنتا ہے جبکہ صفت مشبہ صرف ثلاثی افعال سے بنتی ہے۔

صفت مشبہ کے اوزان:۔ صفت مشبہ کے مشہور اور کثیر الاستعمال اوزان درج ذیل ہیں:

(i) فَعِلٌ:۔ اگر فعل میں خوشی اور غمی کے معنی پائے جائیں تو صفت مشبہ مذکر کا صیغہ فَعِلٌ اور مونث کا صیغہ فَعِلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے۔ اسم فاعل کی طرح اس کے بھی چھ صیغے آتے ہیں۔ جیسے فَرِحٌ (خوش ہونا)، حَزِنٌ (غمگین ہونا)۔

گردان

مذکر فَرِحٌ، فَرِحَانِ، فَرِحُوْنَ مؤنث فَرِحَۃٌ، فَرِحَتَانِ، فَرِحَاتٌ

(ii) اَفْعَلُ:۔ جب فعل میں رنگ، عیب اور حلیہ کا معنی پایا جائے تو صفت مشبہ مذکر کا صیغہ أَفْعَلُ اور مؤنث کا صیغہ فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے حُمْرٌ سے اَحْمَرُ، حَمْرَاءُ، عَوِرَ سے أَعْوَرُ، عَوْرَاءُ (کانا ہونا)۔

گردان

مذکر اَحْمَرُ، اَحْمَرَانِ، حُمْرٌ مؤنث حَمْرَاءُ، حَمْرَاوَانِ، حُمْرٌ

مذکر اَعْوَرُ، اَعْوَرَانِ، عُوْرٌ مؤنث عَوْرَاءُ، عَوْرَاوَانِ، عُوْرٌ

(iii) فَعْلَانُ:۔ جب فعل میں عارضی صفات (بھوک، پیاس وغیرہ) کے معنی پائے جائیں تو صفت مشبہ مذکر کا صیغہ فَعْلَانُ اور مؤنث کا صیغہ فَعْلٰی کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے عَطِشَ (پیاسا ہوا) سے عَطْشَانُ عَطْشٰی، غَضِبَ سے غَضْبَانُ (غصہ والا)، غَضْبٰی (غصہ والی عورت)۔

گردان

مذکر غَضْبَانُ، غَضْبَانَانِ، غِضَابٌ مؤنث غَضْبٰی، غَضْبَیَانِ، غِضَابٌ

مذکر عَطْشَانُ، عَطْشَانَانِ، عِطَاشٌ مؤنث عَطْشٰی، عَطْشَیَانِ، عِطَاشٌ

(iv) فَعِیْلٌ:۔ ماضی مضموم العین سے صفت مشبہ کا صیغہ فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے کَرُمَ سے کَرِیْمٌ۔

گردان

مذکر کَرِیْمٌ، کَرِیْمَانِ، کَرِیْمُوْنَ مؤنث کَرِیْمَۃٌ، کَرِیْمَتَانِ، کَرِیْمَاتٌ

تمرین

1۔ صفت مشبہ کی تعریف اور اوزان بیان کریں۔

2۔ درج ذیل مصادر سے صفت مشبہ کی گردان کریں۔

فِطَانَۃٌ (ذہین ہونا)، سَعَادَۃٌ (خوش بخت ہونا)، عُرُجٌ (لنگڑا ہونا)، صُفْرَۃٌ (زرد ہونا)، غَرَثٌ (بھوکا ہونا)۔

3۔ درج ذیل صیغوں کی پہچان کریں۔

صُمٌّ، بُکْمٌ، عُمْیٌ، صَفْرَاءُ، سَعِیْدٌ، أَسْوَدُ، شَبْعَانُ، لَطِیْفٌ، عَطْشٰی۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 17

اسم مبالغہ

تعریف:۔ وہ اسم مشتق ہے جو اسم فاعل میں مصدری معنی کی زیادتی کا فائدہ دے جیسے عَلَّامَۃٌ (بہت زیادہ جاننے والا)۔

بنانے کا طریقہ:۔ اس کے بنانے کا کوئی خاص قاعدہ نہیں مگر کبھی حروف کو مکرر لانے اور کبھی واو، الف اور ی کو زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ یہ ثلاثی مجرد افعال سے بنتا ہے اس کے اوزان بہت ہیں لیکن مشہور اور کثیر الاستعمال درج ذیل ہیں۔

اوزان مبالغہ:۔ فَعِلٌ حَذِرٌ (بہت زیادہ محتاط)، فَعِیْلٌ عَلِیْمٌ (بہت زیادہ جاننے والا)، فَعُوْلٌ اَکُوْلٌ (بہت کھانے والا)، فَعَّالٌ سَفَّاکٌ (خونریزی کرنے والا)، فُعَّالٌ کُبَّارٌ (بہت بڑا)، فِعِّیْلٌ صِدِّیْقٌ (بہت سچا)، مِفْعَلٌ مِجْزَمٌ (بہت کاٹنے والا)، مِفْعَالٌ مِنْعَامٌ (بہت انعام دینے والا)، مِفْعِیْلٌ مِنْطِیْقٌ (بہت باتونی)، فُعَالٌ عُجَابٌ (بہت عجیب)، فَاعُوْلٌ فَارُوْقٌ (بہت فرق کرنے والا)، فُعَلَۃٌ ضُحَکَۃٌ (بہت زیادہ ہنسنے والا)، فَعُّوْلٌ قَیُّوْمٌ (بہت قائم کرنے والا)، فُعُّوْلٌ قُدُّوْسٌ (بہت پاک)، فُعَّلٌ قُلَّبٌ (بہت زیادہ پلٹنے والا)۔ اوزان مبالغہ میں تذکیر و تانیث کا کوئی فرق نہیں ہوتا جیسے رَجُلٌ عَلَّامَۃٌ (بہت جاننے والا مرد)، اِمْرَأَۃٌ عَلَّامَۃٌ (بہت جاننے والی عورت)۔

تمرین

1۔ اسم مبالغہ کی تعریف اور اوزان بیان کریں۔

2۔ درج ذیل صیغوں کی پہچان کریں۔

غَفَّارٌ (بہت معاف کرنے والا)، بَشِیْرٌ (بہت خوشخبری دینے والا)، نَذِیْرٌ، غَیُوْرٌ، قُدُّوْسٌ، عَجُوْلٌ، مِقْوَلٌ، نَفَّاعٌ، مِضْرَابٌ، کَذُوْبٌ۔

سبق نمبر 18

اسم تفضیل

تعریف:۔ وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس میں بہ نسبت دوسرے کے مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے جیسے اَکْبَرُ (سب سے بڑا)۔

بنانے کا طریقہ:۔ ثلاثی مجرد افعال سے اس کا مذکر کا صیغہ اَفْعَلُ اور مؤنث کا صیغہ فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے۔ اس کے آخر میں تنوین نہیں آتی کیونکہ یہ غیر منصرف ہے جیسے اَکْبَرُ، اَنْصَرُ وغیرہ۔

اسم تفضیل کی گردان

مذکر اَضْرَبُ، اَضْرَبَانِ، اَضْرَبُوْنَ، اَضَارِبُ مؤنث ضُرْبٰی، ضُرْبَیَانِ، ضُرْبَیَاتٌ، ضُرَبٌ۔

جن افعال میں رنگ، عیب یا حلیہ کا معنی پایا جائے یا وہ غیر ثلاثی ہوں تو ان سے اسم تفضیل اَفْعَلُ کے وزن پر نہیں آتا بلکہ ان کے مصدر سے پہلے اَکْبَرُ، اَشَدُّ یا اَکْثَرُ کا لفظ زیادہ کرتے ہیں جیسے اَشَدُّ حُمْرَۃً، اَشَدُّ اِکْرَامًا۔

نوٹ:۔ جس فعل میں ظاہری عیب کا معنی پایا جائے اس سے اَفْعَلُ کے وزن پر صفت مشبہ کا صیغہ آتا ہے نہ کہ اسم تفضیل کا جیسے اَحْمَرُ، اَصْفَرُ (زرد رنگ) اور باطنی عیب کا معنی جس فعل میں پایا جائے اس سے اَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل آتا ہے جیسے جَھْلٌ (نہ جاننا) سے اَجْھَلُ۔

جس فعل کا معنی فرق کو قبول نہ کرے اس سے بھی اسم تفضیل اَفْعَلُ کے وزن پر نہیں آتا۔

نوٹ:۔ اسم تفضیل عام طور پر اسم فاعل کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے اَضْرَبُ (سب سے زیادہ مارنے والا) لیکن بعض اوقات اسم مفعول کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے اَشْھَرُ (سب سے زیادہ مشہور)۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 19

اسمِ آلہ

اسم آلہ سے مراد وہ اسمِ مشتق ہے جو اس شئی پر دلالت کرے جو کام کرنے کا ذریعہ اور واسطہ ہو جیسے مِضْرَبٌ (ہتھوڑا)، مِفْتَاحٌ (چابی)۔

بنانے کا طریقہ:۔ یہ ثلاثی مجرد افعال سے مِفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے اور اس کے نو صیغے ہیں جیسے مِضْرَبٌ، مِضْرَبَانِ، مَضَارِبُ، مِضْرَبَۃٌ، مِضْرَبَتَانِ، مَضَارِبُ، مِضْرَابٌ، مِضْرَابَانِ، مَضَارِيْبُ۔

غیر ثلاثی افعال سے اسم آلہ کا صیغہ نہیں آتا، اگر ان افعال سے اسم آلہ کا صیغہ بنانا ہو تو مصدر سے پہلے ''مَابِہٖ'' کا اضافہ کردیں جیسے مَابِہِ الْاِکْرَامُ، مَابِہِ الْاِنْفِطَارُ۔

اسم آلہ کے تین اوزان ہیں مِفْعَلٌ، مِفْعَالٌ، مِفْعَلَۃٌ جیسے مِغْزَلٌ (چرخہ) مِنْشَارٌ (آری)، مِرْوَحَۃٌ (پنکھا) کبھی اسم آلہ فَاعَلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے جیسے خَاتَمٌ (مہر لگانے کا آلہ)، عَالَمٌ (جاننے کا آلہ) لیکن اس صورت میں مطلقاً اسم کا معنی غالب ہوتا ہے۔ اشتقاقی معنی استعمال نہیں ہوتا یعنی مہر لگانے کے ہر آلہ کو ''خاتم'' اور جاننے کے ہر آلہ کو ''عالم'' نہیں کہتے۔

نوٹ:۔ علامہ تفتازانی کے نزدیک اسم آلہ صرف فعل متعدی سے بنتا ہے کیونکہ وہ فاعل کے فعل کا اثر مفعول تک پہنچانے کا فائدہ دیتا ہے اور فعل لازم کا مفعول نہیں ہوتا لیکن جن کے نزدیک اسم آلہ وہ ہوتا ہے جو فعل کا ذریعہ ہو ان کے نزدیک لازم سے بھی اسم آلہ آتا ہے۔

سبق نمبر 20

اسم ظرف

تعریف:۔ وہ اسم مشتق جو اس زمان یا مکان پر دلالت کرے جس میں فعل واقع ہو جیسے مَنْصَرٌ (مدد کرنے کی جگہ یا وقت)، مَضْرِبٌ (مارنے کی جگہ یا وقت)۔

بنانے کا طریقہ:۔ ثلاثی مجرد افعال سے اس کے دو وزن آتے ہیں مَفْعِلٌ، مَفْعَلٌ اگر مضارع کا عین کلمہ مسکور ہو تو مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے گا جیسے یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ اور اگر مضارع کا عین کلمہ مفتوح یا مضموم ہو تو مَفْعَلٌ کے وزن پر آئے گا جیسے یَشْرَبُ سے مَشْرَبٌ (پانی پینے کی جگہ یا وقت) اور یَدْرُسُ سے مَدْرَسٌ (سکول)۔

مثال سے اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَوْقِعٌ (کھڑے ہونے کی جگہ) اور مضاعف سے اسم ظرف کا صیغہ کس وزن پر آتا ہے؟ بعض نے مطلق کہا ہے کہ مَفْعِلٌ کے وزن آتا ہے جس طرح قرآن پاک میں ہے اَیْنَ الْمَفَرُّ اور یہ فَرَّ یَفِرُّ سے ہے لیکن یہ اطلاق درست نہیں کیونکہ قرآن پاک میں موجود ہے حَتّٰی یَبْلُغَ الْھَدْیُ مَحِلَّہٗ اس آیت میں مَحِلٌّ اسم ظرف ہے جو حَلَّ یَحِلُّ سے بنا ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ مَفَرٌّ اسم ظرف نہیں بلکہ مصدر میمی ہے لہٰذا مضاعف مضارع مفتوح اور مضموم العین سے مَفْعَلٌ اور مسکور العین سے مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے گا جیسے یَحِلُّ سے مَحِلٌّ، یَضُمُّ سے مَضَمٌّ اور یَمَسُّ سے مَمَسٌّ۔

نوٹ:۔ مضارع مضموم العین سے خلاف قیاس بارہ الفاظ مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے ہیں جو درج ذیل ہیں: (1) مَشْرِقٌ (سورج نکلنے کی جگہ)، (2) مَغْرِبٌ (سورج کے غروب ہونے کی جگہ)، (3) مَطْلِعٌ (طلوع آفتاب کی جگہ)، (4) مَسْجِدٌ (سجدہ گاہ)، (5) مَسْقِطٌ (گرنے کی جگہ)، (6) مَسْکِنٌ (رہنے کی جگہ)، (7) مَنْخِرٌ (سانس کی نالی)، (8) مَنْبِتٌ (اگنے کی جگہ)، مَرْفِقٌ (کہنی رکھنے کی جگہ)، 10 مَفْرِقٌ (مانگ)،

Scanned with CamScanner

(11) مَنسکٌ (قربان گاہ)، (12) مَجزرٌ (اونٹ ذبح کرنے کی جگہ)۔

اسم ظرف کے چھ صیغے استعمال ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

مَضْرِبٌ، مَضْرِبَانِ، مَضَارِبُ، مَضْرِبَۃٌ، مَضْرِبَتَانِ، مَضَارِبُ۔

ظرف کی دو قسمیں ہیں: 1۔ظرف زمان 2۔ظرف مکان۔

ظرف زمان:۔ وہ اسم جو اس وقت پر دلالت کرے جس میں فعل واقع ہو مَضْرِبٌ (مارنے کا وقت)۔

ظرف مکان:۔ وہ اسم جو اس جگہ پر دلالت کرے جس میں فعل واقع ہو جیسے مَصْنَعٌ (کارخانہ) غیر ثلاثی افعال سے اسم ظرف اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے جیسے اَکْرَمَ سے مُکْرَمٌ، اِنْفَطَرَ سے مُنْفَطَرٌ۔

تمرین

1۔ اسم تفضیل کی تعریف اور احکام بیان کریں۔

2۔ اسم آلہ کی تعریف اور اوزان بیان کریں۔

3۔ اسم ظرف کی تعریف اور اوزان بیان کریں۔

4۔ درج ذیل مصادر سے اسم تفضیل، اسم آلہ اور اسم ظرف کی گردان کریں۔

غَسْلٌ (دھونا)، طَلَبٌ (طلب کرنا)، شَھَادَۃٌ (گواہی دینا)، شَرَافَۃٌ (شریف ہونا)، مَنْعٌ (روکنا)۔

5۔ درج ذیل سے اسم تفضیل، آلہ اور ظرف الگ الگ کریں۔

وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ، کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ، اَصْدَقُ، نُعْمٰی، خَیْرٌ، مَطْلَعٌ، مَسَاجِدُلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ، مَرْکَبٌ، مَقْتَلٌ۔

سبق نمبر 21

ثلاثی مجرد

ثلاثی مجرد سے مراد وہ فعل ہے جس میں تین حروف اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد نہ ہو جیسے نَصَرَ اس کے چھ ابواب استعمال ہوتے ہیں۔

باب کی تعریف:۔ باب کا لغوی معنی دروازہ ہے لیکن اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب اور مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب ملا کر بولا جائے تو اسے باب کہتے ہیں جیسے ضَرَبَ یَضْرِبُ۔

1۔ضَرَبَ یَضْرِبُ، 2۔نَصَرَ یَنْصُرُ، 3۔سَمِعَ یَسْمَعُ، 4۔فَتَحَ یَفْتَحُ، 5۔حَسِبَ یَحْسِبُ، 6۔کَرُمَ یَکْرُمُ۔

پہلے تین ابواب اصول یا اُمّ الابواب کہلاتے ہیں اور باقی تین فروع۔ کیونکہ ان کے ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکات متفق ہوتی ہیں۔ ان ابواب کی گردانیں درج ذیل ہیں۔

صرف صغیر کی تعریف:۔ افعال اور اسمائے مشتقہ کے ابتدائی صیغے لے کر مسلسل گردان کرنے کو صرف صغیر کہتے ہیں۔

صرف صغیر میں مصدر کو منصوب کیوں ذکر کرتے ہیں؟

اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مفعول مطلق ہے اس لئے منصوب ہے اور ''ف'' لگانے کی وجہ یہ ہے کہ یہ فصیحیہ ہے اور جزاء پر اس کا اضافہ کیا گیا ہے اصل عبارت یوں ہے اِذَا کَانَ الْاَمْرُ کَذٰالِکَ فَھُوَ نَاصِرٌ پھر اس پر اعتراض تھا کہ اسم فاعل اور مفعول سے پہلے ضمیر کیوں ذکر کی گئی ہے؟ تو اس کا جواب یہ دیا گیا کہ اسم فاعل اور اسم مفعول اعراب کے مستحق ہیں۔ اس لئے ان سے پہلے ضمیر ذکر کی تا کہ وہ مبتداء بن جائے اور اسم فاعل و مفعول اس کی خبر۔

ضمیر غائب کا انتخاب کیوں کیا گیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسم فاعل اور اسم مفعول

Scanned with CamScanner

اسمائے ظواہر میں سے ہیں اور یہ اصول ہے کہ اَلْاَسْمَاءُ الظَّوَاهِرُ كُلُّهَا غَائِبَةٌ یعنی اسمائے ظواہر تمام غائب ہیں اس لئے غائب کی ضمیر ذکر کی ہے۔

باب ضَرَبَ يَضْرِبُ سے صرفِ صغیر

ضَرَبَ، يَضْرِبُ، ضَرْبًا، فَهُو ضَارِبٌ وَضُرِبَ، يُضْرَبُ، ضَرْبًا فَذَاكَ مَضْرُوْبٌ، لَمْ يَضْرِبْ، لَمْ يُضْرَبْ، لَايَضْرِبُ لَايُضْرَبُ، لَنْ يَضْرِبَ، لَنْ يُضْرَبَ، لَيَضْرِبَنَّ، لَيُضْرَبَنَّ، لَيَضْرِبَنْ، لَيُضْرَبَنْ۔

الأمر منهُ:۔اِضْرِبْ، لِتُضْرَبْ، لِيَضْرِبْ، لِيُضْرَبْ۔

والنهى عنهُ:۔لَاتَضْرِبْ، لَاتُضْرَبْ، لَايَضْرِبْ، لَايُضْرَبْ۔

والظرف منهُ:۔مَضْرِبٌ، مَضْرِبَانِ، مَضَارِبُ، مَضْرِبَةٌ، مَضْرِبَتَانِ، مَضَارِبُ۔

والآلة منهُ:۔مِضْرَبٌ، مِضْرَبَانِ، مَضَارِبُ، مِضْرَبَةٌ، مِضْرَبَتَانِ، مَضَارِبُ، مِضْرَابٌ، مِضْرَابَانِ، مَضَارِيْبُ۔

افعل التفضيل منهُ:۔اَضْرَبُ، اَضْرَبَانِ، اَضْرَبُوْنَ، اَضَارِبُ، ضُرْبٰى، ضُرْبَيَانِ، ضُرْبَيَاتٌ، ضُرَبٌ۔

درج ذیل مصادر سے مذکورہ بالا وزن پر صرف صغیر کریں۔

كَذِبٌ (جھوٹ بولنا)، غَسْلٌ (دھونا)، ظُلْمٌ (ظلم کرنا)۔

باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے صرفِ صغیر

نَصَرَ، يَنْصُرُ، نَصْرًا، فهوناصِرٌ ونُصِرَ، يُنْصَرُ، نَصْرًا فَذَاكَ مَنْصُوْرٌ، لَمْ يَنْصُرْ، لَمْ يُنْصَرْ، لَايَنْصُرُ، لَا يُنْصَرُ، لَنْ يَنْصُرَ، لَنْ يُنْصَرَ، لَيَنْصُرَنَّ، لَيُنْصَرَنَّ، لَيَنْصُرَنْ، لَيُنْصَرَنْ۔

الامر منهُ:۔اُنْصُرْ، لِتُنْصَرْ، لِيَنْصُرْ، لِيُنْصَرْ۔

والنهى عنهُ:۔لَا تَنْصُرْ، لَاتُنْصَرْ، لَايَنْصُرْ، لَايُنْصَرْ۔

والظرف منهُ:۔مَنْصَرٌ، مَنْصَرَانِ، مَنَاصِرُ، مَنْصَرَةٌ، مَنْصَرَتَانِ، مَنَاصِرُ۔

والآلة منهُ:۔ مِنْصَرٌ، مِنْصَرَانِ، مَنَاصِرُ، مِنْصَرَةٌ، مِنْصَرَتَانِ، مَنَاصِرُ، مِنْصَارٌ، مِنْصَارَانِ، مَنَاصِيْرُ۔

افعل التفضيل منهُ:۔اَنْصَرُ، اَنْصَرَانِ، اَنْصَرُوْنَ، اَنَاصِرُ، نُصْرٰى، نُصْرَيَانِ، نُصْرَيَاتٌ، نُصَرٌ۔

درج ذیل مصادر سے مذکورہ بالا وزن پر صرف صغیر کریں۔

شُكْرٌ (شکر کرنا)، دُخُوْلٌ (داخل ہونا)، قَتْلٌ (قتل کرنا)، نَشْرٌ (پھیلانا)۔

درج ذیل مصادر سے باب سَمِعَ، يَسْمَعُ کے وزن پر صرفِ صغیر کریں۔

شُرْبٌ (پینا)، شَهَادَةٌ (گواہی دینا)، حِفْظٌ (یاد کرنا)، فَرْحَةٌ (خوش ہونا)۔

درج ذیل مصادر سے باب فَتَحَ يَفْتَحُ کے وزن پر صرفِ صغیر کریں۔

زَرْعٌ (کاشت کرنا)، قَطْعٌ (کاٹنا)، مَنْعٌ (روکنا)، نَفْعٌ (نفع دینا)۔

درج ذیل مصادر سے حَسِبَ يَحْسِبُ کے وزن پر صرفِ صغیر کریں۔

حِسْبَانٌ (گمان کرنا)، نِعْمَةٌ (خوشگوار ہونا) (نَعِمَ، يَنْعِمُ)۔

باب كَرُمَ يَكْرُمُ سے صرفِ صغیر

كَرُمَ، يَكْرُمُ، كَرَامَةً، فَهُوكَرِيْمٌ، وَكُرِمَ بِهٖ، يُكْرَمُ بِهٖ، كَرَامَةً، فَذَاكَ مَكْرُوْمٌ بِهٖ، لَمْ يَكْرُمْ، لَمْ يُكْرَمْ بِهٖ، لَا يَكْرُمُ، لَا يُكْرَمُ بِهٖ، لَنْ يَكْرُمَ، لَنْ يُكْرَمَ بِهٖ، لَيَكْرُمَنَّ، لَيُكْرَمَنَّ بِهٖ، لَيَكْرُمَنْ، لَيُكْرَمَنْ بِهٖ۔

الامر منهُ:۔اُكْرُمْ، لِيُكْرَمْ بِكَ، لِيَكْرُمْ، لِيُكْرَمْ بِهٖ۔

والنهى عنهُ:۔لَاتَكْرُمْ، لَايُكْرَمْ بِكَ، لَايَكْرُمْ، لَايُكْرَمْ بِهٖ۔

والظرف منهُ:۔مَكْرَمٌ، مَكْرَمَانِ، مَكَارِمُ، مَكْرَمَةٌ، مَكْرَمَتَانِ، مَكَارِمُ۔

والآلة منهُ:۔مِكْرَمٌ، مِكْرَمَانِ، مَكَارِمُ، مِكْرَمَةٌ، مِكْرَمَتَانِ، مَكَارِمُ، مِكْرَامٌ، مِكْرَامَانِ، مَكَارِيْمُ۔

Scanned with CamScanner

افعل الفضیل منہُ:۔ أَكْرَمُ، أَكْرَمَانِ، أَكْرَمُوْنَ، أَكَارِمُ، كُرْمٰى، كُرْمَيَانِ، كُرْمَيَاتٌ، كُرَمٌ۔

درج ذیل مصادر سے مذکورہ وزن پر صرفِ صغیر کریں۔

بُعْدٌ (دور ہونا)، قُرْبٌ (نزدیک ہونا)، حُسْنٌ (حسین ہونا)، کَثْرَۃٌ (زیادہ ہونا)۔

نوٹ:۔ یہ باب ہمیشہ لازم استعمال ہوتا ہے۔

سبق نمبر 22

ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

ثلاثی مزید فیہ وہ فعل ہے جس میں تین حروف اصلیہ کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو اور اس کے بارہ ابواب ہیں جو ثلاثی مجرد ماضی میں ایک، دو یا تین حروف کا اضافہ کرنے سے بنتے ہیں۔ تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

افعال:۔ یہ باب ماضی کے شروع میں ہمزہ قطعی زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے کَرُمَ سے اَکْرَمَ (عزت کرنا)۔

تفعیل:۔ یہ ماضی کے عین کلمہ کو مشدد کرنے سے بنتا ہے جیسے صَرَفَ سے صَرَّفَ (پھیرنا)۔

مفاعلہ:۔ یہ ماضی کے "ف" کلمہ کے بعد الف زائد کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے قَتَلَ سے قَاتَلَ (ایک دوسرے سے لڑائی کرنا)۔

یہ تین ابواب ایک حرف کا اضافہ کرنے سے بنتے ہیں۔

تفعّل:۔ یہ ماضی مجرد کے شروع میں "تے" اور عین کلمہ کو مشدد کرنے سے بنتا ہے جیسے قَبِلَ سے تَقَبَّلَ (قبول کرنا)۔

تفاعل:۔ یہ ثلاثی مجرد ماضی کے شروع میں "ت" اور "ف" کلمہ کے بعد الف کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے قَبِلَ سے تَقَابَلَ (آمنے سامنے آنا)۔

افتعال:۔ یہ ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسور اور "ف" کلمہ کے بعد "ت" کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے فَعَلَ سے اِفْتَعَلَ، جَنَبَ سے اِجْتَنَبَ (بچنا)۔

انفعال:۔ یہ باب ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسور اور نون ساکن کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے فَطَرَ سے اِنْفَطَرَ (پھٹنا) جس فعل کے شروع میں نون ہو اس سے باب انفعال نہیں آتا اگر اس کے معنی لینا مقصود ہوں تو باب افتعال بناتے ہیں جیسے نَكَسَ سے

Scanned with CamScanner

اِنْتَکَسَ (سرنگوں ہونا)۔

افعلال:۔ یہ باب ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسور اور لام کلمہ کو مشدد کرنے سے بنتا ہے جیسے حَمِرَ سے اِحْمَرَّ (سرخ ہونا)۔

افعیلال:۔ یہ باب ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسور، عین کلمہ کے بعد الف زائد اور لام کلمہ کو مشدد کرنے سے بنتا ہے جیسے دَهَمَ سے اِدْهَامَّ (سیاہ ہونا) باب اِفْعِلَالٌ اور اِفْعِیْلَالٌ میں رنگ اور عیب کا معنی زیادہ آتا ہے۔

استفعال:۔ یہ باب ماضی کے شروع میں '' اَس اور ت'' کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے خَرَجَ سے اِسْتَخْرَجَ (نکالنا) غَفَرَ سے اِسْتَغْفَرَ (بخشش مانگنا) اس باب کا خاصہ طلب ہے۔

افعیعال:۔ یہ باب ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسور اور عین کلمہ کے بعد واؤ زائدہ اور عین کلمہ کو مکرر لانے سے بنتا ہے جیسے خَشُنَ سے اِخْشَوْشَنَ (سخت کھردرا ہونا)۔

افعوال:۔ یہ باب ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسور اور عین کلمہ کے بعد واؤ مشدد کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے جَلَذَ سے اِجْلَوَّذَ (دوڑنا)۔

نوٹ:۔ باب افعلال، افعیلال، افعیعال اور افعوال ہمیشہ لازم استعمال ہوتے ہیں۔

ہمزہ قطعی اور وصلی میں فرق

یہ دونوں ہمزے زائد ہوتے ہیں جو ساکن کا تلفظ کرنے کے لیے ابتدائے کلام میں زیادہ کیے جاتے ہیں۔ ہمزہ وصلی معنی کا فائدہ نہیں دیتا جبکہ ہمزہ قطعی معنی کا فائدہ دیتا ہے اور اسے حذف کر دیا جائے تو معنی تبدیل ہو جاتا ہے جیسے اَکْرَمَ (عزت کرنا) اگر ہمزہ حذف ہو تو فعل متعدی لازم ہو جائے گا۔

ہمزہ قطعی ہر جگہ لکھا بھی جاتا ہے اور پڑھا بھی جاتا ہے جبکہ ہمزہ وصلی درمیان کلام میں لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا جیسے وَاضْرِبْ۔

ہمزہ قطعی کے مقامات اس شعر میں بیان ہوئے ہیں۔

بیت:۔

ہمزہ قطعی آٹھ پچھانی ہور تمامی وصلی   استفہام، نداء، تکلم، افعالی تے اصلی
فعل تعجب ہور جمع تفضیلی آکھے شاہ ولایت   وچ بیتاں دے آکھ سنائے کیتی رب عنایت

یعنی ہمزہ قطعی کے آٹھ مقامات ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1۔ استفہام کا ہمزہ جیسے أَكَفَرْتَ، 2۔ فعل تعجب کا ہمزہ جیسے مَا اَضْرَبَهٗ، 3۔ نداء کا ہمزہ جیسے أَرَجُلُ، 4۔ باب افعال کی ماضی، مصدر اور امر حاضر معروف کا ہمزہ جیسے اَکْرَمَ، اِکْرَامٌ، اَکْرِمْ، 5۔ واحد متکلم کا ہمزہ جیسے اَضْرِبُ، 6۔ اسم تفضیل کا ہمزہ جیسے اَضْرَبُ، 7۔ جمع کا ہمزہ جیسے اقوال، 8۔ اعلام کا ہمزہ جیسے اِبْرَاهِیْمُ، اِسْمَاعِیْلُ۔

سبق نمبر 23

رباعی کا بیان

رباعی مجرد کا صرف ایک باب آتا ہے جبکہ رباعی مزید فیہ کے تین ابواب استعمال ہوتے ہیں۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

رباعی مجرد کا باب فَعْلَلَۃٌ ہے جیسے دَحْرَجَ، زَلْزَلَ۔

اور رباعی مزید کے تین باب ہیں جو رباعی مجرد کی ماضی میں ایک یا دو حروف کا اضافہ کرنے سے بنتے ہیں۔

تفعلل: یہ باب رباعی مجرد کی ماضی کے شروع میں ”تَ“ کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے دَحْرَجَ سے تَدَحْرَجَ (لڑھکنا)۔

افعنلال: یہ بات ماضی کے شروع میں ہمزہ مکسور اور عین کلمہ کے بعد نون کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے جیسے حَرْجَمَ سے اِحْرَنْجَمَ (جمع ہونا)۔

افعلال: یہ باب ماضی سے پہلے ہمزہ مکسور اور لام کلمہ کو مشدد کرنے سے بنتا ہے جیسے قَشْعَرَ سے اِقْشَعَرَّ (کانپنا)۔

سبق نمبر 24

غیر ثلاثی افعال اور اسماء کے لئے چند قواعد

مضارع معروف:۔ (1) باب افعال، تفعیل، مفاعلہ اور فعللہ میں علامت مضارع مضموم ہوتی ہے جبکہ باقی ابواب میں مفتوح جیسے یُکْرِمُ، یُصَرِّفُ، یَجْتَنِبُ، یَنْفَطِرُ۔

(2) باب تفعل، تفاعل اور تفعلل میں مضارع کا ماقبل آخر مفتوح ہوتا ہے جبکہ باقی ابواب میں مکسور جیسے یَتَقَبَّلُ، یَتَقَابَلُ، یَتَدَحْرَجُ، یَنْفَطِرُ، یَجْتَنِبُ، یُصَرِّفُ، یُقَابِلُ۔

(3) جب باب تفعل، تفاعل اور تفعلل سے مضارع بنایا جائے تو تخفیفاً ایک ”ت“ کو حذف کرنا جائز ہے جیسے لَاتَنَابَزُوْا اصل میں لَاتَتَنَابَزُوْا تھا اور تَنَزَّلُ الْمَلٰئِکَۃُ اصل میں تَتَنَزَّلُ تھا۔

مضارع مجہول:۔ یہ مضارع معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ علامت مضارع کو ضمہ اور ماقبل آخر کو فتح دیا جائے اور باقی حرکات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی جیسے یُقَابِلُ سے یُقَابَلُ، یَجْتَنِبُ سے یُجْتَنَبُ۔ یَتَقَبَّلُ سے یُتَقَبَّلُ۔

ماضی مجہول:۔ یہ ماضی معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ ماقبل آخر کو کسرہ دیں اور آخری حرف چھوڑ کر باقی متحرک حروف کو ضمہ دیں جیسے اَکْرَمَ سے اُکْرِمَ۔ اِجْتَنَبَ سے اُجْتُنِبَ۔ اِسْتَغْفَرَ سے اُسْتُغْفِرَ۔

اگر ضمہ کے بعد الف واقع ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے قَاتَلَ سے قُوْتِلَ، تَقَاتَلَ سے تُقُوْتِلَ۔

اسمائے مشتقہ کے بنانے کے قواعد پہلے گزر چکے ہیں۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر25

ثلاثی مزید فیہ کی گردانیں

افعال:۔اِکْرَامٌ مصدر سے صرف صغیر۔

اَکْرَمَ، یُکْرِمُ، اِکْرَامًا، فَھُوَ مُکْرِمٌ، وَاُکْرِمَ، یُکْرَمُ، اِکْرَامًا، فَذَاکَ مُکْرَمٌ، لَمْ یُکْرِمْ، لَمْ یُکْرَمْ، لَا یُکْرِمُ، لَایُکْرَمُ، لَنْ یُکْرِمَ، لَنْ یُکْرَمَ، لَیُکْرِمَنَّ، لَیُکْرَمَنَّ، لَیُکْرِمَنْ، لَیُکْرَمَنْ ۔

الامر منہ:۔اَکْرِمْ، لِتُکْرَمْ، لِیُکْرِمْ، لِیُکْرَمْ۔

والنھی عنہ:۔لَاتُکْرِمْ، لَاتُکْرَمْ، لَایُکْرِمْ، لَایُکْرَمْ۔

والظرف منہ:۔مُکْرَمٌ، مُکْرَمَانِ، مُکْرَمَاتٌ۔

والآلۃ منہ:۔مَابِہِ الْاِکْرَامُ۔

والتفضیل منہ:۔اَشَدُّ اِکْرَامًا۔

تفعیل:۔صَرَّفَ،یُصَرِّفُ،تَصْرِیْفًا،فَھُوَمُصَرِّفٌ،وَصُرِّفَ، یُصَرَّفُ، تَصْرِیْفًا، فَذَاکَ مُصَرَّفٌ، لَمْ یُصَرِّفْ، لَمْ یُصَرَّفْ، لَا یُصَرِّفُ،لَا یُصَرَّفُ،لَیُصَرِّفَنَّ، لَیُصَرَّفَنَّ، لَیُصَرِّفَنْ، لَیُصَرَّفَنْ۔

الامر منہ:۔صَرِّفْ، لِتُصَرَّفْ، لِیُصَرِّفْ، لِیُصَرَّفْ۔

والنھی عنہ:۔لَاتُصَرِّفْ، لَاتُصَرَّفْ، لَایُصَرِّفْ، لَایُصَرَّفْ۔

والظرف منہ:۔مُصَرَّفٌ، مُصَرَّفَانِ، مُصَرَّفَاتٌ۔

والآلۃ منہ:۔مَابِہِ التَّصْرِیْفُ۔

والتفضیل منہ:۔اَشَدُّ تَصْرِیْفًا۔

مفاعلہ:۔قَابَلَ، یُقَابِلُ، مُقَابَلَۃً، فَھُوَ مُقَابِلٌ، وَقُوْبِلَ، یُقَابَلُ، مُقَابَلَۃً، فَذَاکَ مُقَابَلٌ، لَمْ یُقَابِلْ، لَمْ یُقَابَلْ، لَایُقَابِلُ، لَایُقَابَلُ، لَنْ یُقَابِلَ، لَنْ یُقَابَلَ، لَیُقَابِلَنَّ،

لَیُقَابَلَنَّ لَیُقَابِلَنْ، لَیُقَابَلَنْ۔

الامر منہ:۔قَابِلْ، لِتُقَابَلْ، لِیُقَابِلْ، لِیُقَابَلْ۔

والنھی عنہ:۔لَاتُقَابِلْ، لَاتُقَابَلْ، لَا یُقَابِلْ، لَایُقَابَلْ۔

والظرف منہ:۔مُقَابَلٌ، مُقَابَلَانِ، مُقَابَلَاتٌ۔

والآلۃ منہ:۔مَابِہِ الْمُقَابَلَۃُ۔

التفضیل منہ:۔اَشَدُّ مُقَابَلَۃً۔

تفعل:۔تَقَبَّلَ، یَتَقَبَّلُ، تَقَبُّلًا، فَھُوَ مُتَقَبِّلٌ، وَتُقُبِّلَ، یُتَقَبَّلُ، تَقَبُّلًا، فَذَاکَ مُتَقَبَّلٌ، لَمْ یَتَقَبَّلْ،لَمْ یُتَقَبَّلْ، لَایَتَقَبَّلُ، لَا یُتَقَبَّلُ، لَنْ یَتَقَبَّلَ، لَنْ یُتَقَبَّلَ، لَیَتَقَبَّلَنَّ، لَیُتَقَبَّلَنَّ، لَیَتَقَبَّلَنْ، لَیُتَقَبَّلَنْ۔

الامر منہ:۔تَقَبَّلْ، لِتُتَقَبَّلْ، لِیَتَقَبَّلْ، لِیُتَقَبَّلْ۔

والنھی عنہ:۔لَاتَتَقَبَّلْ، لَاتُتَقَبَّلْ، لَایَتَقَبَّلْ، لَایُتَقَبَّلْ۔

والظرف منہ:۔مُتَقَبَّلٌ، مُتَقَبَّلَانِ، مُتَقَبَّلَاتٌ۔

والآلۃ منہ:۔مَابِہِ التَّقَبُّلُ۔

والتفضیل منہ:۔اَشَدُّ تَقَبُّلًا۔

تفاعل:۔تَقَابَلَ، یَتَقَابَلُ، تَقَابُلًا، فَھُوَ مُتَقَابِلٌ وَتُقُوْبِلَ ،یُتَقَابَلُ، تَقَابُلًا فَذَاکَ مُتَقَابَلٌ، لَمْ یَتَقَابَلْ، لَمْ یُتَقَابَلْ، لَایَتَقَابَلُ، لَایُتَقَابَلُ، لَنْ یَتَقَابَلَ، لَنْ یُتَقَابَلَ، لَیَتَقَابَلَنَّ، لَیُتَقَابَلَنَّ، لَیَتَقَابَلَنْ، لَیُتَقَابَلَنْ۔

والامر منہ:۔تَقَابَلْ، لِتُتَقَابَلْ، لِیَتَقَابَلْ، لِیُتَقَابَلْ۔

والنھی عنہ:۔لَاتَتَقَابَلْ، لَاتُتَقَابَلْ، لَایَتَقَابَلْ لَایُتَقَابَلْ۔ -

والظرف منہ:۔مُتَقَابَلٌ، مُتَقَابَلَانِ، مُتَقَابَلَاتٌ۔

والآلۃ منہ:۔مَابِہِ التَّقَابُلُ۔

وَالتَّفْضِیْلُ منہ:۔اَشَدُّ تَقَابُلًا۔

Scanned with CamScanner

افتعال:۔ اِجۡتَنَبَ، یَجۡتَنِبُ، اِجۡتِنَاباً، فَهُوَ مُجۡتَنِبٌ وَاُجۡتُنِبَ، یُجۡتَنَبُ، اِجۡتِنَابًا، فَذَاکَ مُجۡتَنَبٌ، لَمۡ یَجۡتَنِبۡ، لَمۡ یُجۡتَنَبۡ ،لَا یَجۡتَنِبُ،لَایُجۡتَنَبُ،لَنۡ یَجۡتَنِبَ، لَنۡ یُجۡتَنَبَ، لَیَجۡتَنِبَنَّ، لَیُجۡتَنَبَنَّ، لَیَجۡتَنِبَنۡ، لَیُجۡتَنَبَنۡ۔

والامر منه:۔اِجۡتَنِبۡ، لِتُجۡتَنَبۡ، لِیَجۡتَنِبۡ، لِیُجۡتَنَبۡ۔

والنهی عنه:۔لَاتَجۡتَنِبۡ، لَاتُجۡتَنَبۡ، لَایَجۡتَنِبۡ، لَایُجۡتَنَبۡ۔

والظرف منه:۔مُجۡتَنَبٌ، مُجۡتَنَبَانِ، مُجۡتَنَبَاتٌ۔

والآلة منه:۔مَابِهِ الۡاِجۡتِنَابُ۔

والتفضیل منه:۔اَشَدُّ اِجۡتِنَابًا۔

انفعال:۔ اِنۡفَطَرَ،یَنۡفَطِرُ، اِنۡفِطَاراً، فَهُوَ مُنۡفَطِرٌ وَاُنۡفُطِرَبِهٖ، یُنۡفَطَرُبِهٖ، اِنۡفِطَارًا، فَذَاکَ مُنۡفَطَرٌبِهٖ، لَمۡ یَنۡفَطِرۡ، لَمۡ یُنۡفَطَرۡبِهٖ، لَا یَنۡفَطِرُ، لَایُنۡفَطَرُ بِهٖ، لَنۡ یَّنۡفَطِرَ، لَنۡ یُّنۡفَطَرَ بِهٖ، لَیَنۡفَطِرَنَّ، لَیُنۡفَطَرَنَّ بِهٖ، لَیَنۡفَطِرَنۡ، لَیُنۡفَطَرَنۡ بِهٖ۔

والامر منه:۔اِنۡفَطِرۡ، لِیُنۡفَطَرۡبِکَ، لِیَنۡفَطِرۡ، لِیُنۡفَطَرۡبِهٖ۔

والنهی عنه:۔لَاتَنۡفَطِرۡ، لَایُنۡفَطَرۡبِکَ، لَایَنۡفَطِرۡ، لَایُنۡفَطَرۡ بِهٖ۔

والظرف منه:۔مُنۡفَطَرٌ، مُنۡفَطَرَانِ، مُنۡفَطَرَاتٌ۔

والآلة منه:۔مَابِهِ الۡاِنۡفِطَارُ۔

والتفضیل منه:۔اَشَدُّ اِنۡفِطَارًا۔

افعلال:۔اِحۡمَرَّ، یَحۡمَرُّ، اِحۡمِرَارًا، فَهُوَ مُحۡمَرٌّ وَاُحۡمُرَّبِهٖ، یُحۡمَرُّبِهٖ، اِحۡمِرَارًا، فَذَاکَ مُحۡمَرٌّبِهٖ،لَمۡ یَحۡمَرَّ، لَمۡ یَحۡمَرِرۡ، لَمۡ یُحۡمَرَّ، لَمۡ یُحۡمَرَرۡبِهٖ، لَایَحۡمَرُّ، لَا یُحۡمَرُّ بِهٖ، لَنۡ یَّحۡمَرَّ، لَنۡ یُّحۡمَرَّبِهٖ، لَیَحۡمَرَّبِهٖ، لَیَحۡمَرَّنَّ، لَیُحۡمَرَّنَّ بِهٖ، لَیَحۡمَرَّنۡ، لَیُحۡمَرَّنۡ بِهٖ۔

والامرمنه:۔اِحۡمَرَّ،اِحۡمَرِرۡ، لِیُحۡمَرَّ، لِیُحۡمَرَرۡ بِکَ، لِیَحۡمَرَّ، لِیَحۡمَرِرۡ، لِیُحۡمَرَّ، لِیُحۡمَرَرۡبِهٖ۔

والنهی عنه:۔ لَاتَحۡمَرَّ، لَاتَحۡمَرِرۡ، لَایُحۡمَرَّ، لَایُحۡمَرَرۡبِکَ، لَایَحۡمَرَّ، لَایَحۡمَرِرۡ، لَایُحۡمَرَّ، لَایُحۡمَرَرۡبِهٖ۔

والظرف منه:۔مُحۡمَرٌّ، مُحۡمَرَّانِ، مُحۡمَرَّاتٌ۔

والآلة منه:۔مَابِهِ الۡاِحۡمِرَارُ۔

والتفضیل منه:۔اَشَدُّ اِحۡمِرَارًا۔

نوٹ:۔ جب دو ہم جنس حروف اکٹھے آ جائیں اور دونوں متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کرتے ہیں جیسے اِحۡمَرَّ، یَحۡمَرُّ اصل میں اِحۡمَرَرَ یَحۡمَرِرُ ہے۔اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف اور ماضی ومضارع مجہول میں بھی یہی قاعدہ استعمال ہوگا۔مُحۡمَرٌّ اصل میں مُحۡمَرِرٌ تھا۔

اگر دو ہم جنس حروف ایک کلمہ میں آئیں اور پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو پھر دیکھیں گے اگر دوسرے کا سکون لازمی ہے تو ادغام کرنا جائز نہیں جیسے مَدَدۡنَ اور اِحۡمَرَرۡتَ وغیرہ۔

اور اگر دوسرے کا سکون عارضی یعنی حرف جازم، امر یا نہی کی وجہ سے ہو تو ادغام کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز ہیں۔ادغام کی صورت میں دوسرے حرف کو فتحہ یا کسرہ دیا جائے گا اور ماقبل مضموم ہو تو دوسرے حرف پر تینوں حرکتیں آ سکتی ہیں جیسے مُدَّ، اُمۡدُدۡ، اِحۡمَرَّ، اِحۡمَرِرۡ۔

افعیلال:۔اِدۡهَامَّ، یَدۡهَامُّ، اِدۡهِیۡمَامًا، فَهُوَ مُدۡهَامٌّ، وَاُدۡهُوۡمَّ بِهٖ، یُدۡهَامُّ بِهٖ، اِدۡهِیۡمَامًا فَذَاکَ مُدۡهَامٌّ بِهٖ، لَمۡ یَدۡهَامَّ، لَمۡ یَدۡهَامِمۡ، لَمۡ یُدۡهَامَّ، لَمۡ یُدۡهَامَمۡ بِهٖ، لَایَدۡهَامُّ، لَایُدۡهَامُّ بِهٖ، لَنۡ یَّدۡهَامَّ، لَنۡ یُّدۡهَامَّ بِهٖ، لَیَدۡهَامَّنَّ، لَیُدۡهَامَّنَّ بِهٖ، لَیَدۡهَامَّنۡ، لَیُدۡهَامَّنۡ بِهٖ۔

والامرمنه:۔اِدۡهَامَّ، اِدۡهَامِمۡ، لِیُدۡهَامَّ، لِیُدۡهَامَمۡ بِکَ، لِیَدۡهَامَّ، لِیَدۡهَامِمۡ، لِیُدۡهَامَّ، لِیُدۡهَامَمۡ بِهٖ۔

والنهی عنه:۔ لَاتَدۡهَامَّ، لَاتَدۡهَامِمۡ، لَایُدۡهَامَّ، لَایُدۡهَامَمۡ بِکَ، لَایَدۡهَامَّ، لَایَدۡهَامِمۡ، لَایُدۡهَامَّ، لَایُدۡهَامَمۡ بِهٖ۔

Scanned with CamScanner

والظرف منه:۔مُدْهَامٌّ، مُدْهَامَّانِ، مُدْهَامَّاتٌ۔

والآلة منه:۔مَابِهِ الْإِدْهِيمَامُ۔

والتفضيل منه:۔اَشَدُّ اِدْهِيمَامًا۔

استفعال:۔اِسْتَغْفَرَ، يَسْتَغْفِرُ، اِسْتِغْفَارًا، فَهُوَ مُسْتَغْفِرٌ وَاُسْتُغْفِرَ، يُسْتَغْفَرُ، اِسْتِغْفَارًا، فَذَاكَ مُسْتَغْفَرٌ، لَمْ يَسْتَغْفِرْ، لَمْ يُسْتَغْفَرْ، لَايَسْتَغْفِرُ، لَايُسْتَغْفَرُ، لَنْ يَّسْتَغْفِرَ، لَنْ يُّسْتَغْفَرَ، لَيَسْتَغْفِرَنَّ، لَيُسْتَغْفَرَنَّ، لَيَسْتَغْفِرَنْ، لَيُسْتَغْفَرَنْ۔

والامر منه:۔اِسْتَغْفِرْ، لِتُسْتَغْفَرْ، لِيَسْتَغْفِرْ، لِيُسْتَغْفَرْ۔

والنهی عنه:۔لَا تَسْتَغْفِرْ، لَاتُسْتَغْفَرْ، لَايَسْتَغْفِرْ، لَايُسْتَغْفَرْ۔

والظرف منه:۔مُسْتَغْفَرٌ، مُسْتَغْفَرَانِ، مُسْتَغْفَرَاتٌ۔

والآلة منه:۔مَابِهِ الْاِسْتِغْفَارُ۔

والتفضيل منه:۔اَشَدُّ اِسْتِغْفَارًا۔

افعيعال:۔اِخْشَوْشَنَ، يَخْشَوْشِنُ، اِخْشِيْشَانًا، فَهُوَ مُخْشَوْشِنٌ، وَاُخْشُوْشِنَ بِهٖ، يُخْشَوْشَنُ بِهٖ، اِخْشِيْشَانًا، فَذَاكَ مُخْشَوْشَنٌ بِهٖ، لَمْ يَخْشَوْشِنْ، لَمْ يُخْشَوْشَنْ بِهٖ، لَايَخْشَوْشِنُ، لَايُخْشَوْشَنُ بِهٖ، لَنْ يَّخْشَوْشِنَ، لَنْ يُّخْشَوْشَنَ بِهٖ، لَيَخْشَوْشِنَنَّ لَيُخْشَوْشَنَنَّ بِهٖ، لَيَخْشَوْشِنَنْ، لَيُخْشَوْشَنَنْ بِهٖ۔

والامر منه:۔اِخْشَوْشِنْ، لِيُخْشَوْشَنْ بِكَ، لِيَخْشَوْشِنْ، لِيُخْشَوْشَنْ بِهٖ۔

والنهی عنه:۔ لَاتَخْشَوْشِنْ، لَايُخْشَوْشَنْ بِكَ، لَايَخْشَوْشِنْ، لَايُخْشَوْشَنْ بِهٖ۔

والظرف منه:۔مُخْشَوْشَنٌ، مُخْشَوْشَنَانِ، مُخْشَوْشَنَاتٌ۔

والآلة منه:۔مَابِهِ الْاِخْشِيْشَانُ۔

والتفضيل منه:۔اَشَدُّ اِخْشِيْشَانًا۔

افعوّال:۔اِجْلَوَّذَ، يَجْلَوِّذُ، اِجْلِوَّاذًا، فَهُوَ مُجْلَوِّذٌ وَاُجْلُوِّذَبِهٖ، يُجْلَوَّذُبِهٖ،

اِجْلِوَّاذًا، فَذَاكَ مُجْلَوَّذٌبِهٖ، لَمْ يَجْلَوِّذْ، لَمْ يُجْلَوَّذْبِهٖ، لَايَجْلَوِّذُ، لَايُجْلَوَّذُبِهٖ، لَنْ يَّجْلَوِّذَ، لَنْ يُّجْلَوَّذَبِهٖ، لَيَجْلَوِّذَنَّ، لَيُجْلَوَّذَنَّ بِهٖ، لَيَجْلَوِّذَنْ، لِيُجْلَوَّذَنْ بِهٖ۔

والامر منه:۔اِجْلَوِّذْ، لِيُجْلَوَّذْبِكَ، لِيَجْلَوِّذْ، لِيُجْلَوَّذْبِهٖ۔

والنهی عنه:۔لَاتَجْلَوِّذْ، لَايُجْلَوَّذْبِكَ، لَايَجْلَوِّذْ، لَايُجْلَوَّذْبِهٖ۔

والظرف منه:۔مُجْلَوَّذٌ، مُجْلَوَّذَانِ، مُجْلَوَّذَاتٌ۔

والآلة منه:۔مَابِهِ الْاِجْلِوَّاذُ۔

والتفضيل منه:۔اَشَدُّ اِجْلِوَّاذًا۔

تمرین

1۔ باب کی تعریف کرتے ہوئے ثلاثی مزید فیہ کے ابواب کی تعداد اور بنانے کا طریقہ بیان کریں۔

2۔ درج ذیل مصادر سے باب افعال کی گردان کریں۔

اَلْاِسْلَامُ (تسلیم کرنا)، اَلْاِظْلَامُ (تاریک ہونا)۔

3۔ درج ذیل مصادر سے باب تفعیل کی گردان کریں۔

اَلتَّعْلِيْمُ (سکھانا)، اَلتَّكْذِيْبُ (جھٹلانا)۔

4۔ درج ذیل مصادر سے باب مفاعلہ کی گردان کریں۔

مُكَالَمَةٌ (باہم گفتگو کرنا)، مُقَاتَلَةٌ (باہم لڑائی کرنا)۔

5۔ درج ذیل مصادر سے باب تفعّل اور تفاعل کی گردان کریں۔

تَبَسُّمٌ (مسکرانا)، تَكَبُّرٌ (تکبر کرنا)، تَعَاوُنٌ (باہم امداد کرنا)، تَفَاخُرٌ (باہم فخر کرنا)۔

6۔ درج ذیل مصادر سے باب افتعال اور انفعال کی گردان کریں۔

اِعْتِرَافٌ (مان لینا)، اِفْتِخَارٌ (فخر کرنا)، اِنْصِرَافٌ (پھیرنا)، اِنْهِزَامٌ (شکست

Scanned with CamScanner

کھانا)۔

7۔ درج ذیل مصادر سے باب افعلال اور افعیلال کی گردان کریں۔

اِصْفِرَارٌ (زرد ہونا)، اِخْضِرَارٌ (سبز ہونا)، اِسْوِیْدَادٌ (سیاہ ہونا)، اِسْمِیْرَارٌ (گندمی رنگ ہونا)۔

8۔ درج ذیل مصادر سے باب استفعال کی گردان کریں۔

اِسْتِخْرَاجٌ (نکالنا)، اِسْتِنْصَارٌ (مدد طلب کرنا)، اِسْتِفْسَارٌ (پوچھنا)۔

9۔ درج ذیل مصادر سے باب افعیعال اور افعوّال کی گردان کریں۔

اِحْدِیْدَابٌ (کبڑا ہونا)، اِخْضِیْضَابٌ (سرسبز ہونا)، اِخْرِوَّاطٌ (لکڑی تراشنا)، اِعْلِوَّاطٌ (اونٹ کی گردن پر چڑھنا)۔

10۔ درج ذیل صیغوں کی پہچان کریں۔

تَسْتَخْرِجُوْنَ، اِسْتَنْصِرُوْا، مُخْضَرَّةٌ، تَبْیَضُّ، یَنْقَلِبُ، اِنْصَرَفْتُمْ، اِجْتَمَعُوْا، لَایَحْتَسِبُ، تَبَارَکَ، تَنَازَعْتُمْ، تَفَکَّهُوْنَ، تُفَرِّقِیْنَ، بَارَکْنَا، سَلِّمُوْا، صَدَّقَ، یُذْهِبْنَ، تُسِرُّوْنَ، مُحْسِنٌ۔

سبق نمبر 26

رباعی کی گردانیں

فعللة:۔ زَلْزَلَ، یُزَلْزِلُ، زَلْزَلَةً، فَهُوَ مُزَلْزِلٌ، وَزُلْزِلَ، یُزَلْزَلُ، زَلْزَلَةً، فَذَاکَ مُزَلْزَلٌ، لَمْ یُزَلْزِلْ، لَمْ یُزَلْزَلْ، لَایُزَلْزِلُ، لَایُزَلْزَلُ، لَنْ یُزَلْزِلَ، لَنْ یُزَلْزَلَ، لَیُزَلْزِلَنَّ، لَیُزَلْزَلَنَّ، لَیُزَلْزِلَنْ، لَیُزَلْزَلَنْ۔

والامر منه:۔ زَلْزِلْ، لِتُزَلْزَلْ، لِیُزَلْزِلْ، لِیُزَلْزَلْ۔

والنهی عنه:۔ لَاتُزَلْزِلْ، لَاتُزَلْزَلْ، لَایُزَلْزِلْ، لَایُزَلْزَلْ۔

والظرف منه:۔ مُزَلْزَلٌ، مُزَلْزَلَانِ، مُزَلْزَلَاتٌ۔

والآلة منه:۔ مَابِهِ الزَّلْزَلَةُ۔

والتفضیل منه:۔ اَشَدُّ زَلْزَلَةً۔

رباعی مزید فیه

تفعلل:۔ تَزَلْزَلَ، یَتَزَلْزَلُ، تَزَلْزُلًا، فَهُوَ مُتَزَلْزِلٌ وَتُزُلْزِلَ بِهٖ، یُتَزَلْزَلُ بِهٖ، تَزَلْزُلًا، فَذَاکَ مُتَزَلْزَلٌ بِهٖ، لَمْ یَتَزَلْزَلْ، لَمْ یُتَزَلْزَلْ بِهٖ، لَایَتَزَلْزَلُ، لَایُتَزَلْزَلُ بِهٖ، لَنْ یَّتَزَلْزَلَ، لَنْ یُّتَزَلْزَلَ بِهٖ، لَیَتَزَلْزَلَنَّ، لَیُتَزَلْزَلَنَّ بِهٖ، لَیَتَزَلْزَلَنْ، لَیُتَزَلْزَلَنْ بِهٖ۔

والامر منه:۔ تَزَلْزَلْ، لِیُتَزَلْزَلْ بِکَ، لِیَتَزَلْزَلْ، لِیُتَزَلْزَلْ بِهٖ۔

والنهی عنه:۔ لَا تَتَزَلْزَلْ، لَایُتَزَلْزَلْ بِکَ، لَایَتَزَلْزَلْ، لَایُتَزَلْزَلْ بِهٖ۔

والظرف منه:۔ مُتَزَلْزَلٌ، مُتَزَلْزَلَانِ، مُتَزَلْزَلَاتٌ۔

والآلة منه:۔ مَابِهِ التَّزَلْزُلُ۔

والتفضیل منه:۔ اَشَدُّ تَزَلْزُلًا۔

افعنلال:۔ اِحْرَنْجَمَ، یَحْرَنْجِمُ، اِحْرِنْجَامًا، فَهُوَ مُحْرَنْجِمٌ وَاُحْرُنْجِمَ بِهٖ

يُحْرَنْجَمُ بِهٖ، اِحْرِنْجَامًا، فَذَاکَ مُحْرَنْجَمٌ بِهٖ، لَمْ يَحْرَنْجِمْ، لَمْ يُحْرَنْجَمْ بِهٖ، لَايَحْرَنْجِمُ، لَايُحْرَنْجَمُ بِهٖ، لَنْ يَّحْرَنْجِمَ، لَنْ يُّحْرَنْجَمَ بِهٖ، لَيَحْرَنْجِمَنَّ، لَيُحْرَنْجَمَنَّ بِهٖ، لَيَحْرَنْجِمَنْ، لَيُحْرَنْجَمَنْ بِهٖ۔

والامر منه:۔اِحْرَنْجِمْ، لِيُحْرَنْجَمْ بِکَ، لِيَحْرَنْجِمْ، لِيُحْرَنْجَمْ بِهٖ۔

والنهی عنه:۔لَاتَحْرَنْجِمْ، لَايُحْرَنْجَمْ بِکَ، لَايَحْرَنْجِمْ، لَايُحْرَنْجَمْ بِهٖ۔

والظرف منه:۔مُحْرَنْجَمٌ، مُحْرَنْجَمَانِ، مُحْرَنْجَمَاتٌ۔

والآلة منه:۔مَابِهٖ الْاِحْرِنْجَامُ۔

والتفضيل منه:۔اَشَدُّ اِحْرِنْجَامًا۔

افعلّال:۔ اِقْشَعَرَّ، يَقْشَعِرُّ، اِقْشِعْرَارًا، فَهُوَمُقْشَعِرٌّ، وَاُقْشُعِرَّبِهٖ، يُقْشَعَرُّبِهٖ، اِقْشِعْرَارًا، فَذَاکَ مُقْشَعَرٌّبِهٖ، لَمْ يَقْشَعِرَّ، لَمْ يَقْشَعْرِرْ، لَمْ يُقْشَعَرَّ، لَمْ يُقْشَعْرَرْ بِهٖ، لَايَقْشَعِرُّ، لَايُقْشَعَرُّبِهٖ، لَنْ يَّقْشَعِرَّ، لَنْ يُقْشَعَرَّبِهٖ، لَيَقْشَعِرَّنَّ، لَيُقْشَعَرَّنَّ بِهٖ، لَيَقْشَعِرَّنْ، لَيُقْشَعَرَّنْ بِهٖ۔

والامر منه:۔ اِقْشَعِرَّ، اِقْشَعْرِرْ، لِيُقْشَعَرَّ، لِيُقْشَعْرَرْبِکَ، لِيَقْشَعِرَّ، لِيَقْشَعْرِرْ، لِيُقْشَعَرَّ، لِيُقْشَعْرَرْبِهٖ۔

والنهی عنه:۔لَاتَقْشَعِرَّ، لَاتَقْشَعْرِرْ، لَايُقْشَعَرَّ، لَايُقْشَعْرَرْبِکَ، لَايَقْشَعِرَّ، لَا يَقْشَعْرِرْ، لَايُقْشَعَرَّ، لَايُقْشَعْرَرْبِهٖ۔

والظرف منه:۔مُقْشَعَرٌّ، مُقْشَعَرَّانِ، مُقْشَعَرَّاتٌ۔

والآله منه:۔ مَابِهٖ الْاِقْشِعْرَارُ۔

والتفضيل منه:۔اَشَدُّ اِقْشِعْرَارًا۔

تمرین

1۔ رباعی کی تعریف، ابواب اور بنانے کا طریقہ بیان کریں۔

2۔ درج ذیل مصادر سے باب فعللة کے وزن پر گردان کریں۔

دَحْرَجَةٌ (لڑھکانا)، بَعْثَرَةٌ (بکھیرنا)، وَسْوَسَةٌ (وسوسہ ڈالنا)، تَرْجَمَةٌ (ترجمہ کرنا)۔

3۔ درج ذیل مصادر سے صرف صغیر کریں۔

تَبَعْثُرٌ (بکھرنا)، تَزَنْدُقٌ (بے دین ہونا)، تَدَحْرُجٌ (لڑھکنا)، اِسْلِنْطَاحٌ (وسیع ہونا)، اِحْرِنْطَامٌ (متکبر ہونا)، اِفْرِنْقَاعٌ (جدا ہونا)، اِشْمِئْزَازٌ (نفرت کرنا)، اِطْمِئْنَانٌ (مطمئن ہونا)، اِشْمِعْلَالٌ (متفرق ہونا)، اِبْرِنْشَاقٌ (سخت خوش ہونا)۔

4۔ درج ذیل صیغوں کی پہچان کریں۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ، اِشْمَأَزَّتْ، بُعْثِرَتْ، يُوَسْوِسُوْنَ، مُتَبَعْثِرٌ، اِقْشَعِرْ، تَكْفَهِرِّيْنَ، زُلْزِلَتْ، دَحْرِجْ، مُقْشَعِرٌّ۔

سبق نمبر 27

ثلاثی مزید ملحق برباعی

ثلاثی مزید ملحق برباعی کی دو قسمیں ہیں:

1۔ ملحق برباعی مجرد 2۔ ملحق برباعی مزید فیہ۔

ملحق برباعی مجرد:۔ اس کے سات باب ہیں۔

(1) **فَعْلَلَةٌ:۔** اس میں لام کا تکرار ہوتا ہے جیسے جَلَبٌ سے جَلْبَبَةٌ (چادر اوڑھنا) جَلْبَبَ يُجَلْبِبُ، جَلْبَبَةً، فَهُوَ مُجَلْبِبٌ وَجُلْبِبَ، يُجَلْبَبُ، جَلْبَبَةً، فَذَاكَ مُجَلْبَبٌ، الامر منه جَلْبِبْ۔

(2) **فَعْوَلَةٌ:۔** اس میں عین کلمہ کے بعد واوَ کا اضافہ ہوتا ہے جیسے سَرْوَلَةٌ (شلوار پہننا) سَرْوَلَ، يُسَرْوِلُ، سَرْوَلَةً، فَهُوَ مُسَرْوِلٌ وسُرْوِلَ، يُسَرْوَلُ، سَرْوَلَةً، فَذَاكَ مُسَرْوَلٌ، الامر منه سَرْوِلْ۔

(3) **فَيْعَلَةٌ:۔** اس میں ''ف'' کلمہ کے بعد ''ی'' کا اضافہ ہوتا ہے جیسے صَيْطَرَةٌ (مقرر ہونا) صَيْطَرَ، يُصَيْطِرُ، صَيْطَرَةً، فَهُوَ مُصَيْطِرٌ وَصُوْطِرَ، يُصَيْطَرُ، صَيْطَرَةً، فَذَاكَ مُصَيْطَرٌ، الامر منه صَيْطِرْ۔

(4) **فَعْيَلَةٌ:۔** اس میں عین کلمہ کے بعد ''ی'' کا اضافہ ہوتا ہے جیسے شَرْيَفَةٌ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتے کاٹنا) شَرْيَفَ، يُشَرْيِفُ، شَرْيَفَةً، فَهُوَ مُشَرْيِفٌ وَشُرْيِفَ، يُشَرْيَفُ، شَرْيَفَةً، فَذَاكَ مُشَرْيَفٌ۔

(5) **فَوْعَلَةٌ:۔** اس میں ''ف'' کلمہ کے بعد واوَ زائدہ کا اضافہ ہے جیسے جَوْرَبَةٌ (جراب پہننا) جَوْرَبَ، يُجَوْرِبُ، جَوْرَبَةً، فَهُوَ مُجَوْرِبٌ وَجُوْرِبَ، يُجَوْرَبُ، جَوْرَبَةً، الامرمنه جَوْرِبْ، والنهى عنه لَاتُجَوْرِبْ..... الخ۔

(6) **فَعْنَلَةٌ:۔** اس میں عین کلمہ کے بعد نون زائد کا اضافہ ہے جیسے قَلْنَسَةٌ (ٹوپی پہننا)

قَلْنَسَ، يُقَلْنِسُ، قَلْنَسَةً، فَهُوَ مُقَلْنِسٌ وَقُلْنِسَ، يُقَلْنَسُ، قَلْنَسَةً الامر منه قَلْنِسْ، والنهى عنه لَاتُقَلْنِسْ۔

(7) **فَعْلَاةٌ:۔** اس میں لام کلمہ کے بعد ''ی'' زائد کا اضافہ ہے جیسے قَلْسَاةٌ (ٹوپی پہننا) قَلْسٰى، يُقَلْسِىْ، قَلْسَاةً، فَهُوَ مُقَلْسٍ وَقُلْسِىَ، يُقَلْسٰى، قَلْسَاةً، فَذَاكَ مُقَلْسًى والامر منه قَلْسِ والنهى عنه لَاتُقَلْسِ۔

نوٹ:۔ قَلْسٰى اصل میں قَلْسَىَ تھا ی متحرک ماقبل مفتوح ہے اس لئے ی کو الف سے بدلا اور يُقَلْسِىُ میں ی پر ضمہ دشوار تھا اسے حذف کر دیا اور مصدر اصل میں قَلْسَيَةٌ تھا ی کو متحرک اور ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے بدل دیا۔ يُقَلْسٰى اصل میں يُقَلْسَىُ تھا اس میں بھی ی کو الف سے بدلا گیا ہے۔ مُقَلْسٍ اصل میں مُقَلْسِىٌ تھا ی پر ضمہ دشوار تھا اسے حذف کیا تو دو ساکن جمع ہو گئے تو اجتماع ساکنین سے ی گر گئی اور مُقَلْسًى اصل میں مُقَلْسَىٌ تھا اس میں ی کو الف سے تبدیل کیا گیا ہے کیونکہ ی متحرک ماقبل مفتوح ہے۔ قَلْسِ اصل میں قَلْسِىْ تھا امر کی وجہ سے ''ی'' گر گئی ہے۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 28

ملحق برباعی مزید فیہ

ملحق برباعی مزید فیہ کی تین قسمیں ہیں:

(1)ملحق بتَفَعْلُلٌ (2)ملحق بافعنلال (3)ملحق بافعلال۔

ملحق بتفعلل:۔ اس کے آٹھ باب ہیں۔

(1) **تَفَعْلُلٌ:۔** اس میں ف کلمہ سے پہلے ت کا اضافہ اور لام کلمہ کا تکرار ہوتا ہے جیسے تَجَلْبُبٌ (چادر اوڑھنا) تَجَلْبَبَ، يَتَجَلْبَبُ، تَجَلْبُبًا فَهُوَ مُتَجَلْبِبٌ......الخ۔

(2) **تَفَعْوُلٌ:۔** اس میں "ف" کلمہ سے پہلے "ت" اور عین کلمہ کے بعد واؤ زائد کا اضافہ کرتے ہیں جیسے تَسَرْوُلٌ (شلوار پہننا) تَسَرْوَلَ، يَتَسَرْوَلُ، تَسَرْوُلاً فَهُوَ مُتَسَرْوِلٌ......الخ۔

(3) **تَفَيْعُلٌ:۔** اس میں "ف" سے پہلے "ت" اور بعد میں "ی" کا اضافہ کرتے ہیں جیسے تَشَيْطُنٌ (شیطان ہونا) تَشَيْطَنَ، يَتَشَيْطَنُ، تَشَيْطُنًا فَهُوَ مُتَشَيْطِنٌ...... الخ۔

(4) **تَفَوْعُلٌ:۔** اس میں "ف" سے پہلے "ت" اور بعد میں واؤ زائد کا اضافہ ہے جیسے تَجَوْرُبٌ (جراب پہننا) تَجَوْرَبَ، يَتَجَوْرَبُ، تَجَوْرُبًا فَهُوَ مُتَجَوْرِبٌ ......الخ۔

(5) **تَفَعْنُلٌ:۔** اس میں "ف" سے پہلے "ت" اور عین کلمہ کے بعد نون زائد کا اضافہ ہے جیسے تَقَلْنُسٌ (ٹوپی پہننا) تَقَلْنَسَ، يَتَقَلْنَسُ، تَقَلْنُسًا فَهُوَ مُتَقَلْنِسٌ ......الخ۔

(6) **تَمَفْعُلٌ:۔** اس میں "ف" سے پہلے "ت" اور "م" کا اضافہ ہے جیسے تَمَسْكُنٌ (مسکین ہونا) تَمَسْكَنَ، يَتَمَسْكَنُ، تَمَسْكُنًا فَهُوَ مُتَمَسْكِنٌ...... الخ۔

(7) **تَفَعْلُتٌ:۔** اس میں "ف" سے پہلے "ت" اور لام کے بعد دوسری "ت" کا اضافہ ہے جیسے تَعَفْرُتٌ (خبیث ہونا) تَعَفْرَتَ، يَتَعَفْرَتُ، تَعَفْرُتًا فَهُوَ مُتَعَفْرِتٌ...... الخ۔

(8) **تَفَعْلٍ:۔** اس میں "ف" کلمہ سے پہلے "ت" اور لام کلمہ کے بعد "ی" کا اضافہ ہے

جیسے تَقَلْسِيٌ (ٹوپی پہننا) تَقَلْسٰى، يَتَقَلْسٰى، تَقَلْسِيًا فَهُوَ مُتَقَلْسٍ...... الخ۔

نوٹ:۔ ملحق برباعی مزید فیہ تمام لازم استعمال ہوتے ہیں اس لئے مجہول کی گردان میں بِهٖ بِهِمَا وغیرہ کا اضافہ ہوگا اور تَقَلْسٰى میں تعلیل قَلْسٰى کی طرح ہوگی اور تَقَلْسِيٌ میں ی کی مناسبت سے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدل کر مُقَلْسٍ والی تعلیل ہوگی۔

ملحق بافعنلال:۔ اس کے دو باب ہیں۔(1) اِفْعِنْلَالٌ (2) اِفْعِنْلَاءٌ۔

(1) **اِفْعِنْلَالٌ:۔** اس میں ہمزہ وصل عین کے بعد نون اور لام دوم تین حرف زائد ہیں جیسے اِقْعِنْسَاسٌ (سینہ اور گردن باہر نکال کر چلنا) اِقْعَنْسَسَ، يَقْعَنْسِسُ، اِقْعِنْسَاسًا فَهُوَ مُقْعَنْسِسٌ...... الخ۔

(2) **اِفْعِنْلَاءٌ:۔** اس میں ہمزہ وصل عین کے بعد نون اور آخر میں ی کا اضافہ ہے جیسے اِسْلِنْقَاءٌ (چت لیٹنا) اِسْلَنْقٰى، يَسْلَنْقِيْ، اِسْلِنْقَاءً فَهُوَ مُسْلَنْقٍ...... الخ۔

اِسْلَنْقٰى، يَسْلَنْقِيْ میں قَلْسٰى، يُقَلْسِيْ کی طرح تعلیل ہوئی ہے اور مصدر اصل میں اِسْلِنْقَايٌ تھا ی طرف کلمہ میں الف زائد کے بعد واقع ہوئی اسے ہمزہ سے بدل دیا۔

ملحق بافعلال:۔ اس کا ایک باب ہے: (1) اِفْوِعْلَالٌ۔

اِفْوِعْلَالٌ:۔ شروع میں ہمزہ وصل ف کے بعد واؤ کا اضافہ اور لام کلمہ کا تکرار ہے جیسے اِكْوِهْدَادٌ (کوشش کرنا)، اِكْوَهَدَّ، يَكْوَهِدُّ، اِكْوِهْدَادًا فَهُوَ مُكْوَهِدٌّ...... الخ۔

نوٹ:۔ اس کے تمام صیغوں میں اِقْشَعَرَّ کی طرح ادغام ہوگا۔

تمرین

1۔ ثلاثی ملحق برباعی مجرد کے کتنے ابواب ہیں۔ نیز بنانے کا طریقہ بیان کریں۔

2۔ ثلاثی ملحق برباعی مزید فیہ کے ابواب اور بنانے کا طریقہ بیان کریں۔

3۔ درج ذیل کلمات کون سے صیغے ہیں اور کس باب سے ملحق ہیں۔

اِكْوَهِدَّ۔ يُقَلْسِيْ، يَتَسَرْوَلُوْنَ، كَوْثَرٌ، مُقْعَنْسِسٌ، مُسْلَنْقٍ، يَتَعَفْرَتْنَ، تُصَيْطِرِيْنَ۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 29

صحیح و معتل

حرف علت اور حرف صحیح کے اعتبار سے کلمہ کی جو تقسیم کی گئی ہے اسے ہفت اقسام کہتے ہیں جو اس شعر میں مذکور ہیں۔

بیت:۔

صحیح است ومثال است ومضاعف   لفیف وناقص ومہموز واجوف

واؤ، الف اور یا کے علاوہ باقی حروف صحیح کہلاتے ہیں اور ان کو حروف علت کہا جاتا ہے (وائے) جس کلمہ میں حرف علت ہو اسے معتل کہا جاتا ہے اور حروف علت کو مدہ ولین بھی کہا جاتا ہے۔

مدہ ولین:۔ اگر حروف علت ساکن ہوں اور ماقبل حرکت موافق ہو یعنی واؤ ساکن ماقبل مضموم، الف ساکن ماقبل مفتوح اور ی ساکن ماقبل مکسور ہوتو انہیں حروف مدہ کہتے اور اگر ماقبل حرکت موافق نہ ہوتو انہیں لین کہتے ہیں جیسے قَوْلٌ، بَیْعٌ، یَخَافُ، یَقُوْلُ، یَبِیْعُ۔

(1) **صحیح:۔** وہ کلمہ جس کے حروف اصلیہ میں ہمزہ، حرف علت اور ایک جنس کے دو حرف نہ ہوں جیسے ضَرَبَ، فَتَحَ۔

(2) **مہموز:۔** وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں ہمزہ ہو اگر ف کلمہ میں ہوتو اسے مہموز الفاء کہتے ہیں جیسے اَخَذَ، اَمَرَ۔ اور عین کلمہ میں ہوتو اسے مہموز العین کہتے ہیں جیسے سَأَلَ، سَئِمَ۔ اور اگر لام کلمہ کی جگہ ہمزہ ہوتو اسے مہموز اللام کہتے ہیں جیسے قَرَأَ، نَبَأَ۔

(3) **مضاعف:۔** جس کے اصلی حروف میں سے دو حرف ایک جنس کے ہوں جیسے مَدَدَ، سَبَبٌ۔

(4) **مثال:۔** وہ کلمہ جس کے ف کلمہ کی جگہ حرف علت ہو اگر حرف علت واؤ ہوتو اسے مثال واوی اور اگر ی ہوتو اسے مثال یائی کہتے ہیں جیسے وَعَدَ، یَسَرَ۔ اسے معتل الفاء بھی

کہتے ہیں یعنی جس کا ''ف'' کلمہ حرف علت ہے۔

(5) **اجوف:۔** وہ کلمہ ہے جس کے عین کلمہ کی جگہ حرف علت ہو۔ اگر واؤ ہوتو اجوف واوی اور اگر ''ی'' ہوتو اجوف یائی کہتے ہیں جیسے قَالَ اصل میں قَوَلَ اور بَاعَ اصل میں بَیَعَ تھے اسے معتل العین بھی کہتے ہیں۔

(6) **ناقص:۔** وہ کلمہ ہے جس کا لام کلمہ حرف علت ہو اگر حرف علت واؤ ہوتو اسے ناقص واوی اور اگر ی ہوتو ناقص یائی کہتے ہیں جیسے دَعَا، رَمٰی اصل میں دَعَوَ اور رَمَیَ تھے اسے معتل اللام بھی کہتے ہیں یعنی جس کا لام کلمہ حرف علت ہے۔

(7) **لفیف:۔** وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف علت ہوں اور اگر دونوں حرف علت متصل ہوں تو اسے لفیف مقرون اور اگر منفصل (جدا جدا) ہوں تو اسے لفیف مفروق کہتے ہیں جیسے قَوِیَ، طَوٰی اور وَقٰی۔ وَلِیَ اصل میں قَوِوَ، طَوَیَ اور وَقَیَ تھے اسے معتل بدو حرف بھی کہتے ہیں یعنی وہ کلمہ جس میں دو حرف علت ہیں۔

ان سات اقسام کو ہفت اقسام کہا جاتا ہے: (1) صحیح، (2) مہموز، (3) مضاعف، (4) مثال، (5) اجوف، (6) ناقص، (7) لفیف۔

نوٹ:۔ اعلال، تخفیف، ادغام۔

اعلال:۔ حرف علت کی تبدیلی کو اعلال یا تعلیل کہتے ہیں۔

تخفیف:۔ ہمزہ کی تبدیلی کو تخفیف کہتے ہیں۔

ادغام:۔ ایک حرف کو دوسرے حرف میں داخل کر کے مشدد کرنا ادغام کہلاتا ہے۔

اگر تخفیف کے ساتھ اعلال یا ادغام جمع ہوں تو اعلال اور ادغام کو ترجیح دیں گے جیسے آسَ، یَؤُوْسُ، اَمَّ یَؤُمُّ۔ اور اگر اعلال اور ادغام جمع ہوں تو اعلال راجح ہوگا جیسے اِدْعَوٰی اصل میں اِدْعَوَوَ تھا کیونکہ تخفیف کے مقابلہ میں اعلال اور ادغام میں تخفیف زیادہ ہے اور ادغام کے مقابلہ میں اعلال میں تخفیف زیادہ ہے اور اعلال، ابدال اور ادغام وغیرہ سے تخفیف ہی مقصود ہوتی ہے۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 30

مہموز کا بیان

ایک ہمزہ کے قواعد:۔ اگر ہمزہ ایک کلمہ میں ہو تو اس کی تخفیف جوازی ہے یعنی جائز ہے لازمی نہیں اس کے قواعد درج ذیل ہیں۔

1۔ اگر ہمزہ ساکن ہو اور اس کا ماقبل متحرک ہو تو ہمزہ کو اپنے ماقبل حرف کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدلنا جائز ہے یعنی ضمہ کے بعد واؤ سے، فتحہ کے بعد ''الف'' سے اور کسرہ کے بعد ''ی'' سے جیسے رَاسٌ، بُوسٌ، ذِیبٌ اصل میں رَأسٌ، بُؤسٌ اور ذِئبٌ تھے۔

2۔ اگر ہمزہ متحرک اور ماقبل ساکن ہو تو ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر ہمزہ کو تخفیفاً حذف کرنا جائز ہے جیسے یَسَلُ، شَیٌ، ضَوٌ اصل میں یَسْئَلُ، شَیْئٌ اور ضَوْءٌ تھے۔

3۔ اگر ہمزہ متحرک اور اس کا ماقبل بھی متحرک ہو تو ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف علت سے بدلنا جائز ہے جیسے کُفُوًا، یَلْتَامُ، قَارِیٌ اصل میں کُفُؤًا، یَلْتَئِمُ اور قَارِئٌ تھے۔

4۔ اگر ہمزہ متحرک ہو اور ماقبل حرف مدہ زائدہ ہو یا یائے تصغیر ہو تو ہمزہ کو ماقبل حرف کی جنس سے بدلنا جائز ہے اور ابدال کے بعد ادغام واجب ہے جیسے نَبُوَّۃٌ، نَبِیٌّ، اُفَیِّسٌ اصل میں نَبُوْءَۃٌ، نَبِیْءٌ اور اُفَیْئِسٌ تھے۔

5۔ اگر ہمزہ مفتوح ہو اور ماقبل مضموم یا مکسور ہو تو ہمزہ کو ضمہ کے بعد واؤ سے اور کسرہ کے بعد ''ی'' سے بدلنا جائز ہے جیسے جُوَنٌ، مِیَرٌ اصل میں جُؤَنٌ اور مِئَرٌ تھے۔

دو ہمزوں کی تخفیف کے قواعد

6۔ اگر دو ہمزے ایک کلمہ میں جمع ہوں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو پہلے کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے جیسے اٰمَنَ، اُوْمِنَ، اِیْمَانٌ اصل

میں اَءْمَنَ، اُؤْمِنَ، اِئْمَانٌ تھے۔

نوٹ:۔ کُلْ، خُذْ، مُرْ اصل میں اُءْکُلْ، اُءْخُذْ اور اُءْمُرْ تھے۔ قاعدہ کے مطابق انہیں اُوْکُلْ، اُوْخُذْ، اُوْمُرْ ہونا چاہئے تھا مگر خلاف قیاس اور کثرت استعمال کی وجہ سے دونوں ہمزے حذف کر دیئے گئے ہیں۔

7۔ اگر دو ہمزے ایک کلمہ میں جمع ہو جائیں اور ایک ان میں سے مکسور ہو تو دوسرے کو ''ی'' سے بدلنا واجب ہے جیسے جَآءٍ، اَیِمَّۃٌ اصل میں جَآئِئٌ اور اَءِمَّۃٌ تھے۔

8۔ اگر دو متحرک ہمزے ایک کلمہ میں جمع ہوں اور کوئی بھی مکسور نہ ہو تو دوسرے کو واؤ سے بدلنا واجب ہے جیسے اَوَادِمُ، اَوَمُّ اصل میں ءَ ادِمُ اور اَءَمُّ تھے۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 31

مہموز کے ابواب

ثلاثی مجرد کے پانچ ابواب مہموز میں استعمال ہوتے ہیں۔

باب نَصَرَ يَنْصُرُ:۔اَخَذَ، يَأْخُذُ، اَخْذًا، فَهُوَ اٰخِذٌ وَاُخِذَ، يُؤْخَذُ، اَخْذًا، فَذَاكَ مَأْخُوْذٌ، لَمْ يَأْخُذْ، لَمْ يُؤْخَذْ، لَايَأْخُذُ،لَايُؤْخَذُ، لَنْ يَّأْخُذَ، لَنْ يُّؤْخَذَ، لَيَأْخُذَنَّ، لَيُؤْخَذَنَّ، لَيَأْخُذَنْ، لَيُؤْخَذَنْ۔

والامر منه :۔خُذْ، لِتُؤْخَذْ، لِيَأْخُذْ، لِيُؤْخَذْ۔

والنهى عنه:۔لَاتَأْخُذْ، لَاتُؤْخَذْ، لَايَأْخُذْ، لَايُؤْخَذْ۔

والظرف منه:۔مَأْخَذٌ، مَأْخَذَانِ، مَآخِذُ، مَأْخَذَةٌ، مَأْخَذَتَانِ، مَآخِذُ۔

والآلةمنه:۔مِئْخَذٌ، مِئْخَذَانِ، مَآخِذُ، مِئْخَذَةٌ، مِئْخَذَتَانِ، مَآخِذُ، مِئْخَاذٌ، مِئْخَاذَانِ، مَآخِيْذُ۔

والتفضيل منه:۔ آخَذُ، آخَذَانِ، آخَذُوْنَ، اَوَاخِذُ، اُخْذٰى، اُخْذَيَانِ، اُخْذَيَاتٌ، اُخَذٌ۔

فتح يفتح:۔سَئَلَ،يَسْئَلُ، سُئَوالًا، فَهُوَ سَائِلٌ وَسُئِلَ، يُسْئَلُ، سُئَوالًا، فَذَاكَ مَسْئُوْلٌ، لَمْ يَسْئَلْ، لَمْ يُسْئَلْ، لَايَسْئَلُ، لَايُسْئَلُ، لَنْ يَّسْئَلَ، لَنْ يُّسْئَلَ، لَيَسْئَلَنَّ، لَيُسْئَلَنَّ، لَيَسْئَلَنْ، لَيُسْئَلَنْ۔

والامر منه:۔اِسْئَلْ، لِتُسْئَلْ، لِيَسْئَلْ، لِيُسْئَلْ۔

والنهى عنه:۔لَا تَسْئَلْ، لَاتُسْئَلْ، لَايَسْئَلْ، لَايُسْئَلْ۔

والظرف منه:۔مَسْئَلٌ، مَسْئَلَانِ، مَسَائِلُ، مَسْئَلَةٌ، مَسْئَلَتَانِ، مَسَائِلُ۔

والآلة منه:۔مِسْئَلٌ، مِسْئَلَانِ، مَسَائِلُ، مِسْئَلَةٌ، مِسْئَلَتَانِ، مَسَائِلُ، مِسْآلٌ، مِسْآلَانَ، مَسَائِيْلُ۔

وافعل التفضيل منه:۔اَسْئَلُ، اَسْئَلَانِ، اَسْئَلُوْنَ، اَسَائِلُ، سُؤْلٰى، سُؤْلَيَانِ، سُؤْلَيَاتٌ، سُئَلٌ۔

نوٹ:۔مہموز الفاء میں ہمزہ کو ماقبل حرف کی حرکت میں مطابق حرفِ علت سے بدلنا جائز ہے اور مہموز العین میں ہمزہ کی حرکت ماقبل ساکن کو دے کر حذف کرنا جائز ہے گردان اصل کے مطابق کی گئی ہے اور مذکورہ اصول کے مطابق تخفیف کی جا سکتی ہے۔

فتح يفتح از مهموز اللّام:۔قَرَأَ، يَقْرَأُ،قِرَاءَةً فَهُوَ قَارِئٌ وقُرِئَ، يُقْرَأُ، قِرَاءَةً، فَذَاكَ مَقْرُوْءٌ، لَمْ يَقْرَأْ، لَمْ يُقْرَأْ لَايَقْرَأُ، لَايُقْرَأُ، لَنْ يَّقْرَأَ، لَنْ يُّقْرَأَ، لَيَقْرَأَنَّ، لَيُقْرَأَنَّ، لَيَقْرَأَنْ،لَيُقْرَأَنْ۔

والامر منه:۔اِقْرَأْ، لِتُقْرَأْ، لِيَقْرَأْ، لِيُقْرَأْ۔

والنهى عنه:۔لَاتَقْرَأْ، لَاتُقْرَأْ، لَايَقْرَأْ، لَايُقْرَأْ۔

والظرف منه:۔مَقْرَأٌ، مَقْرَءَانِ، مَقَارِئُ، مَقْرَئَةٌ، مَقْرَءَتَانِ، مَقَارِئُ۔

والآلة منه:۔مِقْرَءٌ، مِقْرَءَانِ، مَقَارِئُ، مِقْرَءَةٌ، مِقْرَءَتَانِ، مَقَارِئُ، مِقْرَاءٌ، مِقْرَاءَانِ، مَقَارِيْئُ۔

وافعل التفضيل منه:۔اَقْرَأُ، اَقْرَءَانِ، اَقْرَءُوْنَ، اَقَارِئُ، قُرْئٰى، قُرْئَيَانِ، قُرْءَيَاتٌ، قُرَأٌ۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر32

ثلاثی مزید فیہ

مہموز سے ثلاثی مزید فیہ کے تین ابواب میں تخفیف کے قواعد جاری ہوتے ہیں اور باقی کی گردان اصل کے مطابق ہوتی ہے وہ تین ابواب یہ ہیں۔

(1)افعال (2)افتعال (3)استفعال۔

باب افعال:۔ اٰمَنَ، یُؤْمِنُ، اِیْمَانًا، فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَاُوْمِنَ، یُؤْمَنُ، اِیْمَانًا، فَذَاکَ مُؤْمَنٌ، لَمْ یُؤْمِنْ، لَمْ یُؤْمَنْ، لَایُؤْمِنُ، لَایُؤْمَنُ، لَنْ یُؤْمِنَ، لَنْ یُؤْمَنَ، لَیُؤْمِنَنَّ، لَیُؤْمَنَنَّ، لَیُؤْمِنَنْ، لَیُؤْمَنَنْ۔

والامر منه:۔ اٰمِنْ، لِتُؤْمَنْ، لِیُؤْمِنْ، لِیُؤْمَنْ ۔

والنهی عنه:۔ لَاتُؤْمِنْ، لَاتُؤْمَنْ، لَایُؤْمِنْ، لَایُؤْمَنْ۔

والظرف منه:۔ مُؤْمَنٌ، مُؤْمَنَانِ، مُؤْمَنَاتٌ۔

وآلالة منه:۔ مَابِهِ الْاِیْمَانُ۔

والتفضیل منه:۔ اَشَدُّ اِیْمَانًا۔

افتعال:۔ اِیْتَمَرَ، یَأْتَمِرُ، اِیْتِمَارًا، فَهُوَ مُؤْتَمِرٌ وَاُوْتُمِرَ، یُؤْتَمَرُ، اِیْتِمَارًا، فَذَاکَ مُؤْتَمَرٌ، لَمْ یَأْتَمِرْ، لَمْ یُؤْتَمَرْ، لَایَأْتَمِرُ، لَایُؤْتَمَرُ، لَنْ یَأْتَمِرَ، لَنْ یُؤْتَمَرَ، لَیَأْتَمِرَنَّ، لَیُؤْتَمَرَنَّ، لَیَأْتَمِرَنْ، لَیُؤْتَمَرَنْ۔

والامر منه:۔ اِیْتَمِرْ، لِتُؤْتَمَرْ، لِیَأْتَمِرْ، لِیُؤْتَمَرْ۔

والنهی عنه:۔ لَاتَأْتَمِرْ، لَاتُؤْتَمَرْ، لَایَأْتَمِرْ، لَایُؤْتَمَرْ۔

والظرف منه:۔ مُؤْتَمَرٌ، مُؤْتَمَرَانِ، مُؤْتَمَرَاتٌ۔

وآلالة منه:۔ مَابِهِ الْاِیْتِمَارُ۔

والتفضیل منه:۔ اَشَدُّ اِیْتِمَارًا۔

استفعال:۔ اِسْتَأْذَنَ، یَسْتَأْذِنُ، اِسْتِئْذَانًا، فَهُوَ مُسْتَأْذِنٌ وَاُسْتُوْذِنَ، یُسْتَأْذَنُ، اِسْتِئْذَانًا، فَذَاکَ مُسْتَأْذَنٌ، لَمْ یَسْتَأْذِنْ، لَمْ یُسْتَأْذَنْ، لَایَسْتَأْذِنُ، لَایُسْتَأْذَنُ، لَنْ یَسْتَأْذِنَ، لَنْ یُسْتَأْذَنَ، لَیَسْتَأْذِنَنَّ، لَیُسْتَأْذَنَنَّ، لَیَسْتَأْذِنَنْ، لَیُسْتَأْذَنَنْ۔

والامر منه:۔ اِسْتَأْذِنْ، لِتُسْتَأْذَنْ، لِیَسْتَأْذِنْ، لِیُسْتَأْذَنْ۔

والنهی عنه:۔ لَا تَسْتَأْذِنْ، لَاتُسْتَأْذَنْ، لَایَسْتَأْذِنْ، لَایُسْتَأْذَنْ۔

والظرف منه:۔ مُسْتَأْذَنٌ، مُسْتَأْذَنَانِ، مُسْتَأْذَنَاتٌ۔

وآلالة منه:۔ مَابِهِ الْاِسْتِئْذَانُ۔

والتفضیل منه:۔ اَشَدُّ اِسْتِئْذَانًا۔

نوٹ:۔ باب افعال اور افتعال کے ماضی، مصدر اور امر تخفیف وجوبی ہے جبکہ مضارع، اسم فاعل، اسم مفعول، اسم ظرف اور باب استفعال کے تمام مشتقات میں تخفیف جوازی ہے یعنی قاعدہ جوازی طور پر جاری ہوگا۔

تمرین

1۔ ایک ہمزہ کی تخفیف کے قواعد بیان کریں۔

2۔ دو ہمزہ کی تخفیف کے قواعد بیان کریں۔

3۔ درج ذیل مصادر سے صرف صغیر کریں۔

اَسْرٌ (قید کرنا)، مَلْأٌ (بھرنا)، لُؤْمٌ (کمینہ ہونا)، اَمْرٌ (حکم دینا)، اَکْلٌ (کھانا)، اِذْنٌ (اجازت دینا)، اَمْنٌ (محفوظ ہونا)، ظَمَأٌ (پیاسا ہونا)۔

4۔ درج ذیل صیغوں کی پہچان کریں۔

جَآءِ، کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا، سَلُوْنِی، لَتُؤْمِنُنَّ، وَأْتَمِرُوْا، لَتُسْئَلُنَّ، خُذِی، نَبِیٌّ، اَیِمَّةٌ، تُؤْمَرُوْنَ، سَلْ۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 33

مضاعف کا بیان

قواعد:۔ (1) جب دو ہم جنس اور متحرک حروف ایک کلمہ میں اکٹھے آجائیں اور ان کا ماقبل متحرک یا مدہ ہو تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کرنا واجب ہے جیسے مَدَّ، حَاجَّ اصل میں مَدَدَ اور حَاجَجَ تھے۔ اور اگر ان کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو تو پہلے کی حرکت ماقبل کو دے کر ادغام کرتے ہیں یَمُدُّ اصل میں یَمْدُدُ تھا۔

2۔ جب دو ہم جنس حرف ایک کلمہ میں اکٹھے ہوں۔ پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو دیکھیں گے اگر دوسرے کا سکون لازمی ہے تو ادغام ممتنع ہوگا جیسے مَدَدْنَ، مَدَدْتَ۔

اور اگر دوسرے کا سکون عارضی ہو یعنی حرف جازم، وقف، امر یا نہی کی وجہ سے ہو تو ادغام کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز ہیں اور ادغام کی صورت میں دوسرے حرف پر فتحہ اور کسرہ اور ماقبل مضموم ہونے کی صورت میں ضمہ بھی آ سکتا ہے جیسے مُدَّ، اُمْدُدْ، لَمْ یَفِرَّ، لَمْ یَفْرِرْ۔

3۔ جس جگہ دو حرف ہم جنس یا قریب المخرج جمع ہوں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں ادغام کرتے ہیں جیسے مَدٌّ، عَبَدْتُّمْ اصل میں مَدْدٌ اور عَبَدْتُمْ تھے۔

ہم جنس ہونے کی صورت میں لکھنے میں ایک پڑھنے میں دو آئیں گے جبکہ قریب المخرج ہونے کی صورت میں لکھنے میں دو اور پڑھنے میں ایک آئے گا۔

شرائط ادغام:۔ ادغام کے لئے درج ذیل شرائط کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

1۔ پہلا حرف مشدد نہ ہو جیسے حَبَّبَ۔

2۔ ملحق برباعی نہ ہو جیسے جَلْبَبَ۔

3۔ ادغام سے التباس کا خوف نہ ہو جیسے سَبَبٌ۔

4۔ پہلا حرف الف یا ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہو جیسے اُوْوِیَ، قُوْوِلَ اصل میں اُءْوِیَ اور

قَاوَلَ تھے۔

5۔ اعلال معارض نہ ہو جیسے قَوِیَ اصل میں قَوِوَ تھا۔

امتناع ادغام:۔ درج ذیل صورتوں میں ادغام کرنا ممتنع ہے۔

1۔ دوسرے حرف کا سکون لازمی ہو جیسے اِحْمَرَرْنَ۔

2۔ دوسرے حرف کی حرکت عارضی ہو جیسے اُذْنُبِ الْکَلْبَ۔

3۔ دو ہم جنس حروف ہمزہ ہوں جیسے قَرَأَ اَبُوْکَ۔

سبق نمبر 34

ثلاثی مجرد کے ابواب

ثلاثی مجرد کے مضاعف سے عام طور پر تین باب آتے ہیں۔

(1)نصر ینصر (2)ضرب یضرب (3)سمع یسمع۔

نصر ینصر:۔جیسے مَدَّ، یَمُدُّ، مَدًّا۔

ضرب یضرب:۔جیسے فَرَّ، یَفِرُّ، فِرَارًا۔

سمع یسمع:۔جیسے مَسَّ، یَمَسُّ، مَسًّا۔

ماضی کی گردان:۔مَدَّ، مَدَّا، مَدُّوا، مَدَّتْ، مَدَّتَا، مَدَدْنَ، مَدَدْتَ، مَدَدْتُمَا، مَدَدْتُمْ، مَدَدْتِ، مَدَدْتُمَا، مَدَدْتُنَّ، مَدَدْتُ، مَدَدْنَا۔

نوٹ:۔مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا دو ہم جنس متحرک حروف اکٹھے ہوئے ان کا ماقبل بھی متحرک ہے اس لئے پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا۔مَدَدْنَ سے پہلے تک یہی تعلیل ہوگی اور مَدَدْنَ سے لے کر آخر تک تمام گردان اپنے اصل پر ہے۔

ماضی مجہول:۔ مُدَّ، مُدَّا، مُدُّوا، مُدَّتْ، مُدَّتَا، مُدِدْنَ، مُدِدْتَ، مُدِدْتُمَا، مُدِدْتُمْ، مُدِدْتِ، مُدِدْتُمَا، مُدِدْتُنَّ، مُدِدْتُ، مُدِدْنَا۔

مضارع معروف:۔ یَمُدُّ، یَمُدَّانِ، یَمُدُّوْنَ، تَمُدُّ، تَمُدَّانِ، یَمْدُدْنَ، تَمُدُّ، تَمُدَّانِ، تَمُدُّوْنَ، تَمُدِّیْنَ، تَمُدَّانِ، تَمْدُدْنَ، اَمُدُّ، نَمُدُّ۔

مضارع مجہول:۔یُمَدُّ، یُمَدَّانِ، یُمَدُّوْنَ، تُمَدُّ، تُمَدَّانِ، یُمْدَدْنَ، تُمَدُّ، تُمَدَّانِ، تُمَدُّوْنَ، تُمَدِّیْنَ، تُمَدَّانِ، تُمْدَدْنَ، اُمَدُّ، نُمَدُّ۔

نوٹ:۔یَمُدُّ اور یُمَدُّ اصل میں یَمْدُدُ اور یُمْدَدُ تھے دو حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہوئے دونوں متحرک ہیں اور ماقبل حرف صحیح ساکن ہے پہلے کی حرکت ماقبل کو دے کر دوسرے میں ادغام کر دیا۔جمع مؤنث غائب و حاضر کے علاوہ تمام صیغوں میں یہی قاعدہ

جاری ہوگا۔

امر حاضر معروف:۔مُدَّ، اُمْدُدْ، مُدَّا، مُدُّوا، مُدِّیْ، مُدَّا، اُمْدُدْنَ، مُدَّ اصل میں اُمْدُدْ تھا۔دوسرے حرف کا سکون عارضی یعنی امر کی وجہ سے ہے اس لئے پہلے کی حرکت ماقبل کو دی اور دوسرے میں ادغام کر دیا۔ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی اسے حذف کر دیا اور ادغام کی صورت میں چونکہ ماقبل مضموم ہے اس لئے تین حرکات آسکتی ہیں۔

اسم فاعل:۔مَادٌّ، مَادَّانِ، مَادُّوْنَ، مَادَّةٌ، مَادَّتَانِ، مَادَّاتٌ، مَادٌّ۔اصل میں مَادِدٌ تھا دو حرف ایک جنس کے متحرک اکٹھے ہوئے ماقبل حرف مدہ زائدہ ہے اس لئے پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا۔

اسم مفعول:۔ مَمْدُوْدٌ، مَمْدُوْدَانِ، مَمْدُوْدُوْنَ، مَمْدُوْدَةٌ، مَمْدُوْدَتَانِ، مَمْدُوْدَاتٌ۔

صرف صغیر:۔مَدَّ، یَمُدُّ، مَدًّا، فَهُوَ مَادٌّ وَمُدَّ، یُمَدُّ، مَدًّا، فَذَاکَ مَمْدُوْدٌ، لَمْ یَمُدَّ، لَمْ یَمْدُدْ، لَمْ یُمَدِّ، لَمْ یُمْدَدْ، لَایَمُدُّ، لَایُمَدُّ، لَنْ یَمُدَّ، لَنْ یُمَدَّ، لَیَمُدَّنَّ، لَیُمَدَّنَّ، لَیُمَدَّنْ، لَیُمَدَّنْ۔

والامر منه:۔مُدَّ، اُمْدُدْ، لِتَمُدَّ، لِتُمْدَدْ، لِیَمُدَّ، لِیَمْدُدْ، لِیُمَدَّ، لِیُمْدَدْ۔

والنهی عنه:۔لَاتَمُدَّ، لَاتَمْدُدْ، لَاتُمَدَّ، لَاتُمْدَدْ، لَایَمُدَّ، لَایَمْدُدْ، لَایُمَدَّ، لَایُمْدَدْ۔

والظرف منه:۔مَمَدٌّ، مَمَدَّانِ، مَمَادِدُ(مَمَادُّ)، مَمَدَّةٌ، مَمَدَّتَانِ، مَمَادِدُ (مَمَادُّ)۔

وآلالة منهٗ:۔مِمَدٌّ، مِمَدَّانِ، مَمَادِدُ (مَمَادُّ)، مِمَدَّةٌ، مِمَدَّتَانِ، مَمَادِدُ (مَمَادُّ)، مِمْدَادٌ، مِمْدَادَانِ، مَمَادِیْدُ۔

وافعل التفضیل منه:۔اَمَدُّ، اَمَدَّانِ، اَمَدُّوْنَ، اَمَادِدُ(اَمَادُّ)، مُدّٰی، مُدَّیَانِ، مُدَّیَاتٌ، مُدٌّ (مُدَدٌ)۔

سمع یسمع:۔مَسَّ، یَمَسُّ، مَسًّا، فَهُوَمَاسٌّ وَمُسَّ، یُمَسُّ، مَسًّا، فَذَاکَ مَمْسُوْسٌ، لَمْ یَمَسَّ، لَمْ یَمْسَسْ، لَمْ یُمَسَّ، لَمْ یُمْسَسْ، لَایَمَسُّ، لَایُمَسُّ، لَنْ یَمَسَّ، لَنْ یُمَسَّ، لَیَمَسَّنَّ، لَیُمَسَّنَّ، لَیَمَسَّنْ، لَیُمَسَّنْ۔

والامر منه:۔مَسَّ، اِمْسَسْ، لِتَمَسَّ، لِتُمْسَسْ، لِیَمَسَّ، لِیَمْسَسْ، لِیُمَسَّ، لِیُمْسَسْ۔

والنهی عنه:۔ لَاتَمَسَّ، لَاتَمْسَسْ، لَاتُمَسَّ، لَاتُمْسَسْ، لَایَمَسَّ، لَایَمْسَسْ، لَایُمَسَّ، لَایُمْسَسْ۔

والظرف منه:۔ مَمَسٌّ، مَمَسَّانِ، مَمَاسِسُ (مَمَاسُّ)، مَمَسَّةٌ، مَمَسَّتَانِ، مَمَاسِسُ (مَمَاسُّ)۔

وآلالة منه:۔مِمَسٌّ، مِمَسَّانِ، مَمَاسِسُ(مَمَاسُّ)، مِمَسَّةٌ، مِمَسَّتَانِ، مَمَاسُّ (مَمَاسُّ)، مِمْسَاسٌ، مِمْسَاسَانِ، مَمَاسِیْسُ۔

وافعل التفضیل منه:۔اَمَسُّ، اَمَسَّانِ، اَمَسُّوْنَ، اَمَاسِسُ (اَمَاسُّ)، مُسّٰی، مُسَّیَانِ، مُسَّیَاتٌ، مُسٌّ (مُسَسٌ)۔

سبق نمبر 34

مضاعف ثلاثی مزید فیہ کے ابواب۔

ثلاثی مزید فیہ کے آٹھ ابواب مضاعف سے آتے ہیں۔باب تفعیل اور تفعل میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی بلکہ ان کی گردان اصل کے مطابق ہوتی ہے۔باب افعال اور استفعال میں یَمُدُّ والا قاعدہ جاری ہوتا ہے جیسے اَمَدَّ اصل میں اَمْدَدَ اور اِسْتَمَدَّ اصل میں اِسْتَمْدَدَ تھے۔ پہلے حرف کی حرکت ماقبل کو دے کر دوسرے میں ادغام کردیا۔

باب افتعال، انفعال، مفاعلہ اور تفاعل میں مَدَّ کا قاعدہ جاری ہوتا ہے جیسے اِمْتَدَّ، اِنْسَدَّ، حَابَّ اور تَحَابَّ اصل میں اِمْتَدَدَ، اِنْسَدَدَ، حَابَبَ اور تَحَابَبَ تھے۔تمام میں پہلے حرف کی حرکت کو حذف کر کے دوسرے میں ادغام کیا گیا ہے۔

باب مفاعلہ کا مضارع مجہول ومعروف اور اسم فاعل ومفعول اور باب تفاعل کا اسم فاعل ومفعول بظاہر ہم شکل ہوتے ہیں لیکن ان کی اصل میں فرق ہے۔اسم فاعل اور مضارع معروف میں عین کلمہ مکسور جبکہ اسم مفعول اور مضارع مجہول میں مفتوح ہوتا ہے۔

افعال:۔اَمَدَّ، یُمِدُّ، اِمْدَادًا، فَهُوَ مُمِدٌّ، وَاُمِدَّ، یُمَدُّ، اِمْدَادًا، فَذَاکَ مُمَدٌّ، لَمْ یُمِدَّ، لَمْ یُمْدِدْ، لَمْ یُمَدَّ، لَمْ یُمْدَدْ، لَایُمِدُّ، لَایُمَدُّ، لَنْ یُمِدَّ، لَنْ یُمَدَّ، لَیُمِدَّنَّ، لَیُمَدَّنَّ، لَیُمِدَّنْ، لَیُمَدَّنْ۔

والامر منه:۔اَمِدَّ، اَمْدِدْ، لِتُمَدَّ، لِتُمْدَدْ، لِیُمِدَّ، لِیُمْدِدْ، لِیُمَدَّ، لِیُمْدَدْ۔

والنهی عنه:۔ لَاتُمِدَّ، لَاتُمْدِدْ، لَاتُمَدَّ، لَاتُمْدَدْ، لَایُمِدَّ، لَایُمْدِدْ، لَایُمَدَّ، لَایُمْدَدْ۔

والظرف منه:۔مُمَدٌّ، مُمَدَّانِ، مُمَدَّاتٌ۔

وآلالة منه:۔مَابِهِ الْاِمْدَادُ۔

والتفضیل منه:۔اَشَدُّ اِمْدَادًا۔

استفعال:۔ اِستَمَدَّ، يَستَمِدُّ، اِستِمدَادًا، فَهُوَ مُستَمِدٌّ وَاُستُمِدَّ، يُستَمَدُّ، اِستِمدَادًا، فَذَاکَ مُستَمَدٌّ، لَم يَستَمِدَّ، لَم يَستَمدِد، لَم يُستَمَدَّ، لَم يُستَمدَد، لَايَستَمِدُّ، لَايُستَمَدُّ،لَن يَستَمِدَّ،لَن يُستَمَدَّ، لَيَستَمِدَّنَّ، لَيُستَمَدَّنَّ، لَيَستَمِدَّن، لَيُستَمَدَّن۔

والامر منه:۔اِستَمِدَّ، اِستَمدِد، لِتُستَمَدَّ، لِتُستَمدَد، لِيَستَمِدَّ، لِيَستَمدِد، لِيُستَمَدَّ، لِيُستَمدَد۔

والنهی عنه:۔ لَا تَستَمِدَّ، لَاتَستَمدِد، لَاتُستَمَدَّ، لَاتُستَمدَد، لَايَستَمِدَّ، لَايَستَمدِد، لَايُستَمَدَّ، لَايُستَمدَد۔

والظرف منه:۔مُستَمَدٌّ، مُستَمَدَّان، مُستَمَدَّاتٌ۔

وآلالة منه:۔مَابِهِ الْاِستِمدَادُ۔

والتفضيل منه:۔اَشَدُّ اِستِمدَادًا۔

افتعال:۔ اِمتَدَّ، يَمتَدُّ، اِمتِدَادًا، فَهُوَ مُمتَدٌّ وَاُمتُدَّ، يُمتَدُّ، اِمتِدَادًا، فَذَاکَ مُمتَدٌّ، لَم يَمتَدِّ، لَم يَمتَدِد، لَم يُمتَدَّ، لَم يُمتَدَد، لَايَمتَدُّ، لَايُمتَدُّ، لَن يَمتَدَّ، لَن يُمتَدَّ، لَيَمتَدَّنَّ، لَيُمتَدَّنَّ، لَيَمتَدَّن، لَيُمتَدَّن۔

والامر منه:۔ اِمتَدَّ، اِمتَدِد، لِتُمتَدَّ، لِتُمتَدَد،لِيَمتَدَّ، لِيَمتَدِد، لِيُمتَدَّ، لِيُمتَدَد۔

والنهی عنه:۔ لَاتَمتَدَّ، لَاتَمتَدِد، لَاتُمتَدَّ، لَاتُمتَدَد، لَايَمتَدَّ، لَايَمتَدِد، لَايُمتَدَّ، لَايُمتَدَد۔

والظرف منه:۔مُمتَدٌّ، مُمتَدَّان، مُمتَدَّاتٌ۔

وآلالة منه:۔مَابِهِ الْاِمتِدَادُ۔

والتفضيل منه:۔اَشَدُّ اِمتِدَادًا۔

انفعال:۔اِنسَدَّ، يَنسَدُّ، اِنسِدَادًا،فَهُوَ مُنسَدٌّ وَاُنسُدَ بِهِ. يُنسَدُّبِهِ، انسِدَادًا،

فَذَاکَ مُنسَدٌّ بِهِ، لَم يَنسَدِّ، لَم يَنسَدِد،لَم يُنسَدَّ، لَم يُنسَدَدبِهِ، لَايَنسَدُّ، لَايُنسَدُّ بِهِ، لَن يَنسَدَّ، لَن يُنسَدَّبِهِ، لَيَنسَدَّنَّ، لَيُنسَدَّنَّ بِهِ، لَيَنسَدَّن، لَيُنسَدَّنُ بِهِ۔

والامر منه:۔ اِنسَدَّ، اِنسَدِد، لِيُنسَدَّ، لِيُنسَدَد بِکَ، لِيَنسَدَّ، لِيَنسَدِد، لِيُنسَدَّ، لِيُنسَدَدبِهِ۔

والنهی عنه:۔ لَاتَنسَدَّ، لَاتَنسَدِد، لَايُنسَدَّ، لَايُنسَدَدبِکَ، لَايَنسَدَّ، لَايَنسَدِد، لَايُنسَدَّ، لَايُنسَدَدبِهِ۔

والظرف منه:۔مُنسَدٌّ، مُنسَدَّان، مُنسَدَّاتٌ۔

وآلالة منه:۔مَابِهِ الْاِنسِدَادُ۔

والتفضيل منه:۔اَشَدُّ اِنسِدَادًا۔

تفاعل:۔ تَحَابَّ، يَتَحَابُّ، تَحَابًّا، فَهُوَمُتَحَابٌّ وَتُحُوبَّ، يُتَحَابُّ، تَحَابًّا، فَذَاکَ مُتَحَابٌّ، لَم يَتَحَابَّ، لَم يَتَحَابَب، لَم يُتَحَابَّ، لَم يُتَحَابَب، لَايَتَحَابُّ، لَايُتَحَابُّ، لَن يَتَحَابَّ، لَن يُتَحَابَّ، لَيَتَحَابَّنَّ، لَيُتَحَابَّنَّ، لَيَتَحَابَّن، لَيُتَحَابَّن۔

والامر منه:۔تَحَابَّ، تَحَابَب، لِتُتَحَابَّ، لِتُتَحَابَب، لِيَتَحَابَّ، لِيَتَحَابَب، لِيُتَحَابَّ، لِيُتَحَابَب۔

والنهی عنه:۔لَاتَتَحَابَّ، لَاتَتَحَابَب، لَاتُتَحَابَّ، لَاتُتَحَابَب، لَايَتَحَابَّ، لَايَتَحَابَب، لَايُتَحَابَّ، لَايُتَحَابَب۔

والظرف منه:۔مُتَحَابٌّ، مُتَحَابَّان، مُتَحَابَّاتٌ۔

وآلالة منه:۔مَابِهِ التَّحَابُّ۔

والتفضيل منه:۔اَشَدُّ تَحَابًّا۔

سبق نمبر 35

تائے افتعال کے احکام

1۔ اگر باب افتعال کے فاکلمہ میں د، ذ، ز ہو تو تائے افتعال دال سے بدل جاتی ہے۔ اگر فا کلمہ دال ہو تو دال کو دال میں ادغام کرتے ہیں جیسے اِدَّفَعَ اصل میں اِدْتَفَعَ تھا۔

اگر فا کلمہ ذال ہو تو اس کی تین صورتیں ہیں۔ کبھی ذال کو دال سے بدل کر ادغام کرتے ہیں جیسے اِدَّکَرَ اصل میں اِذْتَکَرَ اور اِذْدَکَرَ تھا۔ کبھی دال کو ذال سے بدل کر ادغام کرتے ہیں جیسے اِذَّکَرَ اصل میں اِذْدَکَرَ تھا اور کبھی بغیر ادغام کے پڑھتے ہیں جیسے اِذْدَکَرَ ان سب کی اصل اِذْتَکَرَ ہے۔ قواعد کے مطابق اِذْدَکَرَ وغیرہ بنی ہے۔

اگر فا کلمہ "ز" ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ بعض اوقات دال کو "ز" سے بدل کر ادغام کرتے ہیں جیسے اِزَّجَرَ اور کبھی بغیر ادغام کے رہنے دیتے ہیں جیسے اِزْدَجَرَ اصل میں اِزْتَجَرَ تھا۔ ز کی وجہ سے تائے افتعال کو دال سے بدلا۔

2۔ اگر باب افتعال کا فا کلمہ ص، ض، ط، ظ ہو تو تائے افتعال کو "ط" سے تبدیل کرتے ہیں۔

اگر ف کلمہ "ط" ہو تو "ط" کو "ط" میں ادغام کرتے ہیں جیسے طَلَبَ سے اِطَّلَبَ۔ اصل میں اِطْتَلَبَ تھا تائے افتعال کو "ط" سے بدل کر "ط" میں ادغام کر دیا۔

اگر ف کلمہ "ظ" ہو تو اس کی تین صورتیں ہیں کبھی ظ کو ط سے تبدیل کر کے ادغام کرتے ہیں جیسے اِطَّلَمَ اور کبھی ط کو ظ سے تبدیل کر کے ادغام کرتے ہیں جیسے اِظَّلَمَ اور کبھی بغیر ادغام کے پڑھتے ہیں اِظْطَلَمَ اس کا ثلاثی مجرد ظَلَمَ ہے۔

اگر ف کلمہ ص یا ض ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں کبھی بغیر ادغام کے رہنے دیتے ہیں جیسے صَبَرَ سے اِصْطَبَرَ اور ضَرَبَ سے اِضْطَرَبَ اور کبھی "ط" کو ص یا ض سے بدل کر کے ادغام کر دیتے ہیں جیسے اِصَّبَرَ اور اِضَّرَبَ۔

3۔ اگر باب افتعال کے عین کلمہ کی جگہ پر ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ میں

کوئی ایک حرف ہو تو تائے افتعال عین کلمہ کی جنس سے تبدیل ہو جاتی ہے اور اس کی حرکت ماقبل کو دے کر اسے عین کلمہ میں ادغام کر دیا جاتا ہے اور ہمزہ وصلی کو گرا دیتے ہیں جیسے اِقْتَتَلَ سے قَتَّلَ، اِخْتَصَمَ سے خَصَّمَ اور اِهْتَدٰی سے هَدّٰی اسے چار طرح پڑھنا جائز ہے خَصَّمَ، خِصَّمَ، خَصِّمَ اور خِصِّمَ۔

تائے تفعل و تفاعل: اگر مذکورہ بارہ حروف میں سے ایک حرف باب تفعل یا تفاعل کے "ف" کلمہ کی جگہ پر آ جائے تو تائے تفعل اور تفاعل کو ف کلمہ کی جنس سے بدل کر ادغام کرتے ہیں اور "ف" کلمہ ساکن ہونے کی وجہ سے ماضی، مصدر اور امر سے پہلے ہمزہ وصل لگایا جاتا ہے جیسے زَمَلَ سے اِزَّمَّلَ، یَزَّمَّلُ، اِزَّمُّلًا۔ اِثَّاقَلَ، یَثَّاقَلُ، اِثَّاقُلًا۔

افتعال: اِخْتَصَمَ، یَخْتَصِمُ، اِخْتِصَامًا فَهُوَ مُخْتَصِمٌ وَاُخْتُصِمَ، یُخْتَصَمُ، اِخْتِصَامًا۔

والامر منه: اِخْتَصِمْ، لِتُخْتَصَمْ۔

والنهی عنه: لَاتَخْتَصِمْ، لَاتُخْتَصَمْ۔

والظرف منه: مُخْتَصَمٌ، مُخْتَصَمَانِ، مُخْتَصَمَاتٌ۔

والآلة منه: مَابِهِ الاِخْتِصَامُ۔

والتفضیل منه: اَشَدُّ اِخْتِصَامًا۔

تفعل: اِطَّهَّرَ، یَطَّهَّرُ، اِطَّهُّرًا، فَهُوَ مُطَّهِّرٌ وَاُطُّهِّرَ، یُطَّهَّرُ، اِطَّهُّرًا، فَذَاکَ مُطَّهَّرٌ ......الخ۔

تفاعل: اِطَّاهَرَ، یَطَّاهَرُ، اِطَّاهُرًا، فَهُوَ مُطَّاهِرٌ وَاُطُّوهِرَ، یُطَّاهَرُ، اِطَّاهُرًا فَذَاکَ مُطَّاهَرٌ......الخ۔

تمرین

1۔ تائے افتعال کے احکام بیان کریں۔

2۔ ادغام کی شرائط اور امتناع ادغام کی صورتیں بیان کریں۔

3۔ درج ذیل مصادر سے صرف صغیر کریں۔

اِضْطِرَارٌ (مجبور ہونا)، اِسْتِقْرَارٌ (قرار پکڑنا)، مُحَاجَّةٌ (ایک دوسرے کے مقابلہ میں دلیل پیش کرنا)، تَضَادٌّ (باہم مخالف ہونا)، اِزَّمُّلٌ (چادر اوڑھنا)، اِدَّثُّرٌ (چادر اوڑھنا)، اِثَّاقُلٌ (بوجھ ظاہر کرنا)، اِسَّاقُطٌ (پے در پے گرنا)۔

4۔ درج ذیل صیغوں کی پہچان کریں۔

يَخِصِّمُوْنَ، مُزَّمِّلٌ، تُحِبُّوْنَ، لَاتَجَسَّسُوْا، مُدَّ، تَخَدِّمْنَ، مُدَّثِّرٌ، يَهِدِّى، اِظَّلَمْنَ، خِصِّمُوْا، يَسَّمَّعُ، يَشَّاجَرُوْنَ، تَضَّاغَنِيْنَ۔

سبق نمبر 36

مثال کا بیان

قواعد:۔ 1۔ وہ واؤ جو علامت مضارع مفتوح اور کسرہ عین کے درمیان یا ایسے کلمہ میں علامت مضارع مفتوح اور فتحہ عین کے درمیان واقع ہو جس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو تو واؤ گر جاتی ہے جیسے يَعِدُ، يَهَبُ، يَسَعُ اصل میں يَوْعِدُ، يَوْهَبُ اور يَوْسَعُ تھے۔

2۔ جو مصدر مثال واوی سے فِعْلٌ کے وزن پر ہو اور اس کے مضارع سے واؤ حذف ہو چکی ہو تو اس واؤ کو مصدر سے حذف کرتے ہیں اور اس کا کسرہ مابعد کو دے کر اس کے بدلے آخر میں "ۃ" کا اضافہ کرتے ہیں جیسے زِنَةٌ، عِدَةٌ اصل میں وِزْنٌ اور وِعْدٌ تھے۔

نوٹ:۔ واؤ محذوف کے عوض ۃ کا اضافہ واؤ کی جگہ یعنی کلمہ کے شروع میں کرنا چاہئے تھا مگر "ۃ" آخر میں زیادہ کرتے ہیں تاکہ مصدر کا مضارع سے التباس نہ آئے۔

3۔ جو واؤ ساکن غیر مدغم ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو اسے "ی" سے بدلنا واجب ہے جیسے مِيْزَانٌ، اِيْجَلْ اصل میں مِوْزَانٌ اور اِوْجَلْ تھے۔

4۔ جو "ی" ساکن غیر مدغم اور ماقبل مضموم ہو تو اسے واؤ سے بدلنا واجب ہے جیسے مُوْقِنٌ، يُوْسِرُ اصل میں مُيْقِنٌ اور يُيْسِرُ تھے۔

نوٹ:۔ جب اسم تفضیل مؤنث کا صیغہ فُعْلٰى اور صفت مشبہ مذکر و مؤنث کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آئے اور ان کے عین کلمہ کی جگہ "ی" ہو تو اس کو مذکورہ قاعدہ کے مطابق واؤ سے نہیں بدلتے بلکہ "ی" کی مناسبت سے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدلتے ہیں جیسے حِيْكٰى، بِيْضٌ اصل میں حُيْكٰى اور بُيْضٌ تھے۔

5۔ اگر دو واؤ شروع کلمہ میں آ جائیں اور دونوں متحرک ہوں تو پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے جیسے اَوَاعِدُ، اُوَلٌ اصل میں وَوَاعِدُ اور وُوَلٌ تھے۔

6۔ اگر دو واؤ کلمہ کے شروع میں آ جائیں، پہلی متحرک اور دوسری ساکن ہو تو پہلی واؤ کو ہمزہ

Scanned with CamScanner

سے بدلنا جائز ہے جیسے اُوْدِیَ اصل میں وُوْدِیَ تھا۔

نوٹ:۔ اُوْلٰی اصل میں وُوْلٰی تھا دوسری واؤ ساکن ہے اس کے باوجود اُوَلٌ کی موافقت کی وجہ سے پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔

7۔ جو واؤ یا ی باب افتعال کے ف کلمہ کی جگہ واقع ہو اور ہمزہ سے بدل کر نہ آئی ہو تو اسے ''ت'' سے بدل کر تائے افتعال میں ادغام کرنا واجب ہے جیسے اِتَّصَلَ، اِتَّسَرَ اصل میں اِوْتَصَلَ اور اِیْتَسَرَ تھے۔

نوٹ:۔ اِیْتَمَنَ اور اِیْتَمَرَ میں ''ی'' کو ت سے بدل کر ادغام کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ ہمزہ کے عوض ہے یعنی ''ی'' اصلی نہیں لیکن اِتَّخَذَ میں خلاف قاعدہ ''ی'' کو ''ت'' سے بدل کر تائے افتعال میں ادغام کرنا ضروری ہے۔

8۔ کلمہ کے شروع میں واؤ مضموم اور مکسور اور کلمہ کے درمیان میں واؤ مضموم کو ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اُجُوْہٌ، اِشَاحٌ، اُقِّتَتْ، اَدْءُرٌ اصل میں وُجُوْہٌ، وِشَاحٌ، وُقِّتَتْ اور اَدْوُرٌ تھے۔

عِدَۃٌ از ضَرَبَ یَضْرِبُ:۔ وَعَدَ، یَعِدُ، عِدَۃً، فَھُوَ وَاعِدٌ وَوُعِدَ، یُوْعَدُ، عِدَۃً، فَذَاکَ مَوْعُوْدٌ، لَمْ یَعِدْ، لَمْ یُوْعَدْ،لَایَعِدُ، لَایُوْعَدُ، لَنْ یَّعِدَ، لَنْ یُّوْعَدَ، لَیَعِدَنَّ، لَیُوْعَدَنَّ، لَیَعِدَنْ، لَیُوْعَدَنْ۔

والامر منه:۔ عِدْ، لِتُوْعَدْ، لِیَعِدْ، لِیُوْعَدْ۔

والنهی عنه:۔ لَاتَعِدْ، لَاتُوْعَدْ، لَایَعِدْ، لَایُوْعَدْ۔

والظرف منه:۔ مَوْعِدٌ،مَوْعِدَانِ، مَوَاعِدُ، مَوْعِدَۃٌ، مَوْعِدَتَانِ، مَوَاعِدُ۔

والآلة منه:۔ مِیْعَدٌ، مِیْعَادَانِ، مَوَاعِدُ، مِیْعَدَۃٌ، مِیْعَدَتَانِ، مَوَاعِدُ، مِیْعَادٌ، مِیْعَادَانِ، مَوَاعِیْدُ۔

وافعل التفضیل منه:۔ اَوْعَدُ، اَوْعَدَانِ، اَوْعَدُوْنَ، اَوَاعِدُ، وُعْدٰی، وُعْدَیَانِ، وُعْدَیَاتٌ، وُعَدٌ۔

نوٹ:۔ مضارع معروف میں قاعدہ نمبر 1 اور مصدر میں قاعدہ نمبر 2 اور اسم آلہ میں قاعدہ نمبر 3 کے مطابق تعلیل ہوئی ہے اور عِدْ اصل میں اِوْعِدْ تھا۔ موافقت مضارع سے واؤ کو حذف کیا اور ہمزہ وصلی کو ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے حذف کیا باقی عِدْ رہ گیا۔ مضارع معروف اصل میں یَوْعِدُ مصدر وِعْدٌ اور اسم آلہ مِوْعَدٌ تھے۔

وَجَلٌ (ڈرنا) سَمِعَ یَسْمَعُ:۔ وَجِلَ، یَوْجَلُ، وَجَلًا فَھُوَ وَاجِلٌ وَوُجِلَ بِہٖ، یُوْجَلُ بِہٖ، وَجَلًا فَذَاکَ مَوْجُوْلٌ بِہٖ، لَمْ یَوْجَلْ، لَمْ یُوْجَلْ بِہٖ، لَایَوْجَلُ، لَایُوْجَلُ بِہٖ، لَنْ یَّوْجَلَ، لَنْ یُّوْجَلَ بِہٖ، لَیَوْجَلَنَّ، لَیُوْجَلَنَّ بِہٖ، لَیَوْجَلَنْ، لَیُوْجَلَنْ بِہٖ

والامر منه:۔ اِیْجَلْ، لِیُوْجَلْ بِکَ، لِیَوْجَلْ، لِیُوْجَلْ بِہٖ۔

والنهی عنه:۔ لَاتَوْجَلْ، لَایُوْجَلْ بِکَ، لَایَوْجَلْ، لَایُوْجَلْ بِہٖ۔

والظرف منه:۔ مَوْجَلٌ، مَوْجَلَانِ، مَوَاجِلُ، مَوْجَلَۃٌ، مَوْجَلَتَانِ، مَوَاجِلُ۔

والآلة منه:۔ مِیْجَلٌ، مِیْجَلَانِ، مَوَاجِلُ، مِیْجَلَۃٌ، مِیْجَلَتَانِ، مَوَاجِلُ، مِیْجَالٌ، مِیْجَالَانِ، مَوَاجِیْلُ۔

وافعل التفضیل منه:۔ اَوْجَلُ، اَوْجَلَانِ، اَوْجَلُوْنَ، اَوَاجِلُ، وُجْلٰی، وُجْلَیَانِ، وُجْلَیَاتٌ، وُجَلٌ۔

نوٹ:۔ اِیْجَلْ اور مِیْجَلٌ اصل میں اِوْجَلْ اور مِوْجَلٌ تھے۔ قاعدہ نمبر 3 کے مطابق واؤ کو ''ی'' سے بدلا اور اَوَاجِلُ اصل میں وَوَاجِلُ تھا۔ مثال واوی اسم تفضیل کے جمع مکسر کے صیغہ میں قاعدہ نمبر 5 جاری ہوتا ہے۔

یُسْرٌ (آسان ہونا) از کَرُمَ یَکْرُمُ:۔ یَسُرَ، یَیْسُرُ، یُسْرًا، فَھُوَ یَسِیْرٌ وَیُسِرَ بِہٖ، یُوْسَرُ بِہٖ، یُسْرًا، فَذَاکَ مَیْسُوْرٌ بِہٖ، لَمْ یَیْسُرْ، لَمْ یُوْسَرْ بِہٖ، لَایَیْسُرُ، لَایُوْسَرُ بِہٖ، لَنْ یَّیْسُرَ لَنْ یُّوْسَرَ بِہٖ، لَیَیْسُرَنَّ، لَیُوْسَرَنَّ بِہٖ، لَیَیْسُرَنْ، لَیُوْسَرَنْ بِہٖ۔

والامر منه:۔ اُوْسُرْ، لِیُوْسَرْ بِکَ، لِیَیْسُرْ، لِیُوْسَرْ بِہٖ۔

والنهی عنه:۔ لَاتَیْسُرْ، لَایُوْسَرْ بِکَ، لَایَیْسُرْ، لَایُوْسَرْ بِہٖ۔

Scanned with CamScanner

والظرف منه:۔ مَيْسِرٌ، مَيْسِرَانِ، مَيَاسِرُ، مَيْسِرَةٌ، مَيْسِرَتَانِ، مَيَاسِرُ۔

وآلالة منه:۔ مِيْسَرٌ، مِيْسَرَانِ، مَيَاسِرُ، مِيْسَرَةٌ، مِيْسَرَتَانِ، مَيَاسِرُ، مِيْسَارٌ، مِيْسَارَانِ، مَيَاسِيْرُ۔

وافعل التفضيل منه:۔ اَيْسَرُ، اَيْسَرَانِ، اَيْسَرُوْنَ، اَيَاسِرُ، يُسْرٰى، يُسْرَيَانِ، يُسْرَيَاتٌ، يُسَرٌ۔

نوٹ:۔ مضارع مجہول اور واحد مذکر حاضر فعل امر میں قاعدہ نمبر 4 استعمال ہوا ہے مجہول کا صیغہ اصل میں يُيْسَرُ اور امر کا صیغہ اصل میں اُيْسُرْ تھے۔

ايقاد (آگ جلانا) از افعال:۔ اَوْقَدَ، يُوْقِدُ، اِيْقَادًا، فَهُوَ مُوْقِدٌ وَاُوْقِدَ، يُوْقَدُ، اِيْقَادًا، فَذَاکَ مُوْقَدٌ، لَمْ يُوْقِدْ، لَمْ يُوْقَدْ، لَايُوْقِدُ، لَايُوْقَدُ، لَنْ يُوْقِدَ، لَنْ يُوْقَدَ، لَيُوْقِدَنَّ، لَيُوْقَدَنَّ، لَيُوْقِدَنْ، لَيُوْقَدَنْ۔

والامر منه:۔ اَوْقِدْ، لِتُوْقَدْ، لِيُوْقِدْ، لِيُوْقَدْ۔

والنهى عنه:۔ لَاتُوْقِدْ، لَاتُوْقَدْ، لَايُوْقِدْ، لَايُوْقَدْ۔

والظرف منه:۔ مُوْقَدٌ، مُوْقَدَانِ، مُوْقَدَاتٌ۔

وآلالة منه:۔ مَابِهِ الْاِيْقَادُ۔

والتفضيل منه:۔ اَشَدُّ اِيْقَادًا۔

نوٹ:۔ باب افعال از مثال واوی کے صرف مصدر میں تعلیل ہوتی ہے اور قاعدہ نمبر 3 جاری ہوتا ہے جبکہ مثال یائی باب افعال میں مضارع معروف، مجہول، اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم ظرف میں قاعدہ نمبر 4 کے مطابق تعلیل ہوتی ہے جیسے يُوْسِرُ، يُوْسَرُ، مُوْسِرٌ، مُوْسَرٌ اصل میں يُيْسِرُ، يُيْسَرُ، مُيْسِرٌ اور مُيْسَرٌ تھے۔

اِتِّحَادٌ (متحد ہونا) از افتعال:۔ اِتَّحَدَ، يَتَّحِدُ، اِتِّحَادًا فَهُوَ مُتَّحِدٌ وَاُتُّحِدَبِهٖ، يُتَّحَدُبِهٖ، اِتِّحَادًا، فَذَاکَ مُتَّحَدٌبِهٖ، لَمْ يَتَّحِدْ، لَمْ يُتَّحَدْبِهٖ، لَايَتَّحِدُ، لَايُتَّحَدُبِهٖ، لَنْ يَتَّحِدَ، لَنْ يُتَّحَدَبِهٖ، لَيَتَّحِدَنَّ، لَيُتَّحَدَنَّ بِهٖ، لَيَتَّحِدَنْ، لَيُتَّحَدَنْ بِهٖ۔

والامر منه:۔ اِتَّحِدْ، لِيُتَّحَدْبِکَ، لِيَتَّحِدْ، لِيُتَّحَدْبِهٖ۔

والنهى عنه:۔ لَا تَتَّحِدْ، لَايُتَّحَدْبِکَ، لَايَتَّحِدْ، لَايُتَّحَدْ بِهٖ۔

والظرف منه:۔ مُتَّحَدٌ، مُتَّحَدَانِ، مُتَّحَدَاتٌ۔

وآلالة منه:۔ مَابِهِ الْاِتِّحَادُ۔

والتفضيل منه:۔ اَشَدُّ اِتِّحَادًا۔

نوٹ:۔ اِتَّحَدَ اصل میں اِوْتَحَدَ تھا باب افتعال مثال واوی ہو یا یائی تمام صیغوں میں قاعدہ نمبر 7 کے مطابق تعلیل ہوتی ہے۔

تمرین

1۔ درج ذیل مصادر سے صرف صغیر کریں۔

صِلَةٌ (ملنا)، زِنَةٌ (تولنا)، مَيْسِرٌ (جوا کھیلنا)، هِبَةٌ (عطا کرنا)، وَدْعٌ (چھوڑنا)، وَرَمٌ (سوجنا)۔

2۔ درج ذیل مصادر سے ثلاثی مزید فیہ کی صرف صغیر کریں۔

اِيْرَادٌ (اِوْرَادٌ) (وارد کرنا)، مَوَاظَبَةٌ (ہمیشگی اختیار کرنا)، اِتِّفَاقٌ (متفق ہونا)، اِتِّسَارٌ (آسان ہونا)، اِتِّصَالٌ (ملنا)، اِسْتِيْجَابٌ (واجب ہونا)، اِسْتِيْقَادٌ (آگ جلانا)۔

3۔ درج ذیل صیغوں کی پہچان کریں۔

مُتَّقِدٌ، ذَرُوْا، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، هَبْ، يَرِثُنِىْ، اِسْتَوْقَدَ، اِتَّخَذْتُمْ، وَاعَدْنَا، لَاتَهِنُوْا، مِيْزَانٌ، لَاتَذَرَنَّ، عِدْنَ، زِنَةٌ، يُوْقِدُوْنَ، تَصِفِيْنَ، اِيْجَلْ۔

سبق نمبر 37

اجوف کا بیان

قواعد:۔ (1) جب واؤ یا ی متحرک ہوں اور ماقبل مفتوح ہو تو الف سے بدل جاتے ہیں جیسے قَالَ، بَاعَ اصل میں قَوَلَ اور بَیَعَ تھے۔

اس قاعدہ میں درج ذیل شرائط کا لحاظ رکھا جائے گا۔

1۔ واؤ یا "ی" ف کلمہ میں نہ ہوں جیسے تَیَسَّرَ، تَوَسَّطَ۔

2۔ الف تثنیہ سے پہلے نہ ہوں جیسے دَعَوَا، رَمَیَا۔

3۔ حرف مدہ زائدہ سے پہلے نہ ہوں جیسے طَوِیْلٌ، غَیُوْرٌ۔

4۔ نون تاکید اور یائے مشدد سے پہلے نہ ہوں جیسے اِخْشَیَنَّ، علَوِیٌّ۔

5۔ لفیف مقرون کے عین کلمہ کی جگہ نہ ہوں جیسے طوی، حیی۔

6۔ وہ کلمہ فَعَلَانٌ، فَعَلٰی اور فَعَلَۃٌ کے وزن پر نہ ہو جیسے حَیَوَانٌ، جَوَلَانٌ، حَیدی، حَوَکَۃٌ۔

7۔ وہ ایسے فعل کے عین کلمہ نہ ہوں جس سے صفت مشبہ اَفْعَلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے عوِر اور غیِدَ کیونکہ یہ واؤ اور ی مصدر اور صفت مشبہ میں بھی قائم رہتے ہیں۔

8۔ وہ ایسے باب افتعال کے عین کلمہ میں نہ ہو جو مشارکت کے معنی پر دلالت کرے جیسے اِجْتَوَرَ اور اِزْدَوَجَ بمعنی تَجَاوَرَ اور تَزَاوَجَ۔

(2) جب ماضی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ واؤ یا ی اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے اور وہ کلمہ یائی یا مکسور العین ہو تو "ف" کلمہ کو کسرہ دیتے ہیں اور اگر واوی یا مضموم العین ہو تو ضمہ دیتے ہیں جیسے بِعْنَ، خِفْنَ، قُلْنَ اصل میں بَیَعْنَ، خَوِفْنَ اور قَوَلْنَ تھے۔

(3) جب واؤ یا ی ماضی مجہول کے عین کلمہ میں مکسور ہوں اور ماضی معروف میں ان کی تعلیل ہو چکی ہو تو ان کا کسرہ ماقبل کو دیتے ہیں اور واؤ بعد کسرہ کے "ی" سے بدل جاتی ہے جبکہ

"ی" قائم رہتی ہے جیسے قِیْلَ، بِیْعَ، خِیْفَ اصل میں قُوِلَ، بُیِعَ اور خُوِفَ تھے۔

(4) جب واؤ اور ی عین کلمہ میں متحرک ہوں اور ان کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو تو ان کی حرکت ماقبل کو دینا واجب ہے۔ اگر حرکت نقل ہونے والی فتحہ ہو تو واؤ اور ی الف سے بدل جاتے ہیں جیسے یَقُوْلُ، یَخَافُ، یُبَاعُ اصل میں یَقْوُلُ، یَخْوَفُ اور یُبْیَعُ تھے اور اگر اجتماع ساکنین ہو تو حرف علت گر جاتا ہے جیسے یَقُلْنَ، یَخَفْنَ اور یَبِعْنَ اصل میں یَقْوُلْنَ، یَخْوَفْنَ اور یَبْیِعْنَ تھے۔

نوٹ:۔ اس قاعدہ میں درج ذیل شرائط کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

1۔ وہ لفیف مقرون کے عین کلمہ کی جگہ نہ ہو جیسے یَطْوِی، یَحْیٰی۔

2۔ الحاق کے واسطے نہ ہو جیسے شَرْیَفَ، جَھْوَرَ۔

3۔ اس کے بعد الف ساکن یا حرف مشدد نہ ہو جیسے اِسْوَادَّ، اعْوَرَّ، ابْیَضَّ۔

4۔ ان کے ماقبل حرف مد زائدہ نہ ہو جیسے بُوْیِعَ، سیّدٌ۔

5۔ وہ کلمہ مِفْعَلٌ، مِفْعَالٌ اور مِفْعَلَۃٌ کے وزن پر نہ ہو جیسے مِقْوَلٌ، مِقْوَالٌ، مِرْوَحَۃٌ۔

6۔ صفت مشبہ، اسم تفضیل اور فعل تعجب اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہوں جیسے اَسْوَدُ، اَبْیَضُ، اَنْوَرُ، اَبْیَنُ، مَا اَقْوَلَہٗ۔

قاعدہ نمبر 5:۔ جو حرف علت حالت جزم یا وقف کی وجہ سے حذف ہو چکا ہو جب لام کلمہ ضمیر یا نون تاکید کی وجہ سے متحرک ہو جائے تو محذوف حرف علت واپس آ جاتا ہے جیسے قُوْلَا، بِیْعَا، قُوْلَنَّ، لَمْ یَخَافَا۔

(6) جب واؤ اور ی اسم فاعل میں الف زائد کے بعد واقع ہوں تو ہمزہ سے بدل جاتے ہیں جیسے قَائِلٌ، بَائِعٌ، خَائِفٌ اصل میں قَاوِلٌ، بَایِعٌ اور خَاوِفٌ تھے۔

(7) جب باب افعال اور استفعال کے مصدر میں واؤ اور ی کو ماضی کی مناسبت کی وجہ سے الف سے بدل کر گرا دیا جائے تو اس کے عوض آخر میں "ۃ" کا اضافہ کرتے ہیں جیسے اِقَامَۃٌ اور اِسْتِقَامَۃٌ اصل میں اِقْوَامٌ اور اِسْتِقْوَامٌ تھے۔

نوٹ:۔ اجوف یائی کے اسمِ مفعول میں قاعدہ نمبر 4 کے مطابق ی کی حرکت ماقبل کو دی جاتی ہے اور ی اجتماع ساکنین سے گر جاتی ہے پھر ماقبل کو کسرہ دیا جاتا ہے تا کہ اجوف واوی اور یائی میں فرق ہو جائے اور واؤ ساکن کسرہ کے بعد ی ہو جاتی ہے جیسے مَبِیْعٌ اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا۔

اجوف یائی کے اسم مفعول میں عام طور پر تعلیل نہیں ہوتی جسے مَدْیُوْنٌ، مَعْیُوْبٌ جبکہ اجوفِ واوی میں زیادہ تر تعلیل ہوتی ہے جیسے مَقُوْلٌ، مَخُوْفٌ، مَصُوْنٌ۔

سبق نمبر 38

اجوف ثلاثی مجرد کے ابواب

عام طور پر باب نصر ینصر اجوف واوی سے اور ضرب یضرب اجوف یائی سے آتے ہیں جبکہ سَمِعَ یَسْمَعُ دونوں سے آتا ہے جیسے قَالَ یَقُوْلُ، بَاعَ یَبِیْعُ، خاف یَخَافُ خَوْفًا، نَالَ یَنَالُ نَیْلًا۔

ماضی معروف کی گردان:۔ (قَوْلٌ، بَیْعٌ، خَوْفٌ)

قَالَ، قَالَا، قَالُوْا، قَالَتْ، قَالَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ، قُلْتُمَا، قُلْتُمْ، قُلْتِ، قُلْتُمَا، قُلْتُنَّ، قُلْتُ، قُلْنَا۔

بَاعَ، بَاعَا، بَاعُوْا، بَاعَتْ، بَاعَتَا، بِعْنَ، بِعْتَ، بِعْتُمَا، بِعْتُمْ، بِعْتِ، بِعْتُمَا، بِعْتُنَّ، بِعْتُ، بِعْنَا۔

خَافَ، خَافَا، خَافُوْا، خَافَتْ، خَافَتَا، خِفْنَ، خِفْتَ، خِفْتُمَا، خِفْتُمْ، خِفْتِ، خِفْتُمَا، خِفْتُنَّ، خِفْتُ، خِفْنَا۔

نوٹ:۔ قَالَ، بَاعَ، خَافَ اصل میں قَوَلَ، بَیَعَ، خَوِفَ تھے اجوف کا قاعدہ نمبر 1 جاری ہوا ہے اور یہ قَالَتَا، بَاعَتَا اور خَافَتَا تک قاعدہ نمبر 1 کے تحت واؤ اور ی الف سے تبدیل ہوئے ہیں۔

قُلْنَ، بِعْنَ اور خِفْنَ اصل میں قَوَلْنَ، بَیَعْنَ اور خَوِفْنَ تھے۔ قاعدہ نمبر 2 کے مطابق واؤ اور ی متحرک ماقبل مفتوح ان کو الف سے بدلا اور الف اجتماع ساکنین سے حذف ہو گیا اب واوی کی وجہ سے قُلْنَ کے فتحہ کو ضمہ سے اور بِعْنَ کے یائی اور خِفْنَ کے مکسور العین ہونے کی وجہ سے فتحہ کو کسرہ سے بدلا۔ قُلْنَ سے آگے تمام صیغوں میں یہی تعلیل ہو گی۔

ماضی مجہول:۔ قِیْلَ، قِیْلَا، قِیْلُوْا، قِیْلَتْ، قِیْلَتَا، قُلْنَ، قُلْتَ، قُلْتُمَا، قُلْتُمْ، قُلْتِ، قُلْتُمَا، قُلْتُنَّ، قُلْتُ، قُلْنَا۔

Scanned with CamScanner

بِيعَ، بِيعَا، بِيعُوا، بِيعَتْ، بِيعَتَا، بِعْنَ، بِعْتَ، بِعْتُمَا، بِعْتُمْ، بِعْتِ، بِعْتُمَا،
بِعْتُنَّ، بِعْتُ، بِعْنَا۔

خِيفَ، خِيفَا، خِيفُوْا، خِيفَتْ، خِيفَتَا، خِفْنَ، خِفْتَ، خِفْتُمَا، خِفْتُمْ،
خِفْتِ، خِفْتُمَا، خِفْتُنَّ، خِفْتُ، خِفْنَا۔

نوٹ :۔قِيلَ، بِيعَ، خِيفَ اصل میں قُوِلَ، بُيِعَ، خُوِفَ تھے۔قاعدہ نمبر 3 کے تحت واؤ اوری ماضی مجہول کے عین کلمہ میں مکسور ہیں ان کی حرکت ماقبل کو دی اور واؤ بعد کسرہ کے ی ہوگئی قِيلَتَا تک یہی تعلیل ہوگی۔

قُلْنَ، بِعْنَ اور خِفْنَ میں قاعدہ نمبر 3 کے مطابق تعلیل ہوئی ہے یہ اصل میں قُوِلْنَ، بُيِعْنَ اور خُوِفْنَ تھے۔ واؤ اوری کی حرکت ماقبل کو دی واؤ بعد کسرہ کے ی سے تبدیل ہوئی اب ضمیر کے اتصال کی وجہ سے ''ی'' اجتماع ساکنین سے حذف ہوگئی اور قِلْنَ میں کسرہ کو ضمہ سے بدل دیا کیونکہ یہ واوی ہے۔آخر تک یہی تعلیل ہوگی اور قاعدہ نمبر 3 استعمال ہوگا۔

مضارع معروف :۔يَقُوْلُ، يَقُوْلَانِ، يَقُوْلُوْنَ، تَقُوْلُ، تَقُوْلَانِ، يَقُلْنَ، تَقُوْلُ،
تَقُوْلَانِ، تَقُوْلُوْنَ، تَقُوْلِيْنَ، تَقُوْلَانِ، تَقُلْنَ، اَقُوْلُ، نَقُوْلُ۔

يَبِيعُ، يَبِيعَانِ، يَبِيعُوْنَ، تَبِيعُ، تَبِيعَانِ، يَبِعْنَ، تَبِيعُ، تَبِيعَانِ، تَبِيعُوْنَ، تَبِيعِيْنَ،
تَبِيعَانِ، تَبِعْنَ، اَبِيعُ، نَبِيعُ۔

يَخَافُ، يَخَافَانِ، يَخَافُوْنَ، تَخَافُ، تَخَافَانِ، يَخَفْنَ، تَخَافُ، تَخَافَانِ،
تَخَافُوْنَ، تَخَافِيْنَ، تَخَافَانِ، تَخَفْنَ، اَخَافُ، نَخَافُ۔

نوٹ :۔يَقُوْلُ، يَبِيعُ، يَخَافُ اصل میں يَقْوُلُ، يَبْيِعُ اور يَخْوَفُ تھے۔قاعدہ نمبر 4 کے مطابق واؤ اوری کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی پھر يَخَافُ میں نقل ہونے والی حرکت فتحہ ہے۔اس لئے واؤ کو الف سے بدلا تو يَخَافُ بن گیا۔جمع مؤنث کے علاوہ تمام صیغوں میں یہی تعلیل ہوگی۔يَقُلْنَ، يَبِعْنَ اور يَخَفْنَ اصل میں يَقْوُلْنَ، يَبْيِعْنَ اور يَخْوَفْنَ تھے۔قاعدہ نمبر 4 کے مطابق واؤ اوری متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن اس لئے ان کی حرکت

نقل کر کے ماقبل کو دی اور يَخْوَفْنَ میں واؤ کو الف سے بدلا پھر تینوں جگہ اجتماع ساکنین سے حرف علت حذف ہوگیا۔جمع مؤنث حاضر کے صیغوں میں بھی یہی تعلیل ہوگی اور قاعدہ نمبر 4 جاری ہوگا۔

مضارع مجہول :۔يُقَالُ، يُقَالَانِ، يُقَالُوْنَ، تُقَالُ، تُقَالَانِ، يُقَلْنَ، تُقَالُ، تُقَالَانِ،
تُقَالُوْنَ، تُقَالِيْنَ، تُقَالَانِ، تُقَلْنَ، اُقَالُ، نُقَالُ۔

يُبَاعُ، يُبَاعَانِ، يُبَاعُوْنَ، تُبَاعُ، تُبَاعَانِ، يُبَعْنَ، تُبَاعُ، تُبَاعَانِ، تُبَاعُوْنَ،
تُبَاعِيْنَ، تُبَاعَانِ، تُبَعْنَ، اُبَاعُ، نُبَاعُ۔

يُخَافُ، يُخَافَانِ، يُخَافُوْنَ، تُخَافُ، تُخَافَانِ، يُخَفْنَ، تُخَافُ، تُخَافَانِ،
تُخَافُوْنَ، تُخَافِيْنَ، تُخَافَانِ، تُخَفْنَ، اُخَافُ، نُخَافُ۔

يُقَالُ، يُبَاعُ، يُخَافُ اصل میں يُقْوَلُ، يُبْيَعُ اور يُخْوَفُ تھے۔قاعدہ نمبر 4 کے تحت واؤ اوری کی حرکت ماقبل کو دی اور چونکہ حرکت نقل ہونے والی فتحہ ہے اس لئے واؤ اوری کو الف سے بدلا۔جمع مؤنث غائب اور حاضر میں الف اجتماع ساکنین سے حذف ہو جاتا ہے۔ساری گردان میں یہی تعلیل ہوگی۔

نفی تاکید بلن معروف :۔لَنْ يَقُوْلَ، لَنْ يَقُوْلَا، لَنْ يَقُوْلُوْا (آخر تک)۔

مجہول :۔لَنْ يُقَالَ، لَنْ يُقَالَا، لَنْ يُقَالُوْا، لَنْ تُقَالَ، لَنْ تُقَالَا، لَنْ يُقَلْنَ (آخر تک)
یہاں بھی وہی تعلیل ہوگی جو فعل مضارع میں ہوئی ہے۔

جحد بلم معروف :۔لَمْ يَقُلْ، لَمْ يَقُوْلَا، لَمْ يَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ يَقُلْنَ
...... الخ۔

جحد بلم مجہول :۔لَمْ يُقَلْ، لَمْ يُقَالَا، لَمْ يُقَالُوْا، لَمْ تُقَلْ، لَمْ تُقَالَا، لَمْ يُقَلْنَ ...... الخ۔

یہاں بھی وہی تعلیل ہوگی جو مضارع میں ہوئی ہے فرق صرف یہ ہے کہ معروف میں واؤ اور مجہول میں الف حرف جازم کی وجہ سے واحد کے صیغوں سے گر جائے گا۔

نہی معروف :۔ لَاتَقُلْ، لَاتَقُوْلَا، لَاتَقُوْلُوْا، لَاتَقُوْلِیْ، لَاتَقُوْلَا، لَاتَقُلْنَ...... الخ۔

نہی مجہول :۔ لَاتُقَلْ، لَاتُقَالَا، لَاتُقَالُوْا، لَا تُقَالِیْ، لَاتُقَالَا، لَاتُقَلْنَ...... الخ۔

یہاں بھی نفی جحد بلم والی تعلیل ہوگی اور کوئی تعلیل نہیں۔

نون ثقیلہ معروف :۔ لَیَقُوْلَنَّ، لَیَقُوْلَانِّ، لَیَقُوْلُنَّ، لَتَقُوْلَنَّ، لَتَقُوْلَانِّ، لَیَقُلْنَانِّ ......الخ۔

نون ثقیلہ مجہول :۔ لَیُقَالَنَّ، لَیُقَالَانِّ، لَیُقَالُنَّ...... الخ۔

لَیَبِیْعَنَّ، لَیَبِیْعَانِّ، لَیَبِیْعُنَّ، لَتَبِیْعَنَّ، لَتَبِیْعَانِّ، لَیَبِعْنَانِّ......الخ۔

لَیُبَاعَنَّ، لَیُبَاعَانِّ، لَیُبَاعُنَّ ... الخ۔

لَیَخَافَنَّ، لَیَخَافَانِّ، لَیَخَافُنَّ، لَتَخَافَنَّ، لَتَخَافَانِّ، لَیَخَفْنَانِّ...... الخ۔

لَیُخَافَنَّ، لَیُخَافَانِّ، لَیُخَافُنَّ...... الخ۔

یہاں بھی وہی تعلیل ہے جو مضارع معروف اور مجہول میں ہوئی ہے۔

امر معروف :۔ قُلْ، قُوْلَا، قُوْلُوْا، قُوْلِیْ، قُوْلَا، قُلْنَ۔

بِعْ، بِیْعَا، بِیْعُوْا، بِیْعِیْ، بِیْعَا، بِعْنَ۔

خَفْ، خَافَا، خَافُوْا، خَافِیْ، خَافَا، خَفْنَ۔

قُلْ، بِعْ اور خَفْ اصل میں اُقْوُلْ، اِبْیِعْ اور اِخْوَفْ تھے۔ قاعدہ نمبر 4 کے مطابق واؤ اور ی متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ہے ان کی حرکت ماقبل کو دی اور اِخْوَفْ میں واؤ کو الف سے بدلا اب تینوں جگہ سے حرف علت اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگیا، ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی اسے بھی گرادیا۔ باقی صیغوں کو اسی پر قیاس کرلو۔

قُوْلَا، بِیْعَا اور خَافَا میں قاعدہ نمبر 5 کے مطابق حذف ہونے والا حرف علت واپس آگیا ہے۔

امر مجہول :۔ لِیُقَلْ، لِیُقَالَا، لِیُقَالُوْا، لِتُقَلْ، لِتُقَالَا، لِیُقَلْنَ...... الخ۔

لِیُبَعْ، لِیُبَاعَا، لِیُبَاعُوْا، لِتُبَعْ، لِتُبَاعَا، لِیُبَعْنَ...... الخ۔

لِیُخَفْ، لِیُخَافَا، لِیُخَافُوْا، لِتُخَفْ، لِتُخَافَا، لِیُخَفْنَ...... الخ۔

یہاں نفی جحد بلم والی تعلیل ہے اور کوئی تعلیل نہیں یعنی فعل مجہول میں اجتماع ساکنین سے الف حذف ہوا ہے اور نون اعرابی گرا ہے قاعدہ نمبر 4۔

اسم فاعل :۔ قَائِلٌ، قَائِلَانِ، قَائِلُوْنَ، قَائِلَۃٌ، قَائِلَتَانِ، قَائِلَاتٌ۔

بَائِعٌ، بَائِعَانِ، بَائِعُوْنَ، بَائِعَۃٌ، بَائِعَتَانِ، بَائِعَاتٌ۔

خَائِفٌ، خَائِفَانِ، خَائِفُوْنَ، خَائِفَۃٌ، خَائِفَتَانِ، خَائِفَاتٌ۔

قَائِلٌ، بَائِعٌ اور خَائِفٌ اصل میں قَاوِلٌ، بَایِعٌ اور خَاوِفٌ تھے قاعدہ نمبر 6 کے تحت واؤ اور ی اسم فاعل میں الف زائد کے بعد واقع ہوئے انہیں ہمزہ سے بدل دیا۔

اسم مفعول :۔ مَقُوْلٌ، مَقُوْلَانِ، مَقُوْلُوْنَ، مَقُوْلَۃٌ، مَقُوْلَتَانِ، مَقُوْلَاتٌ۔

مَبِیْعٌ، مَبِیْعَانِ، مَبِیْعُوْنَ، مَبِیْعَۃٌ، مَبِیْعَتَانِ، مَبِیْعَاتٌ۔

مَخُوْفٌ، مَخُوْفَانِ، مَخُوْفُوْنَ، مَخُوْفَۃٌ، مَخُوْفَتَانِ، مَخُوْفَاتٌ۔

مَقُوْلٌ، مَبِیْعٌ اور مَخُوْفٌ اصل میں مَقْوُوْلٌ، مَبْیُوْعٌ اور مَخْوُوْفٌ تھے قاعدہ نمبر 4 کے تحت واؤ اور ی کی حرکت ماقبل کو دی اور انہیں اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف کردیا اور مَبُوْعٌ میں ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدلا اور واؤ بعد کسرہ کے ی ہوگی اس طرح مَبِیْعٌ بن گیا۔

مَقُوْلٌ میں بعض صرفیوں کے نزدیک پہلی واؤ اور بعض کے نزدیک دوسری واؤ حذف ہوتی ہے جو دوسری واؤ کو حذف کرتے ہیں ان کے نزدیک یہ واؤ زائدہ ہے اور حرف زائد کو حذف کیا جاتا ہے لہذا دوسری واؤ حذف ہوگی اور جو پہلی واؤ حذف کرتے ہیں اور ان کے دلائل درج ذیل ہیں۔

1۔ واؤ دوم علامت مفعول ہے اور العلامة لَاتُحْذَفُ۔ (علامت حذف نہیں کی جاتی ہے)

2۔ واؤ دوم اگرچہ زائد ہے مگر مفید معنی ہے اور اول واؤ مفید معنی نہیں۔

3۔مقول کے فعل کے عین کلمہ میں تعلیل ہوئی ہے لہٰذا اس کے بھی عین کلمہ میں تعلیل ہونی چاہیے کیونکہ اسم تعلیل میں فعل کی فرع ہے۔

4۔اجتماع ساکنین کے وقت اصلی حرف کو ساقط کرتے ہیں جیسے رَامٍ میں ''ی'' حذف ہوئی ہے اور تنوین باقی ہے۔

5۔حذف کا اصول بھی یہی ہے کہ اجتماع ساکنین سے پہلے کو حذف کرتے ہیں خواہ اصلی ہو یا زائد۔

نوٹ:۔ اختلاف ثمرہ اس صورت میں ظاہر ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت سے کہے اگر تو آج اپنی زبان پر واؤ زائد لائی تو تجھے طلاق ہے اور عورت لفظ مقول بول دے تو جس کے نزدیک اول واؤ محذوف ہے اس کے نزدیک طلاق ہو جائے گی اور جس کے نزدیک دوسری واؤ حذف ہے اس کے نزدیک طلاق نہ ہوگی۔

اسم ظرف:۔مَقَالٌ، مَقالانِ، مقاوِلُ۔

مَخَافٌ،مَخافَانِ،مَخاوِفُ۔

مبِيْعٌ، مبِيْعانِ، مَبَايِعُ۔

مَقَالٌ، مخاف، اور مبِيعٌ اصل میں مَقْوَلٌ، مخوَفٌ اور مَبْيِعٌ تھے۔قاعدہ نمبر 4 کے تحت واؤ اور ی متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ان کی حرکت ماقبل کو دی مَقَالٌ اور مَخافٌ میں چونکہ نقل ہونے والی حرکت فتحہ ہے اس لئے دونوں میں واؤ کو الف سے بدلا۔

باب نصر ینصر ازقَوْلٌ(کہنا):۔ قَالَ، يَقُوْلُ، قَوْلاً، فَهُوَ قَائِلٌ،وَقِيلَ، يُقَالُ قَوْلاً، فَذاكَ مقُوْلٌ، لَمْ يَقُلْ، لَمْ يُقَلْ، لايَقُوْلُ،لايُقَالُ، لَنْ يَقُوْلَ، لَنْ يُقَالَ، ليَقُوْلَنَّ، ليُقَالَنَّ، ليَقُوْلَنْ، لَيُقَالَنْ۔

والامر منه:۔قُلْ، لِتُقَلْ، لِيَقُلْ، لِيُقَلْ۔

والنهي عنه:۔لاتَقُلْ،لَاتُقَلْ،لَايَقُلْ، لايُقَلْ۔

والظرف منه:۔مَقَالٌ، مَقالَانِ، مَقَاوِلُ، مَقَالَةٌ، مَقالَتَانِ، مَقَاوِلُ۔

والآلة منه:۔مِقْوَلٌ، مِقْوَلَانِ، مَقَاوِلُ، مِقْوَلَةٌ، مِقْوَلَتَانِ، مَقَاوِلُ، مِقْوَالٌ، مِقْوَالَانِ، مَقَاوِيْلُ۔

وافعل التفضيل منه:۔ اَقْوَلُ، اَقْوَلَانِ، اَقْوَلُوْنَ، اَقَاوِلُ، قُوْلٰى، قُوْلَيَانِ، قُوْلَيَاتٌ، قُوَلٌ۔

سمع يسمع ازخوف(ڈرنا):۔خَافَ، يَخَافُ،خَوْفًا فَهُوَ خَائِفٌ وَخِيْفَ، يُخَافُ، خَوْفًا، فَذَاكَ مَخُوْفٌ، لَمْ يَخَفْ، لَمْ يُخَفْ، لَايَخَافُ، لَايُخَافُ، لَنْ يَّخَافَ، لَنْ يُّخَافَ، لَيَخَافَنَّ، لَيُخَافَنَّ، لَيَخَافَنْ، لَيُخَافَنْ۔

والامر منه:۔خَفْ، لِتُخَفْ، لِيَخَفْ، لِيُخَفْ۔

والنهي عنه:۔لَاتَخَفْ، لَاتُخَفْ،لَايَخَفْ، لَايُخَفْ۔

والظرف منه:۔مَخَافٌ، مَخَافَانِ، مَخَاوِفُ، مَخَافَةٌ، مَخَافَتَانِ، مَخَاوِفُ۔

والآلة منه:۔ مِخْوَفٌ، مِخْوَفَانِ، مَخَاوِفُ، مِخْوَفَةٌ، مِخْوَفَتَانِ، مَخَاوِفُ، مِخْوَافٌ، مِخْوَافَانِ، مَخَاوِيْفُ۔

وافعل التفضيل منه:۔ اَخْوَفُ، اَخْوَفَانِ، اَخْوَفُوْنَ، اَخَاوِفُ، خُوْفٰى، خُوْفَيَانِ، خُوْفَيَاتٌ، خُوَفٌ۔

ضرب يضرب ازبَيْعٌ:۔ بَاعَ، يَبِيْعُ، بَيْعًا فَهُوَ بَائِعٌ وَبِيْعَ، يُبَاعُ، بَيْعًا، فَذَاكَ مَبِيْعٌ، لَمْ يَبِعْ، لَمْ يُبَعْ، لَايَبِيْعُ، لَايُبَاعُ، لَنْ يَّبِيْعَ، لَنْ يُّبَاعَ، لَيَبِيْعَنَّ، لَيُبَاعَنَّ، لَيَبِيْعَنْ، لَيُبَاعَنْ۔

والامر منه:۔بِعْ، لِتُبَعْ، لِيَبِعْ، لِيُبَعْ۔

والنهي عنه:۔لَاتَبِعْ، لَاتُبَعْ، لَايَبِعْ، لَايُبَعْ۔

والظرف منه:۔مَبِيْعٌ، مَبِيْعَانِ،مَبَايِعُ، مَبِيْعَةٌ، مَبِيْعَتَانِ، مَبَايِعُ۔

والآلة منه:۔مِبْيَعٌ،مِبْيَعَانِ، مَبَايِعُ، مِبْيَعَةٌ، مِبْيَعَتَانِ، مَبَايِعُ، مِبْيَاعٌ، مِبْيَاعَانِ، مَبَايِيْعُ۔

والافعل التفضيل منه:۔ اَبْيَعُ، اَبْيَعَانِ، اَبْيَعُوْنَ، اَبَايِعُ، بِيْعٰی، بِيْعَيَانِ، بِيْعَيَاتٌ، بُيَعٌ۔

نوٹ:۔ اسم آلہ کے صیغوں میں تعلیل نہیں ہوئی کیونکہ مقوال میں الف مانع تعلیل ہے اور مِقْوَلٌ وغیرہ مقوال پر محمول ہیں اور اسم تفضیل مؤنث کا صیغہ بِيْعٰی اصل میں بُيْعٰی تھا ''ی'' کی مناسبت سے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا۔

سبق نمبر39

اجوف ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

اجوف میں ثلاثی مزید فیہ کے تقریباً دس باب استعمال ہوتے ہیں۔ افعال، استفعال، افتعال اور انفعال میں تعلیل ہوتی ہے جبکہ تفعیل، مفاعلہ، تفاعل، تفعل، افعلال اور افعیلال میں کوئی تعلیل نہیں ہوتی بلکہ گردان اصل کے مطابق آتی ہے۔

افعال از اقامة (قائم کرنا):۔ اَقَامَ، يُقِيْمُ، اِقَامَةً، فَهُوَ مُقِيْمٌ وَاُقِيْمَ، يُقَامُ، اِقَامَةً، فَذاكَ مُقَامٌ، لَمْ يُقِمْ، لَمْ يُقَمْ، لَايُقِيْمُ، لَايُقَامُ، لَنْ يُقِيْمَ، لَنْ يُقَامَ، لَيُقِيْمَنَّ، لَيُقَامَنَّ، لَيُقِيْمَنْ، لَيُقَامَنْ۔

والامر منه:۔ اَقِمْ، لِتُقَمْ، لِيُقِمْ، لِيُقَمْ۔

والنهى عنه:۔ لَاتُقِمْ، لَاتُقَمْ، لَايُقِمْ، لَايُقَمْ۔

والظرف منه:۔ مُقَامٌ، مُقَامَانِ، مُقَامَاتٌ۔

والآلة منه:۔ مَابِهِ الْاِقَامَةُ۔

والتفضيل منه:۔ اَشَدُّ اِقَامَةً۔

اجوف یائی از باب افعال:۔ اَمَالَ، يُمِيْلُ، اِمَالَةً، فَهُوَ مُمِيْلٌ وَاُمِيْلَ...... الخ۔

استفعال واوی اِسْتِقَامَةٌ (سیدھا کرنا):۔ اِسْتَقَامَ، يَسْتَقِيْمُ، اِسْتِقَامَةً فَهُوَ مُسْتَقِيْمٌ وَاُسْتُقِيْمَ، يُسْتَقَامُ، اِسْتِقَامَةً، فَذاكَ مُسْتَقَامٌ، لَمْ يَسْتَقِمْ، لَمْ يُسْتَقَمْ، لَايَسْتَقِيْمُ، لَايُسْتَقَامُ، لَنْ يَّسْتَقِيْمَ، لَنْ يُّسْتَقَامَ، لَيَسْتَقِيْمَنَّ، لَيُسْتَقَامَنَّ، لَيَسْتَقِيْمَنْ، لَيُسْتَقَامَنْ۔

والامر منه:۔ اِسْتَقِمْ، لِتُسْتَقَمْ، لِيَسْتَقِمْ، لِيُسْتَقَمْ۔

والنهى عنه:۔ لَاتَسْتَقِمْ، لَاتُسْتَقَمْ، لَايَسْتَقِمْ، لَايُسْتَقَمْ۔

والظرف منه:۔ مُسْتَقَامٌ، مُسْتَقَامَانِ، مُسْتَقَامَاتٌ۔

Scanned with CamScanner

والآلة منه:۔مَابِهِ الْاِسْتِقَامَۃُ۔

والتفضيل منه:۔اَشَدُّ اِسْتِقَامَۃً۔

اِسْتِخَارَۃٌ(بھلائی چاہنا):۔ اِسْتَخَارَ، یَسْتَخِیْرُ، اِسْتِخَارَۃً فَھُوَ مُسْتَخِیْرٌ وَاُسْتُخِیْرَ، یُسْتَخَارُ، اِسْتِخَارَۃً، فَذَاکَ مُسْتَخَارٌ۔

والامر منه:۔اِسْتَخِرْ...... الخ۔

نوٹ:۔ باب افعال اور استفعال میں اجوف کا قاعدہ نمبر4 استعمال ہوگا یعنی واؤ اوری متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن ان کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دی اگر نقل ہونے والی حرکت فتحہ ہے تو واؤ اوری الف سے بدل جائیں گے اور اگر کسرہ ہے تو واؤ،ی سے بدل جائے گی اوری اپنی حالت پر قائم رہے گی۔

افتعال اِقْتِیَاذٌ(کھینچنا)،(قیادت کرنا):۔ اِقْتَاذَ، یَقْتَاذُ، اِقْتِیَاذًا، فَھُوَ مُقْتَاذٌ وَاُقْتِیْذَ، یُقْتَاذُ، اِقْتِیَاذًا، فَذَاکَ مُقْتَاذٌ، لَمْ یَقْتَذْ،لَمْ یُقْتَذْ، لَایَقْتَاذُ، لَایُقْتَاذُ، لَنْ یَقْتَاذَ، لَنْ یُقْتَاذَ، لَیَقْتَاذَنَّ، لَیُقْتَاذَنَّ، لَیَقْتَاذَنْ، لَیُقْتَاذَنْ۔

والامر منه:۔اِقْتَذْ، لِتُقْتَذْ، لِیَقْتَذْ، لِیُقْتَذْ۔

والنهی عنه:۔لَاتَقْتَذْ،لَاتُقْتَذْ، لَایَقْتَذْ، لَایُقْتَذْ۔

والظرف منه:۔مُقْتَاذٌ، مُقْتَاذَانِ، مُقْتَاذَاتٌ۔

والآلة منه:۔مَابِهِ الْاِقْتِیَاذُ۔

والتفضيل منه:۔اَشَدُّ اِقْتِیَاذًا۔

اِخْتِیَارٌ(پسند کرنا):۔ اِخْتَارَ، یَخْتَارُ، اِخْتِیاراً فَھُوَ مُخْتَارٌ وَاُخْتِیْرَ، یُخْتَارُ، اِخْتِیَارًا، فَذَاکَ مُخْتَارٌ، لَمْ یَخْتَرْ، لَمْ یُخْتَرْ، لَایَخْتَارُ، لَایُخْتَار، لَنْ یَخْتَارَ، لَنْ یُخْتَارَ ......الخ۔

انفعال اِنْقِیَادٌ (مطیع ہونا):۔ اِنْقَادَ، یَنْقَادُ، اِنْقِیَادًا، فَھُوَ مُنْقَادٌ وَاُنْقِیْدَبِهٖ، یُنْقَادُبِهٖ، اِنْقِیَادًا، فَذَاکَ مُنْقَادٌبِهٖ، لَمْ یَنْقَدْ، لَمْ یُنْقَدْ بِهٖ، لَایَنْقَادُ، لَایُنْقَادُبِهٖ،

لَنْ یَنْقَادَ، لَنْ یُنْقَادَبِهٖ، لَیَنْقَادَنَّ، لَیُنْقَادَنَّ بِهٖ، لَیَنْقَادَنْ، لَیُنْقَادَنْ بِهٖ۔

والامر منه:۔اِنْقَدْ، لِیُنْقَدْبِکَ، لِیَنْقَدْ، لِیُنْقَدْبِهٖ۔

والنهی عنه:۔لَاتَنْقَدْ،لَایُنْقَدْبِکَ،لَایَنْقَدْ،لَایُنْقَدْبِهٖ۔

والظرف منه:۔مُنْقَادٌ، مُنْقَادَانِ، مُنْقَادَاتٌ۔

والآلة منه:۔مَابِهِ الْاِنْقِیَادُ۔

والتفضيل منه:۔اَشَدُّ اِنْقِیَادًا۔

انْقِیَاسٌ (ماپنا):۔ اِنْقَاسَ،یَنْقَاسُ، اِنْقِیَاسًا، فَھُوَ مُنْقَاسٌ، وَاُنْقِیْسَ بِهٖ، یُنْقَاسُ بِهٖ...... الخ۔

نوٹ:۔اِنْقَادَ،یَنْقَادُ اور اِنْقَاسَ،یَنْقَاسُ اصل میں اِنْقَوَدَ، یَنْقَوِدُ اور اِنْقَیَسَ، یَنْقَیِسُ تھے۔اجوف کا قاعدہ نمبر 1 ان میں جاری ہوتا ہے یعنی واؤ اوری متحرک ماقبل مفتوح واؤ اوری کو الف سے بدلا۔تمام گردان میں اجوف کا قاعدہ نمبر 1 استعمال ہوگا۔

تمرین

1۔مَقُوْلٌ اور مَبِیْعٌ کونسے صیغے ہیں نیز مقول میں کونسی واؤ حذف ہوئی ہے اختلاف بھی بیان کریں۔

2۔اِقامۃٌ، اِسْتِقَامَۃٌ اور مُنْقَادٌ کون سے صیغے ہیں اور ان میں کیا تعلیل ہوئی ہے۔

3۔درج ذیل مصادر سے صرف صغیر کریں۔

فَوْزٌ (کامیاب ہونا)، عَوْدٌ (لوٹنا)، نَوْمٌ (سونا)، نَیْلٌ (پانا)، سَیْرٌ (چلنا)، طَیَرَانٌ (اڑنا)۔

4۔درج ذیل مصادر سے صرف صغیر کریں۔

اِعَانَۃٌ (مدد کرنا)، اِطَارَۃٌ (اڑانا)، اِسْتِعَانَۃٌ (مدد چاہنا)، اِسْتِبَانَۃٌ (ظاہر کرنا)، اِجْتِیَابٌ، اِکْتِیَالٌ، (ماپنا، کیل)، اِنْصِیَاعٌ (جلدی لوٹنا)، اِنْقِیَاضٌ (گرنا)، مُعَاوَنَۃٌ (باہم مدد کرنا)، تَعَاوُنٌ۔

5۔ درج ذیل صیغوں کی پہچان کریں۔

لَاتَغْتَبُ، لَایُضِیْعُ، نَسْتَعِیْنُ، تَسْتَغِیْثُوْنَ، اَقِیْمُوْا، اَعِیْنَانِیْ، لَاتُغِثْ، اِشْتَارَ، اِزَّانَ، قُلْنَ، لَایَسْتَخِرْنَ، لَمْ یَقْتَدْ، لَاتَعَاوَنُوْا، اَمَلْنَا، مُخْتَارٌ، لَیَقِیْلَنَّ۔

سبق نمبر 40

ناقص کا بیان

قواعد:۔(1) جب واؤ طرف کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہو تو ''ی'' سے بدل جاتی ہے جیسے رَضِیَ، دُعِیَ اصل میں رَضِوَ اور دُعِوَ تھے۔

اور جو ''ی'' فعل کے آخر میں ضمہ کے بعد واقع ہو وہ واؤ سے بدل جاتی ہے نَھُوَ اصل نَھُیَ اور یَکْنُوْ اصل میں یَکْنُیُ تھے۔

(2) جب حرف علت لام کلمہ میں مضموم ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو اور اس کے بعد واؤ جمع ہو تو اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں اور حرف علت اجتماع ساکنین سے گر جاتا ہے اور اگر بعد میں واؤ جمع نہ ہو تو حرکت حذف کر دیتے ہیں جیسے رَضُوْا، یَرْمِیْ اصل میں رَضِیُوْا اور یَرْمِیُ تھے۔

(3) جو حرف علت (واؤ) لام کلمہ میں مضموم ہو اور اس کا ماقبل بھی مضموم ہو تو اس کی حرکت کو حذف کر دیتے ہیں اور اگر بعد میں واؤ جمع ہو تو حرف علت اجتماع ساکنین سے حذف ہو جاتا ہے جیسے یَدْعُوْ، یَدْعُوْنَ اصل میں یَدْعُوُ اور یَدْعُوُوْنَ تھے۔

(4) جب واؤ لام کلمہ میں مکسور ہو اور اس کا ماقبل مضموم ہو اور اس کے بعد یائے مخاطبہ آجائے تو واؤ کی حرکت ماقبل کو دے کر اسے ی سے بدلتے ہیں اور ی اجتماع ساکنین سے گر جاتی ہے جیسے تَدْعِیْنَ اصل میں تَدْعُوِیْنَ تھا۔

(5) جب واؤ کلمہ میں تیسری جگہ پر ہو اور بسبب زیادتی چوتھی یا زائد جگہ پر چلی جائے اور ماقبل مفتوح ہو تو وہ ''ی'' سے بدل جاتی ہے اور اگر اجتماع ساکنین ہو تو حرف علت گر جاتا ہے جیسے یَرْضٰی، اِسْتَعْلٰی، اَعْلٰی، اَعْلَوْا اصل میں یَرْضَوُ، اِسْتَعْلَوَ، اَعْلَوَ اور اَعْلَوُوْا تھے۔

(6) جو ''ی'' لام کلمہ میں مکسور ہو اور اس کا ماقبل بھی مکسور ہو اور اس کے بعد یائے مخاطبہ

آ جائے تو اس کی حرکت حذف کر دیتے ہیں اور ی اجتماع ساکنین سے گر جاتی ہے جیسے تَرْمِیْنَ اصل میں تَرْمِیِیْنَ تھا۔

(7) جب واؤ اور ی ایک کلمہ میں جمع ہوں اور ان میں سے اول ساکن ہو تو واؤ کو ی سے بدلتے ہیں اور ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدلتے ہیں جیسے مَرْمِیٌّ، عَلِیٌّ، سَیِّدٌ اصل میں مَرْمُوْیٌ، عَلِیْوٌ اور سَیْوِدٌ تھا۔ واؤ کو ی سے بدلا اور ی کو ی میں ادغام کر دیا۔ اگر ماقبل مضموم ہو تو وہ مکسور ہو جائے گا جیسے مَرْمُوْیٌ میں ہے۔

(8) جب اسم فاعل کے لام کلمہ میں واؤ یا ی ہو اور ان کا ماقبل مکسور ہو تو واؤ کو ی سے بدلتے ہیں اور ی کا ضمہ حذف ہو جاتا ہے۔ اگر وہ کلمہ منون ہو تو ی گر جاتی ہے جیسے دَاعٍ، رَامٍ، قَاضٍ اصل میں دَاعِوٌ، رَامِیٌ اور قَاضِوٌ تھے اور اگر معرف باللام ہو تو ی باقی رہتی ہے جیسے اَلدَّاعِیُ، اَلرَّامِیُ، اَلْقَاضِیُ اصل میں اَلدَّاعِوُ، اَلرَّامِیُ اور اَلْقَاضِوُ تھے۔

سبق نمبر 41

ابواب ناقص کا بیان

• ناقص کے ثلاثی مجرد سے زیادہ تر چار باب استعمال ہوتے ہیں۔ ضرب یضرب، نصر ینصر، سمع یسمع اور فتح یفتح قلیل طور پر کرم یکرم بھی آتا ہے۔

ماضی معروف:۔ دَعَا، دَعَوَا، دَعَوْا، دَعَتْ، دَعَتَا، دَعَوْنَ، دَعَوْتَ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُمْ، دَعَوْتِ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُنَّ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا۔

رَمٰی، رَمَیَا، رَمَوْا، رَمَتْ، رَمَتَا، رَمَیْنَ، رَمَیْتَ، رَمَیْتُمَا، رَمَیْتُمْ، رَمَیْتِ، رَمَیْتُمَا، رَمَیْتُنَّ، رَمَیْتُ، رَمَیْنَا۔

رَضِیَ، رَضِیَا، رَضُوْا، رَضِیَتْ، رَضِیَتَا، رَضِیْنَ، رَضِیْتَ، رَضِیْتُمَا، رَضِیْتُمْ، رَضِیْتِ، رَضِیْتُمَا، رَضِیْتُنَّ، رَضِیْتُ، رَضِیْنَا۔

دَعَا اور رَمٰی اصل میں دَعَوَ اور رَمَیَ تھے واؤ اور ی متحرک ماقبل مفتوح انہیں الف سے بدلا اجوف کا قاعدہ نمبر 1 ہے۔ دَعَوْا اور رَمَوْا میں اسی قاعدہ کے تحت واؤ اور ی الف ہوئے پھر الف اجتماع ساکنین سے گر گیا۔ دَعَتَا اور رَمَتَا تک یہی تعلیل ہوگی باقی تمام گردان اپنی اصل پر ہے۔

رَضِیَ اصل میں رَضِوَ تھا ناقص کے قاعدہ نمبر 1 کے تحت واؤ طرف کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہوئی اسے ی سے بدلا ساری گردان میں یہی تعلیل ہوگی سوائے رَضُوْا کے یہ اصل میں رَضِوُوْا تھا۔ ناقص کے قاعدہ نمبر 1 کے تحت واؤ کو ی سے بدلا تو رَضِیُوْا ہوا پھر ناقص کے قاعدہ نمبر 2 کے تحت ی لام کلمہ میں مضموم اور ماقبل مکسور ہے بعد میں واؤ جمع ہے ی کی حرکت ماقبل کو دی اور ی اجتماع ساکنین سے حذف ہو گئی۔

ماضی مجہول:۔ دُعِیَ، دُعِیَا، دُعُوْا، دُعِیَتْ، دُعِیَتَا، دُعِیْنَ، دُعِیْتَ، دُعِیْتُمَا، دُعِیْتُمْ، دُعِیْتِ، دُعِیْتُمَا، دُعِیْتُنَّ، دُعِیْتُ، دُعِیْنَا۔

Scanned with CamScanner

رُمِيَ، رُمِيَا، رُمُوْا، رُمِيَتْ، رُمِيَتَا، رُمِيْنَ، رُمِيْتَ، رُمِيْتُمَا، رُمِيْتُمْ، رُمِيْتِ، رُمِيْتُمَا، رُمِيْتُنَّ، رُمِيْتُ، رُمِيْنَا۔

رُضِيَ، رُضِيَا، رُضُوْا، رُضِيَتْ، رُضِيَتَا، رُضِيْنَ، رُضِيْتَ، رُضِيْتُمَا، رُضِيْتُمْ، رُضِيْتِ، رُضِيْتُمَا، رُضِيْتُنَّ، رُضِيْتُ، رُضِيْنَا۔

دُعِيَ اور رُضِيَ اصل میں دُعِوَ اور رُضِوَ تھے ناقص کے قاعدہ نمبر 1 کے تحت واؤ طرف کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہوئی اسے ی سے بدلا ساری گردان میں یہی تعلیل ہوگی سوائے دُعُوْا، رُضُوْا اور رُمُوْا کے ان میں پہلے واؤ کو ی سے بدلا پھر ناقص کے قاعدہ نمبر 2 کے تحت ی کی حرکت ماقبل کو دے کر اجتماع ساکنین سے ی کو حذف کر دیا رُمِيَ کی باقی ساری گردان اصل پر ہے۔

مضارع معروف:۔ يَدْعُوْ، يَدْعُوَانِ، يَدْعُوْنَ، تَدْعُوْ، تَدْعُوَانِ، يَدْعُوْنَ، تَدْعُوْ، تَدْعُوَانِ، تَدْعُوْنَ، تَدْعِيْنَ، تَدْعُوَانِ، تَدْعُوْنَ، اَدْعُوْ، نَدْعُوْ۔

يَرْمِيْ، يَرْمِيَانِ، يَرْمُوْنَ، تَرْمِيْ، تَرْمِيَانِ، يَرْمِيْنَ، تَرْمِيْ، تَرْمِيَانِ، تَرْمُوْنَ، تَرْمِيْنَ، تَرْمِيَانِ، تَرْمِيْنَ، اَرْمِيْ، نَرْمِيْ۔

يَرْضٰى، يَرْضَيَانِ، يَرْضَوْنَ، تَرْضٰى، تَرْضَيَانِ، يَرْضَيْنَ، تَرْضٰى، تَرْضَيَانِ، تَرْضَوْنَ، تَرْضَيْنَ، تَرْضَيَانِ، تَرْضَيْنَ، اَرْضٰى، نَرْضٰى۔

يَدْعُوْ اور يَدْعُوْنَ اصل میں يَدْعُوُ اور يَدْعُوُوْنَ تھے۔ ناقص کے قاعدہ نمبر 3 کے تحت واؤ کی حرکت کو حذف کیا اور دوسرے صیغہ میں اجتماع ساکنین سے واؤ حذف ہوگئی۔ تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغے اپنی اصل پر ہیں تَدْعِيْنَ اصل میں تَدْعُوِيْنَ تھا۔ ناقص کے قاعدہ نمبر 4 کے تحت واؤ کا کسرہ ماقبل کو دے کر اسے ی سے بدلا اور ی اجتماع ساکنین سے گر گئی۔ يَرْمِيْ اور يَرْمُوْنَ اصل يَرْمِيُ اور يَرْمِيُوْنَ تھے۔ ناقص کے قاعدہ نمبر 2 کے تحت ی کا ضمہ حذف کر دیا اور جمع کے صیغہ میں ی کا ضمہ ماقبل کو دے کر اجتماع ساکنین سے اسے حذف کر دیا۔ تَرْمِيْنَ اصل میں تَرْمِيِيْنَ تھا۔ ناقص کے قاعدہ نمبر 6 کے تحت ی کا کسرہ حذف کر کے

ی کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا۔ تمام تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغے اپنی اصل پر ہیں ان میں کوئی تعلیل نہیں۔ يَرْضٰى اصل میں يَرْضَوُ تھا۔ ناقص کے قاعدہ نمبر 5 کے تحت پوری گردان میں واؤ کو ی سے بدلا پھر جمع مذکر کے صیغوں میں ی کا ضمہ ماقبل کو دے کر اسے اجتماع ساکنین سے حذف کر دیا۔

مضارع مجہول:۔ يُدْعٰى، يُدْعَيَانِ، يُدْعَوْنَ، تُدْعٰى، تُدْعَيَانِ، يُدْعَيْنَ، تُدْعٰى، تُدْعَيَانِ، تُدْعَوْنَ، تُدْعَيْنَ، تُدْعَيَانِ، تُدْعَيْنَ، اُدْعٰى، نُدْعٰى۔

يُرْمٰى، يُرْمَيَانِ، يُرْمَوْنَ، تُرْمٰى، تُرْمَيَانِ، يُرْمَيْنَ، تُرْمٰى، تُرْمَيَانِ، تُرْمَوْنَ، تُرْمَيْنَ، تُرْمَيَانِ، تُرْمَيْنَ، اُرْمٰى، نُرْمٰى۔

يُرْضٰى، يُرْضَيَانِ، يُرْضَوْنَ، تُرْضٰى، تُرْضَيَانِ، يُرْضَيْنَ، تُرْضٰى، تُرْضَيَانِ، تُرْضَوْنَ، تُرْضَيْنَ، تُرْضَيَانِ، تُرْضَيْنَ، اُرْضٰى، نُرْضٰى۔

يُدْعٰى اور يُرْضٰى اصل میں يُدْعَوُ اور يُرْضَوُ تھے۔ قاعدہ نمبر 5 کے تحت واؤ چوتھی جگہ واقع ہوئی اسے ی سے بدلا اب اجوف کے قاعدہ نمبر 1 کے تحت ی متحرک ماقبل مفتوح اسے الف سے بدلا۔ يُرْمٰى اصل يُرْمَيُ تھا۔ اجوف کے قاعدہ نمبر 1 کے تحت ی کو الف سے بدلا۔ يُدْعَوْنَ، يُرْضَوْنَ، يُرْمَوْنَ اصل میں يُدْعَوُوْنَ، يُرْضَوُوْنَ اور يُرْمَيُوْنَ تھے۔ پہلے قاعدہ نمبر 5 کے تحت واؤ کو ی سے بدلا پھر اجوف کے قاعدہ نمبر 1 کے تحت ی متحرک ماقبل مفتوح الف سے بدل گئی اور الف اجتماع ساکنین سے گر گیا۔

تُدْعَيْنَ، تُرْمَيْنَ اور تُرْضَيْنَ اصل میں تُدْعَوِيْنَ، تُرْمَيِيْنَ اور تُرْضَوِيْنَ تھے پہلے ناقص کے قاعدہ نمبر 5 کے تحت واؤ کو ی سے بدلا پھر تین جگہ ی متحرک ماقبل مفتوح اسے الف سے بدلا اور الف اجتماع ساکنین سے گر گیا۔

فعل امر:۔ اُدْعُ، اُدْعُوَا، اُدْعُوْا، اُدْعِيْ، اُدْعُوَا، اُدْعُوْنَ۔

اِرْمِ، اِرْمِيَا، اِرْمُوْا، اِرْمِيْ، اِرْمِيَا، اِرْمِيْنَ۔

اِرْضَ، اِرْضَيَا، اِرْضَوْا، اِرْضَيْ، اِرْضَيَا، اِرْضَيْنَ۔

اُدْعُ، اِرْمِ اور اِرْضَ اصل میں اُدْعُوْ، اِرْمِیْ اور اِرْضٰی تھے امر کی وجہ سے آخر سے حرفِ علت حذف ہوگیا۔ اُدْعُوْا اور اِرْمُوْا اصل میں اُدْعُوُوْا اور اِرْمِیُوْا تھے۔ پہلے میں واؤ مضموم ماقبل بھی مضموم ہے اس کی حرکت کو حذف کیا اب اجتماع ساکنین سے واؤ گرگئی اور دوسرے میں ی لام کلمہ میں مضموم ہے بعد میں واؤ جمع ہے اس کی حرکت ماقبل کو دی اور ی اجتماع ساکنین سے گرگئی۔ اِرْضَوُوْا میں پہلے واؤ کو ی سے بدلا پھر ی متحرک ماقبل مفتوح ی کو الف سے بدلا اور الف التقائے ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگیا۔

اسم فاعل:۔ دَاعٍ، دَاعِیَانِ، دَاعُوْنَ، دَاعِیَةٌ، دَاعِیَتَانِ، دَاعِیَاتٌ۔

رَامٍ، رَامِیَانِ، رَامُوْنَ، رَامِیَةٌ، رَامِیَتَانِ، رَامِیَاتٌ۔

رَاضٍ، رَاضِیَانِ، رَاضُوْنَ، رَاضِیَةٌ، رَاضِیَتَانِ، رَاضِیَاتٌ۔

داعٍ، رامٍ، راضٍ اصل میں دَاعِوٌ، رَامِیٌ اور رَاضِوٌ تھے۔ دَاعِوٌ اور رَاضِوٌ میں واؤ کو طرف کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے ی سے بدلا اب تینوں جگہ ی پر ضمہ دشوار اسے حذف کیا تو دو ساکن جمع ہوگئے (ی اور تنوین) ی کو اجتماع ساکنین سے گرادیا۔ باقی صیغوں میں واؤ کو ی سے بدلا گیا ہے۔

اسم مفعول:۔ مَدْعُوٌّ، مَدْعُوَّانِ، مَدْعُوُّوْنَ، مَدْعُوَّةٌ، مَدْعُوَّتَانِ، مَدْعُوَّاتٌ۔

مَرْمِیٌّ، مَرْمِیَّانِ، مَرْمِیُّوْنَ، مَرْمِیَّةٌ، مَرْمِیَّتَانِ، مَرْمِیَّاتٌ۔

مَرْضِیٌّ، مَرْضِیَّانِ، مَرْضِیُّوْنَ، مَرْضِیَّةٌ، مَرْضِیَّتَانِ، مَرْضِیَّاتٌ۔

اصل میں مَدْعُوْوٌ تھا دو واؤ جمع ہوئے اول ساکن ہے پہلی کو دوسری میں ادغام کر دیا اور مَرْضُوْوٌ میں ماضی اور مضارع کی مناسبت سے واؤ کو ی سے بدلا پھر مَرْضُوْیٌ اور مَرْمُوْیٌ میں واؤ اور ی ایک کلمہ میں جمع ہوئے اول ساکن ہے لہٰذا واؤ کو ی سے بدلا اور ی کو ی میں ادغام کر کے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا۔ (قاعدہ نمبر 7 ناقص)

سبق نمبر 42

صرف صغیر

نصر ینصر از دَعْوَةٌ (بلانا):۔ دَعَا، یَدْعُوْ، دَعْوَةً، فَھُوَ دَاعٍ وَدُعِیَ، یُدْعٰی، دَعْوَةً، فَذَاکَ مَدْعُوٌّ، لَمْ یَدْعُ، لَمْ یُدْعَ، لَایَدْعُوْ، لَایُدْعٰی، لَنْ یَّدْعُوَ، لَنْ یُّدْعٰی، لَیَدْعُوَنَّ، لَیُدْعَیَنَّ، لَیَدْعُوَنْ، لَیُدْعَیَنْ۔

والامر منه:۔ اُدْعُ، لِتُدْعَ، لِیَدْعُ، لِیُدْعَ۔

والنھی عنه:۔ لَاتَدْعُ، لَاتُدْعَ، لَایَدْعُ، لَایُدْعَ۔

والظرف منه:۔ مَدْعًی، مَدْعَیَانِ، مَدَاعٍ، مَدْعَاةٌ، مَدْعَاتَانِ، مَدَاعٍ۔

والآلة منه:۔ مِدْعًی، مِدْعَیَانِ، مَدَاعٍ، مِدْعَاةٌ، مِدْعَاتَانِ، مَدَاعٍ، مِدْعَاءٌ، مِدْعَاءَانِ، مَدَاعِیُّ۔

وافعل التفضیل منه:۔ اَدْعٰی، اَدْعَیَانِ، اَدْعَوْنَ، اَدَاعٍ، دُعْیٰی، دُعْیَیَانِ، دُعْیَیَاتٌ، دُعًی۔

ضرب یضرب از رَمْیٌ (پھینکنا):۔ رَمٰی، یَرْمِیْ، رَمْیًا فَھُوَ رَامٍ، وَرُمِیَ، یُرْمٰی، رَمْیًا، فَذَاکَ مَرْمِیٌّ، لَمْ یَرْمِ، لَمْ یُرْمَ، لَایَرْمِیْ، لَایُرْمٰی، لَنْ یَّرْمِیَ، لَنْ یُّرْمٰی، لَیَرْمِیَنَّ، لَیُرْمَیَنَّ، لَیَرْمِیَنْ، لَیُرْمَیَنْ۔

والامر منه:۔ اِرْمِ، لِتُرْمَ، لِیَرْمِ، لِیُرْمَ۔ والنھی عنه:۔ لَاتَرْمِ، لَاتُرْمَ، لَایَرْمِ، لَایُرْمَ۔

والظرف منه:۔ مَرْمًی، مَرْمَیَانِ، مَرَامٍ، مَرْمَاةٌ، مَرْمَاتَانِ، مَرَامٍ۔

والآلة منه:۔ مِرْمًی، مِرْمَیَانِ، مَرَامٍ، مِرْمَاةٌ، مِرْمَاتَانِ، مَرَامٍ، مِرْمَاءٌ، مِرْمَاءَانِ، مَرَامِیُّ۔

وافعل التفضیل منه:۔ اَرْمٰی، اَرْمَیَانِ، اَرْمَوْنَ، اَرَامٍ، رُمْیٰی، رُمْیَیَانِ،

Scanned with CamScanner

رُمْیَیَاتٌ، رُمیً۔

سمع يسمع از رِضْوَانٌ (خوش ہونا):۔ رَضِیَ، یَرْضٰی، رِضْوَانًا فَھُوَ رَاضٍ وَرُضِیَ، یُرْضٰی، رِضْوَانًا، فَذَاکَ مَرْضِیٌّ، لَمْ یَرْضَ، لَمْ یُرْضَ، لَایَرْضٰی، لَایُرْضٰی، لَنْ یَّرْضٰی، لَنْ یُّرْضٰی، لَیَرْضَیَنَّ، لَیُرْضَیَنَّ، لَیَرْضَیَنْ، لَیُرْضَیَنْ۔

والامر منه:۔ اِرْضَ، لِتُرْضَ، لِیَرْضَ، لِیُرْضَ۔

والنهى عنه:۔ لَاتَرْضَ، لَاتُرْضَ، لَایَرْضَ، لَایُرْضَ۔

والظرف منه:۔ مَرْضیً، مَرْضَیَانِ، مَرَاضٍ، مَرْضَاۃٌ، مَرْضَاتَانِ، مَرَاضٍ۔

والآلة منه:۔ مِرْضیً، مِرْضَیَانِ، مَرَاضٍ، مِرْضَاۃٌ، مِرْضَاتَانِ، مَرَاضٍ، مِرْضَاءٌ، مِرْضَاءَانِ، مَرَاضِیُّ۔

وافعل التفضيل منه:۔ اَرْضٰی، اَرْضَیَانِ، اَرْضَوْنَ، اَرَاضٍ، رُضْیٰی، رُضْیَیَانِ، رُضْیَیَاتٌ، رُضًی۔

نوٹ:۔ مَدْعًی، مَرْضًی اور مَرْمًی اصل میں مَدْعَوٌ، مَرْضَوٌ اور مَرْمَیٌ تھے۔مَدْعَوٌ، مَرْضَوٌ میں واؤ کو ی سے بدلا کیونکہ یہ بسبب زیادتی چوتھی جگہ واقع ہوئی پھر تینوں جگہ ی متحرک ماقبل مفتوح ہے ی کو الف سے بدلا اور الف اجتماع ساکنین سے حذف ہوگیا۔مثلاً مَدْعَوٌ میں واؤ کو ی کیا تو اسے اس طرح بھی لکھ سکتے ہیں مَدْعَیُنْ اب ی کو ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے الف سے بدلا تو یہ بن گیا مَدْعَانْ۔الف اور نون دو ساکن جمع ہوئے پہلا حذف ہوگیا اسم آلہ کے صیغہ اصل میں مِدْعَوٌ، مِرْضَوٌ اور مِرْمَیٌ تھے۔مِدْعَوٌ اور مِرْضَوٌ میں پہلے واؤ کو ی کیا پھر ی ماقبل مفتوح کو الف سے بدلا اور الف حذف ہوگیا۔

مَدَاعٍ، مَرَامٍ، مَرَاضٍ اور اسم تفضیل کی جمع اَدَاعٍ وغیرہ اصل میں مَدَاعِوُ، مَرَاضِوُ، مَرَامِیُ اور اَدَاعِوُ تھے۔مَرَامٍ کے علاوہ باقی تمام میں پہلے واؤ کو ی سے بدلا یہ تمام کلمات غیر منصرف ہیں اور تعلیل کرتے ہوئے یوں سمجھا جائے گا کہ یہ منون ہیں اور

غیر منصرف کی تنوین ختم کی گئی ہے لہٰذا اصل میں مَدَاعِیٌ، مَرَاضِیٌ، اَدَاعِیٌ اور مَرَامِیٌ بن جائیں گے پھر ی پر ضمہ دشوار اسے گرا دیا تو دو ساکن جمع ہوئے (ی اور نون تنوین) (مَدَاعِیُنْ، مَرَاضِیُنْ، اَدَاعِیُنْ) ی کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا تو مَدَاعٍ وغیرہ بن گیا۔

مَدَاعِیُّ وغیرہ اصل میں مَدَاعِیْوُ، مَرَاضِیْوُ تھا۔واؤ اور ی ایک کلمہ میں جمع ہوئے اول ساکن ہے واؤ کو ی سے بدل کر ی میں ادغام کر دیا۔

دُعْیٰی اور رُضْیٰی اصل میں دُعْوٰی اور رُضْوٰی تھے۔فُعْلٰی اسمی کے لام کلمہ میں واؤ واقع ہوئی اسے ی میں تبدیل کر دیا۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 43

متفرق قاعدے

1۔ جب اسم ناقص کی جمع فَعَلَۃٌ کے وزن پر آئے تو ف کلمہ کو ضمہ دینا ضروری ہے جیسے دُعَاۃٌ، غُزَاۃٌ، رُمَاۃٌ اصل میں دَعَوَۃٌ، غَزَوَۃٌ اور رَمَیَۃٌ تھے۔ واؤ اور ی کے متحرک اور ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے انہیں الف سے بدل دیا۔

2۔ جب واؤ یا ی اسم کے آخر میں الف زائد کے بعد واقع ہوں تو ہمزہ سے بدل جاتے ہیں جیسے دُعَاءٌ، بِنَاءٌ اصل میں دُعَاوٌ اور بِنَایٌ تھے بشرطیکہ آخر میں تائے تانیث لازم نہ ہو۔ جیسے عَدَاوَۃٌ اور ہِدَایَۃٌ۔

3۔ جب فَعْلٰی اسمی کے لام کلمہ کی جگہ ی ہو تو واؤ ہو جاتی ہے جیسے فَتْوٰی، تَقْوٰی اصل میں فَتْیَا اور تَقْیَا تھے مگر فَعْلٰی وصفی میں ی قائم رہتی ہے جیسے صَدْیَا (پیاسی عورت)۔

4۔ جب فُعْلٰی اسمی کے لام کلمہ کی جگہ واؤ ہو تو ی ہو جاتی ہے جیسے دُنْیَا، عُلْیَا اصل میں دُنْوٰی اور عُلْوٰی تھے مگر فُعْلٰی وصفی میں واؤ قائم رہتی ہے جیسے غُزْوٰی۔

5۔ جو واؤ، ی اسم معرب کے آخر میں ضمہ اصلی کے بعد واقع ہو تو ضمہ کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں اور واؤ کسرہ کے بعد ی ہو جاتی ہے جیسے تَبَنٍّ، تَمَنٍّ اصل میں تَبَنُّوٌ اور تَمَنُّیٌ تھے۔

6۔ ناقص اور لفیف سے باب تفعیل کا مصدر تَفْعِلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے تَسْمِیَۃٌ اور تَقْوِیَۃٌ۔

سبق نمبر 44

لفیف کا بیان

لفیف کے ف کلمہ میں مثال کے قواعد اور لام کلمہ میں ناقص کے قواعد جاری ہوتے ہیں جبکہ عین کلمہ میں تعلیل نہیں ہوتی کیونکہ لام کلمہ کی تعلیل عین کلمہ کی تعلیل کے مانع ہے لفیف مفروق کے تین جبکہ مقرون کے دو باب استعمال ہوتے ہیں۔

ماضی معروف لفیف مفروق وِقَایَۃٌ (بچانا)، وِلَایَۃٌ (نزدیک ہونا):۔ وَقٰی، وَقَیَا، وَقَوْا، وَقَتْ، وَقَتَا، وَقَیْنَ، وَقَیْتَ، وَقَیْتُمَا، وَقَیْتُمْ، وَقَیْتِ، وَقَیْتُمَا، وَقَیْتُنَّ، وَقَیْتُ، وَقَیْنَا۔

وَلِیَ، وَلِیَا، وَلُوْا، وَلِیَتْ، وَلِیَتَا، وَلِیْنَ، وَلِیْتَ، وَلِیْتُمَا، وَلِیْتُمْ، وَلِیْتِ، وَلِیْتُمَا، وَلِیْتُنَّ، وَلِیْتُ، وَلِیْنَا۔

مجہول:۔ وُقِیَ، وُقِیَا، وُقُوْا، وُقِیَتْ، وُقِیَتَا، وُقِیْنَ، وُقِیْتَ، وُقِیْتُمَا، وُقِیْتُمْ، وُقِیْتِ، وُقِیْتُمَا، وُقِیْتُنَّ، وُقِیْتُ، وُقِیْنَا۔

وُلِیَ، وُلِیَا، وُلُوْا، وُلِیَتْ، وُلِیَتَا، وُلِیْنَ...... الخ۔

وَقٰی اصل میں وَقَیَ تھا۔ ی متحرک ماقبل مفتوح اسے الف سے بدلا۔ وَقَیْنَ سے لے کر آخر تک تمام صیغے اپنی اصل پر ہیں اسی طرح وَلِیَ کی تمام گردان معروف و مجہول اپنی اصل پر ہے سوائے جمع مذکر کے صیغہ کے، یہ اصل میں وَقَیُوْا، وَلِیُوْا اور مجہول میں وُقِیُوْا اور وُلِیُوْا تھے۔ وَقَیُوْا میں ی متحرک ماقبل مفتوح اسے الف سے بدلا اور الف اجتماع ساکنین سے گر گیا اور باقی تین صیغوں میں ی کا ضمہ نقل کر کے ماقبل کو دیا اور ی کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا۔

مضارع معروف و مجہول:۔ یَقِیْ، یَقِیَانِ، یَقُوْنَ، تَقِیْ، تَقِیَانِ، یَقِیْنَ، تَقِیْ، تَقِیَانِ، تَقُوْنَ، تَقِیْنَ، تَقِیَانِ، تَقِیْنَ، اَقِیْ، نَقِیْ۔

Scanned with CamScanner

يَلِيُ، يَلِيَانِ، يَلُوْنَ، تَلِيُ، تَلِيَانِ، يَلِيْنَ، تَلِيُ، تَلِيَانِ، تَلُوْنَ، تَلِيْنَ، تَلِيَانِ، تَلِيْنَ، اَلِيُ، نَلِيُ۔

يُوْقٰی، يُوْقَيَانِ، يُوْقَوْنَ، تُوْقٰی، تُوْقَيَانِ، يُوْقَيْنَ، تُوْقٰی، تُوْقٰی، تُوْقَيَانِ، تُوْقَوْنَ، تُوْقَيْنَ، تُوْقَيَانِ، تُوْقَيْنَ، اُوْقٰی، نُوْقٰی۔

يُوْلٰی، يُوْلَيَانِ، يُوْلَوْنَ، تُوْلٰی، تُوْلَيَانِ، يُوْلَيْنَ، تُوْلٰی، تُوْلٰی، تُوْلَيَانِ، تُوْلَوْنَ، تُوْلَيْنَ، تُوْلَيَانِ، تُوْلَيْنَ، اُوْلٰی، نُوْلٰی۔

يَقِیْ اور يَلِیْ اصل میں يَوْقِيُ اور يَوْلِيُ تھے۔ واؤ علامت مفتوح اور کسرہ عین کے درمیان واقع ہوئی اسے حذف کردیا، ی پر ضمہ دشوار تھا اسے بھی گرادیا۔

فعل امر:۔ قِ، قِيَا، قُوْا، قِيْ، قِيَا، قِيْنَ۔

لِ، لِيَا، لُوْا، لِيْ، لِيَا، لِيْنَ۔

قِ اور لِ اصل میں اِوْقِيُ اور اِوْلِيُ تھے۔ امر کی وجہ سے ی حذف ہوئی اور واؤ مضارع کی مناسبت سے اور ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی اسے بھی گرادیا۔

اسم فاعل:۔ وَاقٍ، وَاقِيَانِ، وَاقُوْنَ، وَاقِيَةٌ، وَاقِيَتَانِ، وَاقِيَاتٌ۔

اسم مفعول:۔ مَوْقِيٌّ، مَوْقِيَّانِ، مَوْقِيُّوْنَ، مَوْقِيَّةٌ، مَوْقِيَّتَانِ، مَوْقِيَّاتٌ۔

وَاقٍ اصل میں وَاقِيٌ تھا۔ ی پر ضمہ دشوار اسے حذف کیا دو ساکن جمع ہو گئے (ی اور تنوین) ی اجتماع ساکنین سے حذف ہوگئی۔ وَالٍ اصل میں وَالِيٌ تھا، تعلیل یہی ہوگی۔

مَوْقِیٌّ اصل میں مَوْقُوْيٌ تھا۔ واؤ اور ی ایک کلمہ میں اکٹھے ہوئے اول ساکن واؤ کو ی سے بدلا اور ی میں ادغام کردیا۔ بعد میں ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدلا۔

سبق نمبر 45

صرف صغیر

صرف صغیر از باب ضرب یضرب (وِقَايَةٌ):۔ وَقٰی، يَقِیْ، وِقَايَةً فَهُوَ وَاقٍ، وَوُقِيَ، يُوْقٰی، وِقَايَةً، فَذَاكَ مَوْقِيٌّ، لَمْ يَقِ، لَمْ يُوْقَ، لَايَقِیْ، لَايُوْقٰی، لَنْ يَقِيَ، لَنْ يُوْقٰی، لَيَقِيَنَّ، لَيُوْقَيَنَّ، لَيَقِيَنْ، لَيُوْقَيَنْ۔

والامر منه:۔ قِ، لِتُوْقَ، لِيَقِ، لِيُوْقَ۔

والنهي عنه:۔ لَاتَقِ، لَاتُوْقَ، لَايَقِ، لَايُوْقَ۔

والظرف منه:۔ مَوْقًی، مَوْقَيَانِ، مَوَاقٍ، مَوْقَاةٌ، مَوْقَاتَانِ، مَوَاقٍ۔

والآلة منه:۔ مِيْقًی، مِيْقَيَانِ، مَوَاقٍ، مِيْقَاةٌ، مِيْقَاتَانِ، مَوَاقٍ، مِيْقَاءٌ، مِيْقَاءَانِ، مَوَاقِيُّ۔

افعل التفضيل منه:۔ اَوْقٰی، اَوْقَيَانِ، اَوْقَوْنَ، اَوَاقٍ، وُقْيٰی، وُقْيَيَانِ، وُقْيَيَاتٌ، وُقًی۔

حسب يحسب:۔ وَلِيَ، يَلِيْ، وِلَايَةً، فَهُوَ وَالٍ وَوُلِيَ، يُوْلٰی، وِلَايَةً، فَذَاكَ مَوْلِيٌّ، لَمْ يَلِ، لَمْ يُوْلَ، لَايَلِيْ، لَايُوْلٰی، لَنْ يَّلِيَ، لَنْ يُّوْلٰی، لَيَلِيَنَّ، لَيُوْلَيَنَّ، لَيَلِيَنْ، لَيُوْلَيَنْ۔

والامر منه:۔ لِ، لِتُوْلَ، لِيَلِ، لِيُوْلَ۔

والنهي عنه:۔ لَاتَلِ، لَاتُوْلَ، لَايَلِ، لَايُوْلَ۔

والظرف منه:۔ مَوْلًی، مَوْلَيَانِ، مَوَالٍ، مَوْلَاةٌ، مَوْلَاتَانِ، مَوَالٍ۔

والآلة منه:۔ مِيْلًی، مِيْلَيَانِ، مَوَالٍ، مِيْلَاةٌ، مِيْلَاتَانِ، مَوَالٍ، مِيْلَاءٌ، مِيْلَاءَ انِ، مَوَالِيُّ۔

وافعل التفضيل منه:۔ اَوْلٰی، اَوْلَيَانِ، اَوْلَوْنَ، اَوَالٍ، وُلْيٰی، وُلْيَيَانِ،

Scanned with CamScanner

وُلُيَيَاتٌ، وُلًى۔

سمع یسمع وَجًی (سم کا گھسنا):۔ وَجِیَ، یَوْجٰی، وَجًیا، فَھُوَ وَاجٍ وَوُجِیَ بِہٖ، یُوْجٰی بِہٖ، وَجًیا فَذَاکَ مَوْجِیٌّ بِہٖ، لَمْ یَوْجَ،لَمْ یُوْجَ بِہٖ، لَایَوْجٰی، لَایُوْجٰی بِہٖ، لَنْ یَّوْجٰی، لَنْ یُّوْجٰی بِہٖ، لَیَوْجَیَنَّ، لَیُوْجَیَنَّ بِہٖ، لَیَوْجَیَنْ، لَیُوْجَیَنْ بِہٖ۔

والامر منہ:۔اِیْجَ، لِیُوْجَ بِکَ، لِیَوْجَ، لِیُوْجَ بِہٖ۔

والنھی عنہ:۔لَاتَوْجَ، لَایُوْجَ بِکَ، لَایَوْجَ، لَایُوْجَ بِہٖ۔

والظرف منہ:۔مَوْجًی، مَوْجَیَانِ، مَوَاجٍ، مَوْجَاۃٌ، مَوْجَاتَانِ، مَوَاجٍ۔

والآلۃ منہ:۔ مِیْجًی، مِیْجَیَانِ، مَوَاجٍ، مِیْجَاۃٌ، مِیْجَاتَانِ، مَوَاجٍ، مِیْجَاءٌ، مِیْجَاءَ انِ، مَوَاجِیُّ۔

افعل التفضیل منہ:۔اَوْجٰی، اَوْجَیَانِ، اَوْجَوْنَ، اَوَاجٍ، وُجْیٰ، وُجْیَیَانِ، وُجْیَیَاتٌ، وُجًی۔

لفیف مقرون از ضرب یضرب طَیٌّ (لپیٹنا):۔طَوٰی، یَطْوِیْ، طَیًّا، فَھُوَ طَاوٍ وَطُوِیَ، یُطْوٰی، طَیًّا فَذَاکَ مَطْوِیٌّ، لَمْ یَطْوِ، لَمْ یُطْوَ، لَایَطْوِی، لَایُطْوٰی، لَنْ یَّطْوِیَ، لَنْ یُّطْوٰی، لَیَطْوِیَنَّ، لَیُطْوَیَنَّ، لَیَطْوِیَنْ، لَیُطْوَیَنْ۔

والامر منہ:۔اِطْوِ، لِتُطْوَ، لِیَطْوِ، لِیُطْوَ۔

والنھی عنہ:۔لَاتَطْوِ، لَاتُطْوَ، لَایَطْوِ، لَایُطْوَ۔

والظرف عنہ:۔مَطْوًی، مَطْوَیَانِ، مَطَاوٍ، مَطْوَاۃٌ، مَطْوَاتَانِ، مَطَاوٍ۔

والآلۃ منہ:۔ مِطْوًی، مِطْوَیَانِ، مَطَاوٍ، مِطْوَاۃٌ، مِطْوَاتَانِ، مَطَاوٍ، مِطْوَاءٌ، مِطْوَاءَ انِ، مَطَاوِیُّ۔

وافعل التفضیل منہ:۔اَطْوٰی، اَطْوَیَانِ، اَطْوَوْنَ، اَطَاوٍ، طُوْیٰ، طُوْیَیَانِ، طُوْیَیَاتٌ، طُوًی۔

سمع یسمع از قُوَّۃٌ (قوی ہونا):۔قَوِیَ، یَقْوٰی، قُوَّۃً فَھُوَ قَوِیٌّ وَقُوِیَ بِہٖ، یُقْوٰی بِہٖ، قُوَّۃً فَذَاکَ مَقْوِیٌّ بِہٖ، لَمْ یَقْوَ، لَمْ یُقْوَبِہٖ، لَایَقْوٰی، لَایُقْوٰی بِہٖ، لَنْ یَّقْوٰی، لَنْ یُّقْوٰی بِہٖ، لَیَقْوَیَنَّ، لَیُقْوَیَنَّ بِہٖ، لَیَقْوَیَنْ، لَیُقْوَیَنْ بِہٖ۔

والامر منہ:۔اِقْوَ، لِیُقْوَبِکَ، لِیَقْوَ، لِیُقْوَبِہٖ۔

والنھی عنہ:۔لَاتَقْوَ، لَایُقْوَبِکَ، لَایَقْوَ، لَایُقْوَبِہٖ۔

والظرف منہ:۔مَقْوًی، مَقْوَیَانِ، مَقَاوٍ، مَقْوَاۃٌ، مَقْوَاتَانِ، مَقَاوٍ۔

والآلۃ منہ:۔مِقْوًی،مِقْوَیَانِ،مَقَاوٍ،مِقْوَاۃٌ، مِقْوَاتَانِ، مَقَاوٍ،مِقْوَاءٌ، مِقْوَاءَ انِ، مَقَاوِیُّ۔

افعل التفضیل منہ:۔اَقْوٰی، اَقْوَیَانِ، اَقْوَوْنَ، اَقَاوٍ، قُوْیٰ، قُوْیَیَانِ، قُوْیَیَاتٌ، قُوًی۔

سبق نمبر 46

مزید فیہ کے ابواب

ناقص اور لفیف سے ثلاثی مزید فیہ کے آٹھ باب آتے ہیں جن میں تعلیل کے قواعد پیچھے بیان ہو چکے ہیں۔ افعال، تفعیل، مفاعلہ، تفعل، تفاعل، افتعال، انفعال، استفعال۔

ناقص واوی از باب افعال اَلْاِعْلَاءُ (بلند کرنا)

اَعْلٰی، یُعْلِیْ، اِعْلَاءً فَهُوَ مُعْلٍ وَاُعْلِیَ، یُعْلٰی، اِعْلَاءً، فَذَاکَ مُعْلًی...... الخ۔

ناقص یائی از باب افعال اَلْاِغْنَاءُ (غنی کرنا)

اَغْنٰی، یُغْنِیْ، اِغْنَاءً، فَهُوَ مُغْنٍ وَاُغْنِیَ، یُغْنٰی، اِغْنَاءً، فَذَاکَ مُغْنًی...... الخ۔

لفیف مفروق از باب افعال اَلْاِیْلَاءُ (قریب کرنا)

اَوْلٰی، یُوْلِیْ، اِیْلَاءً، فَهُوَ مُوْلٍ وَاُوْلِیَ، یُوْلٰی، اِیْلَاءً، فَذَاکَ مُوْلًی...... الخ۔

لفیف مقرون از باب افعال اَلْاِرْوَاءُ (سیراب کرنا)

اَرْوٰی، یُرْوِیْ، اِرْوَاءً، فَهُوَ مُرْوٍ وَاُرْوِیَ، یُرْوٰی، اِرْوَاءً، فَذَاکَ مُرْوًی ......الخ۔

اَحْیٰی، یُحْیِیْ، اِحْیَاءً، فَهُوَ مُحْیٍ وَاُحْیِیَ، یُحْیٰی، اِحْیَاءً، فَذَاکَ مُحْیًی...... الخ۔

ناقص واوی از باب تفعیل تَسْمِیَةٌ (نام رکھنا)

سَمّٰی، یُسَمِّیْ، تَسْمِیَةً، فَهُوَ مُسَمٍّ وَسُمِّیَ، یُسَمّٰی، تَسْمِیَةً، فَذَاکَ مُسَمًّی، لَمْ یُسَمِّ، لَمْ یُسَمَّ، لَایُسَمِّیْ، لَایُسَمّٰی۔

والامر منه:۔ سَمِّ، لِتُسَمّٰی، لِیُسَمِّ، لِیُسَمَّ۔

والنهی عنه:۔ لَا تُسَمِّ، لَا تُسَمَّ، لَا یُسَمِّ، لَا یُسَمَّ۔

والظرف منه:۔ مُسَمًّی، مُسَمَّیَانِ، مُسَمَّیَاتٌ۔

والآلة منه:۔ مَابِهِ التَّسْمِیَةُ۔

والتفضیل منه:۔ اَشَدُّ تَسْمِیَةً۔

ناقص یائی از باب تفعیل تَرْمِیَةٌ (تیر پھینکنا)

رَمّٰی، یُرَمِّیْ، تَرْمِیَةً، فَهُوَ مُرَمٍّ وَرُمِّیَ، یُرَمّٰی، تَرْمِیَةً، فَذَاکَ مُرَمًّی...... الخ

لفیف مقرون از باب تفعیل تَقْوِیَةٌ (طاقت پہنچانا)، تَحِیَّةٌ (سلام کرنا)

قَوّٰی، یُقَوِّیْ، تَقْوِیَةً، فَهُوَ مُقَوٍّ وَقُوِّیَ، یُقَوّٰی، تَقْوِیَةً فَذَاکَ مُقَوًّی...... الخ

حَیّٰی، یُحَیِّیْ، تَحِیَّةً، فَهُوَ مُحَیٍّ وَحُیِّیَ، یُحَیّٰی، تَحِیَّةً فَذَاکَ مُحَیًّی...... الخ

ناقص واوی از باب مفاعلہ مُغَالَاةٌ (مہر زیادہ کرنا)

غَالٰی، یُغَالِیْ، مُغَالَاةً فَهُوَ مُغَالٍ وَغُوْلِیَ، یُغَالٰی، مُغَالَاةً، فَذَاکَ مُغَالًی، لَمْ یُغَالِ...... الخ۔

ناقص یائی از باب مفاعلہ مُلَاقَاةٌ (باہم ملنا)

لَاقٰی، یُلَاقِیْ، مُلَاقَاةً، فَهُوَ مُلَاقٍ وَلُوْقِیَ، یُلَاقٰی، مُلَاقَاةً، فَذَاکَ مُلَاقًی...... الخ۔

لفیف مفروق از باب مفاعلہ مُوَارَاةٌ (چھپانا)

وَارٰی، یُوَارِیْ، مُوَارَاةً فَهُوَ مُوَارٍ وَوُوْرِیَ، یُوَارٰی، مُوَارَاةً فَذَاکَ مُوَارًی ...... الخ۔

لفیف مقرون از باب مفاعلہ مُدَاوَاةٌ (علاج کرنا)

دَاوٰی، یُدَاوِیْ، مُدَاوَاةً فَهُوَ مُدَاوٍ وَدُوْوِیَ، یُدَاوٰی، مُدَاوَاةً فَذَاکَ مُدَاوًی ...... الخ۔

Scanned with CamScanner

ناقص واوی از باب تفعل تَعَلٍّ (بلند ہونا)

تَعَلّٰی، یَتَعَلّٰی، تَعَلِّیًا فَهُوَ مُتَعَلٍّ وَتُعُلِّیَ، یُتَعَلّٰی،تَعَلِّیًا، فَذَاکَ مُتَعَلًّی، لَمْ یَتَعَلَّ، لَمْ یُتَعَلَّ...... الخ۔

ناقص یائی از باب تفعل تَمَنٍّ (آرزو کرنا)

تَمَنّٰی، یَتَمَنّٰی، تَمَنِّیًا فَهُوَ مُتَمَنٍّ وَتُمُنِّیَ، یُتَمَنّٰی، تَمَنِّیًا فَذَاکَ مُتَمَنًّی لَمْ یَتَمَنَّ...... الخ۔

لفیف مفروق از باب تفعل تَوَلٍّ (دوستی کرنا)

تَوَلّٰی، یَتَوَلّٰی، تَوَلِّیًا، فَهُوَ مُتَوَلٍّ وتُوُلِّیَ، یُتَوَلّٰی، تَوَلِّیًا، فَذَاکَ مُتَوَلًّی ...... الخ۔

لفیف مقرون از باب تفعل تَقَوٍّ (پرہیزگار ہونا)

تَقَوّٰی، یَتَقَوّٰی،تَقَوِّیًا فَهُوَ مُتَقَوٍّ وَتُقُوِّیَ، یُتَقَوّٰی، تَقَوِّیًا، فَذَاکَ مُتَقَوًّی...... الخ۔

ناقص واوی از باب تفاعل تَعَالٍ (بلند ہونا)

تَعَالٰی، یَتَعَالٰی، تَعَالِیًا، فَهُوَ مُتَعَالٍ وَتُعُوْلِیَ، یُتَعَالٰی، تَعَالِیًا، فَذَاکَ مُتَعَالًی...... الخ۔

ناقص یائی از باب تفاعل تَمَارٍ (شک کرنا)

تَمَارٰی، یَتَمَارٰی، تَمَارِیًا فَهُوَ مُتَمَارٍ وَتُمُوْرِیَ، یُتَمَارٰی، تَمَارِیًا، فَذَاکَ مُتَمَارًی ...... الخ۔

لفیف مفروق از باب تفاعل تَوَالٍ (مسلسل کام کرنا)

تَوَالٰی، یَتَوَالٰی، تَوَالِیًا فَهُوَ مُتَوَالٍ وَتُوُوْلِیَ، یُتَوَالٰی، تَوَالِیًا، فَذَاکَ مُتَوَالًی ...... الخ۔

لفیف مقرون از باب تفاعل تَسَاوٍ (برابر ہونا)

تَسَاوٰی، یَتَسَاوٰی، تَسَاوِیًا فَهُوَ مُتَسَاوٍ وَتُسُوْوِیَ، یُتَسَاوٰی، تَسَاوِیًا فَذَاکَ مُتَسَاوًی...... الخ۔

نوٹ:۔ ان ابواب کی گردانیں مکمل کریں اور تعلیل بھی بیان کریں۔

ناقص واوی از باب افتعال اِحْتِبَاءٌ (گھٹنے کھڑے کر کے چادر باندھ کر بیٹھنا)

اِحْتَبٰی، یَحْتَبِیْ، اِحْتِبَاءً، فَهُوَ مُحْتَبٍ وَاُحْتُبِیَ، یُحْتَبٰی، اِحْتِبَاءً فَذَاکَ مُحْتَبًی۔

ناقص یائی از باب افتعال اجتباءٌ (برگزیدہ ہونا)

اِجْتَبٰی، یَجْتَبِیْ، اِجْتِبَاءً، فَهُوَ مُجْتَبٍ وَاُجْتُبِیَ، یُجْتَبٰی، اِجْتِبَاءً فَذَاکَ مُجْتَبًی والامر منهُ اِجْتَبِ والنهی عنه لا تَجْتَبِ۔

والظرف منه:۔ مُجْتَبًی...... الخ۔

لفیف مقرون از باب افتعال اِلْتِوَاء (پیچیدہ ہونا)

اِلْتَوٰی، یَلْتَوِیْ، اِلْتِوَاءً، فَهُوَ مُلْتَوٍ وَاُلْتُوِیَ، یُلْتَوٰی، اِلْتِوَاءً، فَذَاکَ مُلْتَوًی۔

والامر منه:۔اِلْتَوِ۔

والنهی عنه:۔لَاتَلْتَوِ۔

والظرف منه:۔مُلْتَوًی...... الخ۔

ناقص واوی از باب انفعال اِنْمِحَاءٌ (مٹ جانا)

اِنْمَحٰی، یَنْمَحِیْ، اِنْمِحَاءً، فَهُوَ مُنْمَحٍ واُنْمُحِیَ بِهٖ، یُنْمَحٰی بِهٖ، اِنْمِحَاءً فَذَاکَ مُنْمَحًی بِهٖ۔

والامر منه:۔اِنْمَحِ۔

Scanned with CamScanner

والنهی عنه:۔لَاتَنْمَحِ، لَايُنْمَحْ بِکَ۔

والظرف منه:۔مُنْمَحًی...... الخ۔

لفیف مقرون از باب انفعال اِنْزِوَاءٌ (گوشہ نشین ہونا)

اِنْزَوٰی، یَنْزَوِیْ، اِنْزِوَاءً، فَهُوَ مُنْزَوٍ وَاُنْزُوِیَ بِهٖ، یُنْزَوٰی بِهٖ، اِنْزِوَاءً، فَذَاکَ مُنْزَوًی بِهٖ۔

والامر منه:۔اِنْزَوِ۔

والنهی عنه:۔لَاتَنْزَوِ۔

والظرف منه:۔مُنْزَوًی...... الخ۔

ناقص واوی از باب استفعال اِسْتِعْلَاءٌ (بلند ہونا)

اِسْتَعْلٰی،یَسْتَعْلِیْ،اِسْتِعْلَاءً فَهُوَ مُسْتَعْلٍ وَاُسْتُعْلِیَ،یُسْتَعْلٰی،اِسْتِعْلَاءً فَذَاکَ مُسْتَعْلًی۔

والامر منه:۔اِسْتَعْلِ۔

والنهی عنه:۔لَا تَسْتَعْلِ۔

والظرف منه:۔مُسْتَعْلًی...... الخ۔

ناقص یائی اِسْتِغْنَاءٌ (بے پرواہ ہونا)

اِسْتَغْنٰی، یَسْتَغْنِیْ، اِسْتِغْنَاءً، فَهُوَ مُسْتَغْنٍ...... الخ۔

لفیف مفروق اِسْتِیْفَاءٌ (پورا کرنا)

اِسْتَوْفٰی، یَسْتَوْفِیْ، اِسْتِیْفَاءً، فَهُوَ مُسْتَوْفٍ واُسْتُوْفِیَ یُسْتَوْفٰی، اِسْتِیْفَاءً، فَذَاکَ مُسْتَوْفًی۔

والامر منه:۔اِسْتَوْفِ۔

والنهی عنه:۔لَا تَسْتَوْفِ۔

والظرف منه:۔مُسْتَوْفًی...... الخ۔

نوٹ:۔مذکورہ ابواب کی گردانیں بمع تعلیل مکمل کریں۔

تمرین

1۔تَدْعِیْنَ، تَرْضَیْنَ کون سے صیغے ہیں اور ان میں کیا تعلیل ہوئی ہے۔

2۔مَرْمِیٌّ اور مَرْضِیٌّ میں کیا تعلیل ہوئی ہے۔

3۔یَدْعُوْنَ اور تَدْعُوْنَ کون کونسے صیغے ہو سکتے ہیں نیز ان کی تعلیل بیان کریں۔

4۔درج ذیل مصادر سے صرف صغیر کریں۔

اِصْطِفَاءٌ (چننا)، مُوَالَاةٌ (باہم دوستی کرنا)، تَرَوٍّ (سیراب کرنا)، تَوْلِیَةٌ (والی بنانا)، اِدْنَاءٌ (قریب کرنا)۔

5۔درج ذیل صیغوں کی پہچان کریں۔

یَخْشَوْنَ، فَنَسُوْا، دَعَوْنَ، یَسْتَوُوْنَ، اَرِ، لَاتَطْفُوْا، قِ، لِیَا، اِتِ، لَاتُلْهِیَهُمْ، مُوْلٍ، اِسْتَفْشُوْا، تَسْمِیَةٌ، مُنْزَوًی، اِیْجَ، مِقْوَاءٌ۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر 47

خواص ابواب

ہر باب کئی معانی پر دلالت کرتا ہے۔ یہاں چند کثیر الاستعمال خصوصیات ابواب ذکر کی جاتی ہیں۔

1۔ **تعدیہ:** یعنی فعل لازم کو متعدی اور متعدی میں ایک اور مفعول کا اضافہ کرنا یہ خاصہ زیادہ باب افعال اور تفعیل میں پایا جاتا ہے جیسے کَرُمَ سے اَکْرَمَ اور کَرَّمَ۔(اس نے عزت کی)۔

2۔ **مشارکت:** یعنی دو آدمیوں کا مل کر کام کرنا یہ خاصہ باب مفاعلہ اور تفاعل میں پایا جاتا ہے جیسے خَاصَمَ، تَخَاصَمَ (باہم جھگڑا کرنا)۔

3۔ **مطاوعت:** یعنی فاعل کا اثر قبول کرنا یہ باب تفعّل، افتعال، انفعال، تفعلل، افعنلال اور افعلال کا خاصہ ہے جیسے:

قَطَّعْتُ الْخَشَبَ فَتَقَطَّعَ	میں نے لکڑی کاٹی پس وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی۔
جَمَعْتُ الْقَوْمَ فَاجْتَمَعُوْا	میں نے قوم کو جمع کیا پس وہ جمع ہوگئے۔
کَسَرْتُ الْخَشَبَ فَانْکَسَرَ	میں نے لکڑی توڑی پس وہ ٹوٹ گئی۔
سَرْوَلْتُهٗ فَتَسَرْوَلَ	میں نے اسے شلوار پہنائی پس اس نے پہن لی۔
حَرْجَمْتُ الْقَوْمَ فَاحْرَنْجَمُوْا	میں نے قوم کو جمع کیا پس وہ جمع ہوگئے۔
طَمْئَنْتُهٗ فَاطْمَئَنَّ	میں نے اسے مطمئن کیا پس وہ مطمئن ہوگیا۔

4۔ **مبالغہ:** یعنی کسی کی کیفیت یا مقدار میں زیادتی بیان کرنا یہ باب افعال تفعیل، افعیعال اور افعوال کا خاصہ ہے جیسے اَسْفَرَ الصُّبْحُ (صبح خوب روشن ہوئی)، حَمَّدَ (اس نے بار بار تعریف کی)، اِخْشَوْشَنَ (وہ بہت سخت ہوا)، اِجْلَوَّذَ (وہ تیزی سے دوڑا)۔

5۔ **طلب:** کسی چیز کا طلب کرنا، مانگنا اور یہ باب تفعّل اور استفعال کا خاصہ ہے جیسے

تَعَجَّلَ الشَّیْئَ (اس نے چیز کو جلدی طلب کیا)، اِسْتَغْفَرَ (اس نے بخشش طلب کی)۔

6۔ **لزوم:** یعنی فعل کا لازم ہونا باب کَرُمَ یَکْرُمُ، انفعال، افعلال، افعیلال، افعنلال اور افعلال ہمیشہ لازم استعمال ہوتے ہیں اور باب سَمِعَ یَسْمَعُ، افعیعال اور افعوال اکثر لازم استعمال ہوتے ہیں جیسے کَرُمَ (وہ سخی ہوا)، اِنْفَطَرَ (وہ پھٹا)، اِحْمَرَّ (وہ سرخ ہوا)، اِدْھَامَّ (وہ سیاہ ہوا)، اِحْرَنْجَمَ (وہ جمع ہوا)، اِقْشَعَرَّ (وہ کانپا)، فَرِحَ (وہ خوش ہوا)، اِخْشَوْشَنَ (وہ سخت ہوا)، اِجْلَوَّذَ (وہ جلدی چلا)۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر48

مصدر کے اوزان

مصدر کے مشہور اور کثیر الاستعمال اوزان درج ذیل ہیں۔

فُعل:۔قَتْلٌ، عِلْمٌ، شُرْبٌ۔ فِعْلَةٌ:۔رَحْمَةٌ، خِدْمَةٌ، قُدْرَةٌ۔

فُعْلٰی:۔دَعْوٰی، ذِکْرٰی، بُشْرٰی۔ فُعْلَانٌ:۔طَیَرَانٌ، حِرْمَانٌ، غُفْرَانٌ۔

فُعَلٌ:۔طَلَبٌ، صِغَرٌ، هُدًی۔ فِعَالٌ:۔ذَهَابٌ، اِبَاءٌ، سُؤَالٌ۔

فُعَالَةٌ:۔زِهَادَةٌ، دِرَايَةٌ، بُغَايَةٌ۔

مزید فیہ کے مصادر

1۔باب تفعیل کا مصدر درج ذیل اوزان پر آتا ہے تَفْعِلَةٌ جیسے تَسْمِيَةٌ، فَعَالٌ جیسے کَلَامٌ، فِعَالٌ جیسے بِلَالٌ، فِعَّالٌ جیسے کِذَّابٌ، تَفْعَالٌ جیسے تَکْرَارٌ۔

2۔باب مفاعلہ کا مصدر فِعَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے قِتَالٌ۔

3۔باب فعللہ کا مصدر فِعْلَالٌ اور فَعْلَلٰی کے وزن پر آتا ہے جیسے زِلْزَالٌ، قَهْقَرٰی۔

مصدر میمی:۔ وہ مصدر جس کی ابتداء میں میم زائد ہو اور یہ میم باب مفاعلہ کی نہ ہو جیسے مَنْطِقٌ۔

بنانے کا طریقہ:۔ ثلاثی مجرد افعال سے اس کے دو وزن آتے ہیں مَفْعَلٌ اور مَفْعِلٌ جیسے مَرْکَبٌ، مَدْخَلٌ اور مَوْعِدٌ، مَرْجِعٌ۔

غیر ثلاثی افعال سے اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے جیسے مُکْرَمٌ، مُصَرَّفٌ۔

نوٹ:۔ کبھی مصدر میمی کے آخر میں ''ۃ'' کا اضافہ کر دیتے ہیں جیسے مَسَرَّةٌ، مَحَبَّةٌ۔

سبق نمبر49

فعل اصل ہے یا مصدر؟

کوفیوں اور بصریوں کا اس بات میں اختلاف ہے کہ فعل اصل ہے یا مصدر، کوفیوں کے نزدیک فعل اصل ہے اور بصریوں کے نزدیک مصدر اصل ہے۔

اصل اختلاف اس میں ہے کہ فعل ماضی کو مادہ اور اصل قرار دے کر مشتق منہ کہا جائے اور مصدر کو اس کی فرع اور اسے ماضی سے مشتق مانا جائے یا اس کے برعکس یعنی یہ اختلاف مطلق نہیں بلکہ اشتقاق کے اعتبار سے ہے۔

بصری مصدر کے اصل ہونے پر معنی سے استدلال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مصدری معنی تمام افعال اور اسمائے مشتقہ میں پایا جاتا ہے لہٰذا لفظ مصدر بھی تمام مشتقات کے لئے اصل اور مادہ ہونا چاہئے۔ جبکہ کوفی لفظوں سے استدلال کرتے ہیں مثلاً یہ کہ اکثر مصدر تعلیل میں فعل کے تابع ہوتا ہے جیسے يَعِدُ عِدَةً اور يَوْجَلُ، وَجْلًا اور تعلیل کا تعلق لفظوں سے ہے پس مصدر لفظ میں فعل کی فرع ہے اور اسی سے مشتق ہے اور یہ کہنا کہ فعل اعلال میں اصل ہے نہ کہ اشتقاق میں، صحیح نہیں کیونکہ مدعی یہ ہے کہ فعل اشتقاق میں اصل ہے اور اعلال کا تعلق لفظوں سے ہے جب فعل کا اس میں اصل ہونا ثابت ہو گیا تو اشتقاق میں بھی اصل ہونا ثابت ہوگا۔

اس بات میں غور کرنا چاہئے کہ کیا فعل ماضی مادہ اور اصل بننے کی صلاحیت رکھتا ہے یا مصدر؟ تو تامل سے یہ بات واضح ہوئی کہ ماضی میں مادہ اور اصل ہونے کی لیاقت موجود ہے مصدر میں نہیں۔

فعل ماضی میں تمام حروف مصدر لازمی پائے جاتے ہیں جبکہ اس کا برعکس نہیں جیسے شَهَادَةٌ سے شَهِدَ اور کَرَاهِيَةٌ سے کَرِهَ۔ چنانچہ ثلاثی مجرد کے چند مصادر کے علاوہ تمام اوزان میں مصدر کے حروف ماضی کے حروف سے زائد ہیں۔ جیسے قَتْلٌ، قَتَلَ، فِسْقٌ،

Scanned with CamScanner

فَسَقَ، شُکُرٌ، شَکَرَ۔

نیز تفاعل، تفعل اور تفعلل میں بھی ماضی اور مصدر کے حروف برابر ہیں لہٰذا یہ بات واضح ہوئی کہ اصل اور مادہ بننے کی صلاحیت اسی میں ہوگی جو تمام فروعات میں پایا جائے اور وہ اصل نہیں ہوسکتا جس کے حروف تمام فروعات میں نہ ہوں نیز اصل بننے کی صلاحیت مزید علیہ میں ہوتی ہے نہ کہ مزید فیہ میں اور مزید علیہ ماضی ہے لہٰذا یہی اصل ہوگی۔

آپ نے کہا ماضی کے تمام حروف مصدر میں پائے جاتے ہیں حالانکہ اِخْشَوْشَنَ میں واؤ ہے اور اِخْشِیْشَان (مصدر) میں واؤ نہیں اور اِدْھَامَّ میں الف ہے اور اِدْھِیْمَامٌ میں نہیں۔

اِخْشَوْشَنَ کی واؤ اور اِدْھَامَّ میں الف ماقبل کسرہ کی وجہ سے ی سے بدل گئے ہیں۔ لہٰذا اصل کے اعتبار سے واؤ اور الف مصدر میں موجود ہیں۔ یہ بھی فعل کے اصل اور مادہ ہونے کی دلیل ہے کیونکہ اگر مصدر اصل ہوتا تو اس کے تمام حروف ماضی میں پائے جاتے اور ماضی اِخْشَیْشَنَ اور اِدْھَیْمَمَ آتی اور اسی طرح تمام افعال اور اسمائے مشتقہ بھی۔ جیسے یَخْشَیْشِنُ، مُخْشَیْشِنٌ وغیرہ لیکن یہ ی کے ساتھ نہیں آئے بلکہ واؤ اور الف کے ساتھ آئے ہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ مصدر اصل نہیں۔

سوال:۔ یہ قول درست نہیں کہ ماضی کے تمام حروف مصدر میں پائے جاتے ہیں۔ جیسے باب تفعیل کی ماضی میں "ع" کلمہ مشدد ہوتا ہے اور مصدر میں نہیں۔

جواب:۔ باب تفعیل کے مصدر میں جو ماضی کا حرف مکرر نہیں پایا جاتا۔ محققین کے نزدیک یائے تفعیل کی اصل وہی حرف مکرر ہے یعنی تَحْمِیْدٌ اصل میں تَحْمِمْدٌ تھا۔ دوسری میم کو ی سے بدل دیا تو تَحْمِیْدٌ ہوا اور مضاعف میں اکثر دوسرے حرف کو حرف علت سے بدلتے ہیں تاکہ ثقل دور ہوجائے جیسے دَسّٰھَا اصل میں دَسَّسَھَا تھا آخری سین کو الف سے بدل دیا۔

سوال:۔ تمہارا یہ کہنا کہ تفعیل کے مصدر میں ی دراصل حرفِ مکرر ہے۔ تفعیل کے ان

مصادر پر صادق نہیں آتا جو تفعیل کے وزن پر نہیں جیسے تَبْصِرَۃٌ وغیرہ اور باب مفاعلہ کے مصدر قِتَالٌ اور قِیْتَالٌ میں بھی کیونکہ ان مصادر میں ماضی کے تمام حروف موجود نہیں۔

جواب:۔ ہماری گفتگو ان مصادر کے متعلق ہے جو باب میں کلیۃً وارد ہوں اور وہ مصادر جو قلیل الوجود ہیں قابل اعتبار نہیں۔ سلامٌ اور کلامٌ پر اعتراض وارد نہیں ہوتا کیونکہ یہ مصدر نہیں بلکہ اسم مصدر ہیں اور قِیْتَالٌ مصدر میں ماضی کے تمام حروف موجود ہیں کیونکہ ماضی کا الف ماقبل کسرہ کی وجہ سے مصدر میں ی سے بدل گیا ہے اور قِتَالٌ، قِیْتَالٌ کا مخفف ہے لہٰذا ان تمام مصادر میں فعل ماضی کے تمام حروف موجود ہیں اگرچہ تقدیراً ہیں۔

دوسری دلیل:۔ فعل کے اصل ہونے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ فعل مصدر کے بغیر پایا جاتا ہے۔ جیسے "لَیْسَ اور عَسٰی" فعل ہیں لیکن ان کا مصدر نہیں۔ اگر مصدر اصل ہوتا تو اس سے یہ لازم آتا کہ فرع کا وجود اصل کے بغیر پایا گیا اور مصدر فعل کے بغیر نہیں آتا۔

سوال:۔ یہ کہنا کہ مصدر بغیر فعل کے نہیں آتا صحیح نہیں کیونکہ بعض مصادر عقیمہ (بانجھ) ہیں جن کا فعل نہیں آتا مگر وہ مستعمل ہیں۔

جواب:۔ بعض مصادر جن کو عقیمہ کہا گیا ہے مثلاً مَتْنٌ اور تَقْسِیْمٌ ان دونوں سے فاعل کے علاوہ کوئی دوسرا صیغہ نہیں آتا یہ بات مسلم نہیں جیسا کہ قاموس میں ہے۔ قَسَّمَہٗ، یُقَسِّمُہٗ اس سے معلوم ہوا کہ تقسیم کا ماضی اور مضارع آتا ہے۔ ایسے ہی مَتْنٌ کا فعل آیا ہے جیسے مَتَنَ الْکَبْشُ (مینڈھے کا سینگ نکالنا)۔

تیسری دلیل:۔ بصریوں نے مصدر کے معنی (جائے صدور) کو مصدر کے اصل اور مادہ ہونے پر بطور دلیل پیش کیا ہے کہ اس سے افعال اور اسماء مشتق ہوتے ہیں مگر اشتقاق لفظی کی حقیقت میں غور کرنے سے یہ بات باطل ہوجاتی ہے کیونکہ اشتقاق لفظی کی حیثیت یہ ہے کہ دو لفظوں میں لفظی اور معنوی مناسبت ہو اور جہاں ایک لفظ سے دوسرے لفظ کو ماخوذ فرض کرنا آسان ہو۔ وہاں دوسرے لفظ کو پہلے لفظ سے مشتق قرار دیتے ہیں۔

نوٹ:۔ بصریوں نے ایک دلیل یہ دی ہے کہ جس طرح سونا اور چاندی سے زیور وغیرہ

Scanned with CamScanner

بنتے ہیں۔ ان میں تصرف کر کے ایک نئی شکل بنائی جاتی ہے اور ہر شکل میں اصل (یعنی سونا اور چاندی) موجود ہوتے ہیں اسی طرح تمام مشتقات میں مصدری معنی موجود ہوتا ہے لہٰذا مصدر اصل ہے۔

جواب :۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مذکورہ مثال میں سونا چاندی پہلے سے موجود ہوتے ہیں اور ان میں تصرف کر کے کچھ بنایا جاتا ہے لیکن فعل سے پہلے مصدر کا پایا جانا ثابت نہیں لہٰذا فعل کے اشتقاق کو سونا چاندی کے زیورات کی مثل قرار دینا قیاس مع الفارق ہے۔

نوٹ :۔ بعض غیر محققین کا یہ کہنا صحیح نہیں کہ مصدر اشتقاق کے اعتبار سے اصل ہے اور فعل تعلیل کے اعتبار سے اصل ہے کیونکہ محل نزاع یہی ہے کہ اشتقاق میں فعل اصل ہے یا مصدر اور مطلق اصل ہونے میں اختلاف نہیں۔

سبق نمبر 50

نسبت کا بیان

نسبت کا لغوی معنی رابطہ اور تعلق ہے جبکہ اصطلاح میں اس سے مراد اسم کے آخر میں ''یاءِ مشدد ماقبل مکسور'' کا اس لئے اضافہ کرنا کہ اس اسم کے ساتھ کسی چیز کا تعلق ظاہر ہو سکے۔ جس اسم کے آخر میں ی لگائی جائے اس کو منسوب الیہ اور اس طرح جو اسم بنے اسے منسوب کہتے ہیں۔ جیسے هَاشِمِيٌّ اسم منسوب ہے اور هَاشِم منسوب الیہ ہے۔

نسبت میں صفت کا معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے رَجُلٌ مَدَنِيٌّ لیکن اگر منسوب الیہ صفت ہو تو نسبت سے صفت میں مبالغہ مراد ہوتا ہے۔ جیسے أَحْمَرُ سے أَحْمَرِيٌّ (بہت سرخ رنگ والا)۔

مختلف اسماء کی نسبت کے طریقے مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) تأنیث بالتاء :۔ اگر اسم کے آخر میں تاءِ تانیث ہو تو نسبت کے وقت گر جاتی ہے۔ جیسے مَكَّةُ سے مَكِّيٌّ، فَاطِمَةُ سے فَاطِمِيٌّ۔

(2) اسم مقصور :۔ (i) اگر الف مقصورہ تیسری جگہ ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے رَضَا سے رَضَوِيٌّ، فَتًى سے فَتَوِيٌّ۔

(ii) اگر چوتھی جگہ ہو اور دوسرا حرف ساکن ہو تو حذف کرنا اور واؤ سے بدلنا دونوں جائز ہیں۔ جیسے حُبْلٰى سے حُبْلِيٌّ اور حُبْلَوِيٌّ، مَلْهٰى سے مَلْهِيٌّ اور مَلْهَوِيٌّ۔ اگر الف تانیث کے لئے ہو تو حذف کرنا اور اگر واؤ اور ی کا بدل ہو تو واؤ سے بدلنا مختار ہے۔ جیسے حُبْلٰى سے حُبْلِيٌّ، مَرْضٰى سے مَرْضَوِيٌّ اور مَسْعٰى سے مَسْعَوِيٌّ واؤ سے بدلنے کی صورت میں واؤ سے پہلے الف کی زیادتی بھی جائز ہے جیسے حُبْلَاوِيٌّ، مَلْهَاوِيٌّ۔

(iii) اگر الف مقصور چوتھی جگہ ہو اور دوسرا حرف متحرک ہو یا چوتھی جگہ کے بعد کسی جگہ پر ہو تو الف مقصورہ کو حذف کرنا واجب ہے۔ جیسے بَرَدٰى سے بَرَدِيٌّ (دمشق کے وسط سے

Scanned with CamScanner

گزرنے والی نہر)، مُصْطَفٰی سے مُصْطَفِیٌّ اور مُسْتَشْفٰی سے مُسْتَشْفِیٌّ (ہسپتال)
اور اگر پانچویں جگہ ہو تو بعض کے نزدیک واؤ سے بدلنا بھی جائز ہے جیسے مُصْطَفٰی سے مُصْطَفَوِیٌّ۔

(3) اسم ممدود:۔ (i) اگر الف ممدودہ کے بعد ہمزہ اصلی ہو تو قائم رہتا ہے جیسے قُرَّاءٌ سے قُرَّاءِیٌّ۔

(ii) اگر علامت تانیث ہو تو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے بَیْضَاءُ سے بَیْضَاوِیٌّ، صَفْرَاءُ سے صَفْرَاوِیٌّ۔

(iii) اگر الف ممدودہ واؤ یا ی سے بدل کر آئے تو واؤ سے بدلنا اور نہ بدلنا جائز ہے مگر ہمزہ زیادہ فصیح ہے۔ جیسے کِسَاءٌ سے کِسَاءِیٌّ اور کِسَاوِیٌّ (کپڑا)، سَمَاءٌ سے سَمَاءِیٌّ اور سَمَاوِیٌّ، رِدَاءٌ سے رِدَاءِیٌّ اور رِدَاوِیٌّ (چادر)۔

(4) اسم منقوص:۔ (i) اگر اسم منقوص کی ی تیسری جگہ ہو تو واؤ ماقبل مفتوح سے بدل جاتی ہے جیسے اَلْعَمِیُ (اندھا) سے اَلْعَمَوِیُّ اور اَلشَّجِیُ (غمزدہ) سے اَلشَّجَوِیُّ۔

(ii) اگر ی چوتھی جگہ ہو تو واؤ ماقبل مفتوح سے بدلنا اور حذف کرنا دونوں جائز ہیں جیسے اَلْقَاضِیُ سے اَلْقَاضَوِیُّ اور اَلْقَاضِیُّ، اَلدَّاعِیُ سے اَلدَّاعِیُّ اور اَلدَّاعَوِیُّ۔

(iii) اگر ی پانچویں جگہ ہو تو حذف کرنا ضروری ہے جیسے المُتَهَدِی سے اَلْمُهْتَدِیُّ۔

(5) یائے مشدد:۔ (i) اگر یائے مشدد اسم کے درمیان میں ہو تو اسے مخفف کر دیتے ہیں۔ جیسے مَیِّتٌ سے مَیْتِیٌّ، کُشَیِّرٌ سے کُشَیْرِیٌّ۔

(ii) اگر یائے مشدد کلمہ میں دوسری جگہ ہو تو پہلی ی اپنے اصل کی طرف لوٹ جاتی ہے اور دوسری واؤ ماقبل مفتوح سے بدل جاتی ہے۔ جیسے حَیٌّ اور طَیٌّ سے حَیَوِیٌّ اور طَوَوِیٌّ۔

(iii) اگر ی مشدد تیسری جگہ ہو تو پہلی ی حذف ہو جاتی ہے اور دوسری واؤ ماقبل مفتوح سے بدل جاتی ہے جیسے عَلِیٌّ سے عَلَوِیٌّ اور نَبِیٌّ سے نَبَوِیٌّ۔

(iv) اگر ی مشدد چوتھی جگہ ہو تو وہی یائے نسبت کے قائم مقام ہو جاتی ہے جیسے شَافِعِیٌّ

سے شَافِعِیٌّ۔

(6) علم مرکب:۔ (i) اگر علم مرکب اسنادی یا مرکب مزجی ہو تو نسبت کے وقت دوسرا جز حذف ہو جاتا ہے جیسے تَأَبَّطَ شَرًّا سے تَأَبَّطِیٌّ، مَعْدِیْکَرِب (آدمی کا نام) سے مَعْدِیٌّ۔

(ii) اگر علم مرکب اضافی ہو اور مضاف لفظ أب، اُمّ یا ابن ہو تو مضاف کو حذف کر دیا جاتا ہے جیسے اَبُوْبَکْرٍ سے بَکْرِیٌّ، اُمُّ کُلْثُوْمٍ سے کُلْثُوْمِیٌّ اور ابنُ عَبَّاسٍ سے عَبَّاسِیٌّ۔

اگر مضاف ان کے علاوہ کوئی اور کلمہ ہو تو کسی ایک کو حذف کر دیا جاتا ہے جس سے التباس نہ ہو جیسے عَبْدُ الْمُطَّلِبِ سے مُطَّلِبِیٌّ، رَأْسُ بَعْلَبَکَ (بعلبک اور حمص کے درمیان گاؤں کا نام) سے رَأْسِیٌّ۔ پہلی مثال میں مضاف اور دوسری میں مضاف الیہ محذوف ہیں۔

(7) فَعِیْلَةٌ اور فَعُوْلَةٌ:۔ (i) اگر کوئی کلمہ ان اوزان پر ہو اور وہ اجوف یا مضاعف نہ ہو تو نسبت فَعَلِیٌّ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے حَنِیْفَةٌ سے حَنَفِیٌّ، رَبِیْعَةٌ سے رَبَعِیٌّ اور کَهُوْلَةٌ سے کَهَلِیٌّ۔

(ii) اگر وہ کلمہ اجوف یا مضاعف ہو تو آخر سے ۃ گر جاتی ہے جیسے طَوِیْلَةٌ سے طَوِیْلِیٌّ اور جَلِیْلَةٌ سے جَلِیْلِیٌّ۔

(8) فُعَیْلَةٌ:۔ (i) اگر وہ کلمہ صحیح یا اجوف ہو تو ی اور ۃ حذف ہو جاتی ہیں۔ جیسے جُهَیْنَةٌ سے جُهَنِیٌّ، مُزَیْنَةٌ سے مُزَنِیٌّ اور عُیَیْنَةٌ سے عُیَنِیٌّ۔

(ii) اگر وہ کلمہ مضاعف ہو تو صرف ۃ گرتی ہے جیسے اُمَیْمَةٌ سے اُمَیْمِیٌّ اور حُمَیْمَةٌ (شام میں جگہ کا نام) سے حُمَیْمِیٌّ، هُرَیْرَةٌ سے هُرَیْرِیٌّ۔

(9) فَعِیْلٌ، فُعَیْلٌ:۔ (i) اگر یہ اوزان ناقص سے ہوں تو ی گر جاتی ہے جیسے عَلِیٌّ سے عَلَوِیٌّ اور قُصَیٌّ سے قُصَوِیٌّ۔

(ii) اگر ناقص سے نہ ہوں تو اپنی حالت پر قائم رہتی ہے۔ جیسے عَقِیْلٌ سے عَقِیْلِیٌّ، عُبَیْدٌ

سے عُبَیْدِیٌّ۔

(10) نسبت بغیر یاء: ۔ کبھی اسم جامد سے بغیر یائے نسبت کے فَاعِلٌ، فَعَّالٌ اور فَعِلٌ کا وزن بنا کر نسبت کا معنی حاصل کرتے ہیں۔ جیسے تَمَرٌ سے تَامِرٌ، لَبَنٌ سے لَابِنٌ، بَقَّالٌ (سبزی فروش)، عَطَّارٌ، بَزَّازٌ (کپڑا فروش)، طَعِمٌ (طعام والا)، لَبِسٌ (لباس والا)، لَبِنٌ (دودھ والا)۔

(11) ثلاثی اسم: ۔ چند ثلاثی اسم ایسے ہیں جن کے آخر سے حرف علت ہمیشہ محذوف ہوتا ہے۔ جیسے یَدٌ، دَمٌ، أَخٌ نسبت کے وقت حرف علت واپس آ جاتا ہے جیسے یَدَوِیٌّ، دَمَوِیٌّ، أَخَوِیٌّ۔

(12) بعض کلمات کی نسبت خلاف قاعدہ استعمال ہوتی ہے۔ جیسے حَقٌّ سے حَقَّانِیٌّ، وَحْدَةٌ سے وَحْدَانِیٌّ، بَصْرَةٌ سے بَصْرِیٌّ، یَمَنٌ سے یَمَانِیٌّ، نُوْرٌ سے نُوْرَانِیٌّ۔

سبق نمبر 51

اسم تصغیر کا بیان

تصغیر کا لغوی معنی چھوٹا کرنا ہے اور اصطلاح میں اس سے مراد یہ ہے کہ اسم میں ایک خاص قسم کا تغیر کر کے اس کے مدلول کی مقدار یا کیفیت میں کمی یا عظمت کو ظاہر کیا جائے۔ اس طرح کہ پہلے حرف کو ضمہ، دوسرے حرف کو فتحہ دے کر تیسری جگہ ''یائے تصغیر'' کا اضافہ کیا جائے۔ جس لفظ کو متغیر کریں اسے مُکَبَّر کہتے ہیں اور جو تغیر پا کر بنے اسے مُصَغَّر کہتے ہیں۔ جیسے رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ، وَلَدٌ سے وُلَیْدٌ۔ تصغیر کے چند مشہور اوزان درج ذیل ہیں۔

(1) فُعَیْلٌ: ۔ جب اسم ثلاثی ہو یا اس کے آخر میں کوئی علامت تانیث ہو (ۃ الف مقصورہ، الف ممدودہ) یا وہ تثنیہ یا اَفْعَالٌ کے وزن پر جمع مکسر ہو یا اس کے آخر میں الف نون زائدہ تان ہوں تو ان کی تصغیر فُعَیْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے عَقْلٌ سے عُقَیْلٌ، شَجَرَةٌ سے شُجَیْرَةٌ (چھوٹا درخت)، حَمْرَاءُ (نام) سے حُمَیْرَاءُ (چھوٹی حمراء)، حُسْنٰی سے حُسَیْنٰی (چھوٹی حسنٰی)، قَلَمَانِ سے قُلَیْمَانِ (دو چھوٹے قلم)، اَجْمَالٌ سے اُجَیْمَالٌ (چھوٹے اونٹ)، قَبْلٌ سے قُبَیْلٌ (تھوڑا سا پہلے)، عُثْمَانُ سے عُثَیْمَانُ، حَسَنٌ سے حُسَیْنٌ (چھوٹا حسن)۔

(2) فُعَیْلِلٌ: ۔ جب اسم رباعی ہو یا اس کے آخر میں ۃ یا الف ممدودہ یا یائے نسبت یا الف نون زائدہ تان ہوں تو ان کی تصغیر فُعَیْلِلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے مَشْرِقٌ سے مُشَیْرِقٌ، مَسْجِدٌ سے مُسَیْجِدٌ، حَنْظَلَةٌ سے حُنَیْظِلَةٌ (چھوٹا اندرائن)، خُنْفَسَاءُ سے خُنَیْفِسَاءُ (چھوٹا کیڑا)، ثُعْلُبَانُ سے ثُعَیْلِبَانُ (چھوٹا لومڑ)۔

(3) فُعَیْلِیْلٌ: ۔ جب اسم کا چوتھا حرف مدہ ہو تو اس کی تصغیر فُعَیْلِیْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے تِمْسَاحٌ سے تُمَیْسِیْحٌ (چھوٹا مگرمچھ)، عُصْفُوْرٌ سے عُصَیْفِیْرٌ (چھوٹی چڑیا)، اَقْلِیْدٌ (سنہری تار) سے اُقَیْلِیْدٌ۔

Scanned with CamScanner

اگر اسم چار حرفی کا ماقبل آخر حرف مدہ ہو تو اسے ی سے تبدیل کر کے یائے تصغیر میں ادغام کرتے ہیں جیسے کِتَابٌ سے کُتَیِّبٌ، صَبُوْحٌ سے صُبَیِّحٌ، بَلِیْغٌ سے بُلَیِّغٌ۔

(4) اگر کوئی اسم ظاہری صورت کے اعتبار سے تین حروف سے کم ہو تو تصغیر کے وقت درج ذیل طریقوں سے اس کے حروف تین بنائے جاتے ہیں اور پھر تصغیر بنائی جاتی ہے۔

(i) کسی اسم کا ف، ع یا ل کلمہ حذف ہو چکا ہو تو تصغیر کے وقت واپس آ جاتا ہے۔ جیسے عِدَةٌ سے وُعَیْدَةٌ (معمولی وعدہ)، أَخٌ سے أُخَیٌّ (اُخَیْوٌ) (چھوٹا بھائی)۔

(ii) اگر کوئی اسم مضاعف ہو تو ادغام کو فک کیا جاتا ہے جیسے مُدٌّ (ماپنے کا پیمانہ) سے مُدَیْدٌ اور حِبٌّ (محبوب) سے حُبَیْبٌ۔

(iii) اگر کوئی اسم وضع کے اعتبار سے دو حرفی ہو جیسے کسی کا نام لَمْ یا هَلْ رکھ دیا جائے تو تصغیر کے وقت مضاعف بنا دیا جاتا ہے جیسے لَمْ سے لُمَیْمٌ اور هَلْ سے هُلَیْلٌ۔

(5) جب اسم میں دوسری جگہ حرف علت ہو تو تصغیر کے وقت اپنے اصل کی طرف لوٹ جاتا ہے جیسے بَابٌ سے بُوَیْبٌ (چھوٹا دروازہ)، نَابٌ سے نُیَیْبٌ (چھوٹی داڑھ)، قِیمَةٌ سے قُوَیْمَةٌ (معمولی قیمت)، بُوسٌ سے بُؤَیْسٌ (معمولی فقر)، ذِیْبٌ سے ذُؤَیْبٌ (چھوٹا بھیڑیا)، رَاْسٌ سے رُءَیْسَةٌ (چھوٹا سر)۔

اگر اسم میں دوسری جگہ الف زائد یا مجہول الاصل (جس کی اصل معلوم نہ ہو) یا ہمزہ سے یا واؤ سے بدل کر آیا ہو تو تصغیر کے وقت واؤ سے بدل جاتا ہے۔ جیسے حَاکِمٌ سے حُوَیْکِمٌ (چھوٹا حاکم)، سَاجٌ سے سُوَیْجٌ (چھوٹا ساگوان)، حَالٌ سے حُوَیْلٌ (معمولی حالت)، اٰکِلٌ سے اُوَیْکِلٌ (کم کھانے والا)۔

اگر دوسری جگہ حرف علت حرف صحیح سے بدل کر آیا ہو تو اپنے اصل کی طرف لوٹ جاتا ہے جیسے دِیْنَارٌ سے دُنَیْنِیْرٌ (چھوٹا دینار) اصل میں دِنَّارٌ۔

(6) جب کوئی اسم مؤنث حقیقی یا مجازی ہو تو تصغیر کے وقت اس کے آخر میں تائے تأنیث ظاہر کی جاتی ہے۔ جیسے هِنْدٌ سے هُنَیْدَةٌ، عَیْنٌ سے عُیَیْنَةٌ (چھوٹی آنکھ)، اُذُنٌ سے

اُذَیْنَةٌ (چھوٹا کان)، اَرْضٌ سے اُرَیْضَةٌ (چھوٹی زمین)۔

(7) اسم تصغیر محبت، تعجب اور مبالغہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے بُنَیٌّ (پیارا بیٹا)، مَا اُحَیْسِنَهٗ (وہ کتنا خوبصورت ہے)، دُوَیْهِیَةٌ (بڑی مصیبت)۔

تمرین

1۔ اشتقاق کے اعتبار سے فعل اصل ہے یا مصدر، پسندیدہ مذہب کے دلائل بیان کریں۔

2۔ نسبت کی تعریف اور قواعد بیان کریں۔

3۔ تصغیر کی تعریف اور احکام بیان کریں۔

4۔ درج ذیل میں سے اسم منسوب، تصغیر اور مصدر کی پہچان کریں۔

اَعْجَمِیٌّ وعَرَبِیٌّ، اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَیْبٌ، مَا کَانَ اِبْرَاهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَ لَانَصْرَانِیًّا، لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ، یَابُنَیَّ، وَأَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ، اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ، اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

Scanned with CamScanner

سبق نمبر52

مشکل صیغوں کا بیان

1۔ فَتَقُوْن: صیغہ جمع مذکر مخاطب فعل امر حاضر معروف باب افتعال اور ہفت اقسام میں لفیف مفروق ہے اصل میں اِوْتَقِيُوْا تھا۔ باب افتعال کے ف کلمہ میں واؤ واقع ہوئی اسے ت سے بدل کر تائے افتعال میں ادغام کیا تو اِتَّقِيُوْا بن گیا پھری لام کلمہ میں مضموم ماقبل مکسور اور بعد میں واو جمع ہے ی کی حرکت ماقبل کو دے کر اسے اجتماع ساکنین سے حذف کر دیا۔

شروع میں ہمزہ وصلی تھا ف کی وجہ سے اسے گرا دیا اور آخر میں یائے متکلم تھی۔ اس لئے اس سے پہلے ن وقایہ کا اضافہ کیا تا کہ فعل کے آخر کو کسرہ لازم نہ آئے۔

2۔ فَرْهَبُوْنِ (فَارْهَبُوْن): صیغہ جمع مذکر مخاطب فعل امر حاضر معروف باب سَمِعَ يَسْمَعُ اور ہفت اقسام میں صحیح سالم ہے۔ شروع سے ہمزہ وصلی اور آخر سے یائے متکلم حذف ہوئی ہے باقی صیغہ اپنی اصل پر ہے۔

3۔ مَحْلُوْلِيْنَ: صیغہ جمع مذکر اسم مفعول ہفت اقسام میں مضاعف ثلاثی باب نصر ینصر اور ناقص یائی باب افعیعال اس کے علاوہ جمع مؤنث غائب فعل ماضی منفی مجہول کا صیغہ بھی ہوسکتا ہے۔ اصل میں مَا اُحْلُوْلِيْنَ تھا ما کی وجہ سے ہمزہ وصلی گر گیا اور ملا کر پڑھنے کی وجہ سے ما کا الف بھی گر گیا۔

4۔ فَدّٰا رَئْتُمْ: صیغہ جمع مذکر مخاطب فعل ماضی معروف باب تفاعل ہفت اقسام میں مہموز اللام ہے۔ اصل میں تَدَارَئْتُم تھا۔ باب تفاعل کے ف کلمہ میں دال واقع ہوئی تائے تفاعل کو دال سے بدل کر دال میں ادغام کر دیا اور ف کلمہ ساکن ہونے کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصل کا اضافہ کیا اور شروع میں ف آنے کی وجہ سے ہمزہ وصل حذف ہو گیا۔

5۔ قَالِيْنَ: جمع مذکر اسم فاعل باب ضَرَبَ يَضْرِبُ۔ ہفت اقسام میں ناقص یائی۔

قرآن پاک میں ہے اِنِّی لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِيْنَ۔ اصل میں قَالِيِيْنَ تھا یہ اس کی حالت نصبی یا جری ہے۔ ی کے کسرہ کو حذف کرنے کے بعد اجتماع ساکنین سے ی کو بھی گرا دیا اس میں ایک احتمال یہ بھی ہے کہ یہ صیغہ جمع مونث مخاطب فعل امر حاضر معروف باب مفاعلہ سے قَالِي، يُقَالِي، مُقَالَاةً۔

6۔ لَمْ يَكُ: صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع نفی جحد بلم معروف باب نَصَرَ يَنْصُرُ ہفت اقسام میں ناقص واوی ہے۔ اصل میں لَمْ يَكُوْنُ تھا واؤ متحرک ماقبل صحیح ساکن واؤ کی حرکت ماقبل کو دی اور واؤ اجتماع ساکنین سے حذف ہوگئی اور نون کے گرنے کی وجہ یہ ہے کہ جب فعل ناقص پر حرف جازم داخل ہو تو نون کو گرانا جائز ہے۔ بشرطیکہ دوسرے ساکن اور ضمیر متصل سے ملا ہوا نہ ہو۔ جیسے لَمْ يَكُنْهُ، لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا، نون کے حذف کی مثالیں لَمْ اَكُ، لَمْ نَكُ۔

7۔ لَنَسْفَعًا: جمع متکلم فعل مضارع معروف با نون تاکید خفیفہ باب فَتَحَ يَفْتَحُ ہفت اقسام میں صحیح سالم اصل میں لَنَسْفَعَنْ تھا۔ نون خفیفہ کو تنوین کی صورت میں لکھا گیا ہے کیونکہ تنوین نون ساکن کا نام ہے اور نون خفیفہ بھی ساکن ہوتا ہے۔ لہٰذا تنوین کی مشاکلت کی وجہ سے نونِ خفیفہ بصورتِ تنوین لکھا جاتا ہے جبکہ اس کا ماقبل مفتوح ہو۔

8۔ لَمْ تَسْطِعْ: واحد مذکر مخاطب فعل مضارع معروف نفی جحد بلم باب استفعال ہفت اقسام میں اجوف واوی ہے اصل میں لَمْ تَسْتَطْوِعْ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل صحیح ساکن واؤ کی حرکت ماقبل کو دے کر واؤ کو اجتماع ساکنین سے حذف کر دیا اور تائے استفعال کو تخفیفاً حذف کر دیا۔

9۔ عَصَوْا: جمع مذکر غائب فعل ماضی معروف باب نَصَرَ يَنْصُرُ ہفت اقسام میں ناقص واوی ہے۔ اصل میں عَصَوُوْا تھا واؤ متحرک ماقبل مفتوح واؤ کو الف سے بدلا اور الف اجتماع ساکنین سے گر گیا۔ واؤ کے مشدد ہونے کی وجہ یہ ہے کہ واو جمع کو واو عاطفہ میں ادغام کیا گیا ہے۔ قرآن پاک میں ہے بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ اور قاعدہ یہ ہے کہ

Scanned with CamScanner

واؤ غیر مدہ کو واوِ عاطفہ میں ادغام کرتے ہیں۔

10۔ اَنَّمُنَّ: شروع میں أَنْ ناصبہ ہے اصل صیغہ نَمُنَّ ہے۔ أَنْ کے نون کو جمع متکلم کے نون میں ادغام کیا گیا ہے۔ صیغہ جمع متکلم فعل مضارع معروف باب نَصَرَ یَنْصُرُ ہفت اقسام میں مضاعف ثلاثی ہے۔ اصل میں نَمْنُنُ تھا دو حرف ایک جنس کے متحرک اکٹھے ہوئے ماقبل صحیح ساکن ہے اس لئے پہلے کی حرکت ماقبل کو دے کر دوسرے میں ادغام کر دیا۔

11۔ یَتَّقْهِ: واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف باب افتعال ہفت اقسام میں لفیف مفروق اصل میں یَوْتَقِیُ تھا۔ باب افتعال کے ف کلمہ کی جگہ واؤ واقع ہوئی اسے تا سے بدل کر تائے افتعال میں ادغام کر دیا۔ ضمہ ی پر دشوار تھا اسے حذف کر دیا اور مَنْ کی وجہ سے آخر سے ی حذف ہوگئی۔ قرآن پاک میں ہے مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَخْشَ اللّٰهَ وَیَتَّقْهِ۔ ی کے حذف کے بعد ضمیر مفعول لاحق ہوئی تو یہ فَعِلٌ کے وزن کی صورت بن گئی لہٰذا ق کو ساکن کر دیا۔

12۔ اَسْتَغْفَرْتَ: واحد مذکر مخاطب فعل ماضی معروف باب استفعال ہفت اقسام میں صحیح سالم اصل میں أَاِسْتَغْفَرْتَ تھا۔ ہمزہ استفہام کی وجہ سے ہمزہ وصلی حذف ہو گیا۔

13۔ لَنْفَضُّوا: جمع مذکر غائب فعل ماضی معروف باب انفعال ہفت اقسام میں مضاعف ثلاثی اصل میں لَاِنْفَضَضُوا تھا لام تاکید کی وجہ سے ہمزہ وصل گر گیا۔ دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوئے دونوں متحرک ہیں لہٰذا پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کیا۔

14۔ تَظَاهَرُوْنَ: جمع مذکر مخاطب فعل مضارع معروف باب تفاعل ہفت اقسام میں صحیح سالم اصل میں تَتَظَاهَرُوْنَ تھا تخفیفاً ایک ت کو حذف کر دیا۔

15۔ اِیْلَنَالَ: واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف باب اِفْعِنْلَال ہفت اقسام میں مضاعف رباعی اصل میں اِوْلَنْوَلَ تھا۔ پہلی واؤ ماقبل کسرہ کی وجہ سے ی میں تبدیل ہوگئی اور دوسری واؤ کا فتحہ ماقبل کو دے کر اسے الف سے بدل دیا۔

16۔ لَنَیَّا: واحد متکلم فعل مضارع معروف نفی تاکید بلن باب سَمِعَ یَسْمَعُ ہفت اقسام میں لفیف مقرون اصل میں لَنْ أُوْیَیَ تھا۔ ہمزہ متحرک ماقبل صحیح ساکن ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دی اور ہمزہ اجتماع ساکنین سے گر گیا۔ واؤ اور ی ایک کلمہ میں اکٹھے ہوئے اول ساکن واؤ کو ی سے بدلا اور ی کو ی میں ادغام کر دیا اب ی متحرک ماقبل مفتوح ی کو الف سے بدلا تو لَنَیَّا بن گیا۔

17۔ تَدَّعُوْنَ: جمع مذکر مخاطب فعل مضارع معروف باب افتعال ناقص واوی اصل میں یہ تَدْتَعِوُوْنَ تھا۔ باب افتعال کے ف کلمہ کی جگہ دال واقع ہوئی لہٰذا تائے افتعال کو دال سے بدل کر دال میں ادغام کر دیا اور واؤ بسبب زیادتی پانچویں جگہ واقع ہوئی اسے ی سے بدلا اور ی لام کلمہ میں مضموم ماقبل مکسور بعد میں واوِ جمع ہے ی کی حرکت ماقبل کو دی اور اجتماع ساکنین سے ی گر گئی۔

18۔ یَهِدِّیُ: واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف باب افتعال ناقص یائی اصل میں یَهْتَدِیُ تھا ی پر ضمہ دشوار اسے حذف کر دیا اور باب افتعال کے ع کلمہ کی جگہ دال واقع ہوئی تائے افتعال کو دال سے بدلا اور دال کی حرکت ماقبل کو دے کر دوسرے دال میں ادغام کر دیا تو یَهَدِّیُ بن گیا۔ دوسرے دال کی حرکت کی مناسبت سے "ھ" کو کسرہ دینا بھی جائز ہے۔

19۔ خَصَّمَ: واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف باب افتعال ہفت اقسام میں صحیح سالم اصل میں اِخْتَصَمَ تھا۔ باب افتعال کے ع کلمہ کی جگہ پر ص واقع ہوئی تائے افتعال کو ص سے بدلا اور پہلے ص کی حرکت ماقبل کو دے کر دوسرے میں ادغام کر دیا۔ ف کلمہ متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصل گر گیا اس کو چار طرح پڑھنا جائز ہے۔ خَصَّمَ، خِصِّمَ، خَصِّمَ، خِصُّمَ۔

20۔ وَدَّکَرَ: واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف باب افتعال ہفت اقسام میں صحیح سالم۔ یہ ذَکَرَ سے بنا ہے اصل میں اِذْتَکَرَ تھا واؤ کی وجہ سے ہمزہ وصل گر گیا۔ باب افتعال کے ف کلمہ میں ذال واقع ہوئی تائے افتعال کو دال سے بدلا اور ذال کو دال سے

Scanned with CamScanner

بدل کر دال میں ادغام کر دیا اور دال کو ذال سے بدل کر ادغام کرنا بھی جائز ہے جیسے اِذَّکَرَ اور بغیر ادغام کے پڑھنا بھی جائز ہے جیسے اِذْ دَکَرَ۔

21۔ مُزْدَجَرٌ: مصدر میمی باب افتعال ہفت اقسام میں صحیح سالم اصل میں مُزْتَجَرٌ تھا۔ باب افتعال کے ف کلمہ میں زا واقع ہوئی۔ تائے افتعال کو دال سے بدلا اور دال کو زا سے بدل کر ادغام کرنا بھی جائز ہے۔ نیز اسم مفعول اور ظرف کا صیغہ بھی ہوسکتا ہے۔

22۔ فَمَنِضُطُرَّ: واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول باب افتعال ہفت اقسام میں مضاعف ثلاثی ہے۔ اصل میں فَمَنْ اُضْتُرِرَ تھا۔ ہمزہ وصل درمیان میں آنے کی وجہ سے حذف ہوگیا اور مَنْ کے نون کو کسرہ دیا کیونکہ یہ اصول ہے کہ جب کسی ساکن کو حرکت دی جائے تو کسرہ دیا جاتا ہے اور تاء امتعال صناد کے باعث طاء ہوگئی اور آخر پر دو حرف ایک جنس کے اکٹھے ہوئے دونوں متحرک ہیں۔ پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا اور باب افتعال کے ف کلمہ کی جگہ پر ض واقع ہوئی لہٰذا تائے افتعال کو ض سے بدلا۔

23۔ جَاءٍ: واحد مذکر اسم فاعل باب ضَرَبَ یَضْرِبُ ہفت اقسام میں اجوف یائی اور مہموز اللام۔ اصل میں جَایِئٌ تھا ی اسم فاعل میں الف زائد کے بعد واقع ہوئی اسے ہمزہ سے بدلا۔ اب دو ہمزے جمع ہوئے ایک مکسور ہے دوسرے کو ی سے بدلا۔ ی پر ضمہ دشوار تھا اسے حذف کیا تو دو ساکن جمع ہوگئے ی اجتماع ساکنین سے گر گئی۔ بعض صرفیوں کے نزدیک جَایِئٌ میں قلب کرتے ہیں یعنی ی کو ہمزہ کی جگہ اور ہمزہ کو ی کی جگہ رکھتے ہیں اور باقی تعلیل وہی ہے۔

24۔ نَبْغِ: جمع متکلم فعل مضارع معروف باب ضَرَبَ یَضْرِبُ ہفت اقسام میں ناقص یائی۔ اصل میں نَبْغِیُ تھا ضمہ ی پر دشوار تھا حذف کر دیا اور حالت وقف میں ناقص کے آخر سے ی کو حذف کر دیا اور محققین کا قول ہے کہ عرب مطلق یَدْعُوْ اور یَرْمِیْ کو جزم اور وقف کے بغیر یَدْعُ اور یَرْمِ کہتے ہیں۔

25۔ فَقَدْ رَأَیْتُمُوْہُ: جمع مذکر مخاطب فعل ماضی قریب باب فَتَحَ یَفْتَحُ ہفت اقسام

میں مہموز العین اور ناقص یائی ہے شروع میں ف برائے تعقیب اور قد برائے تحقیق ہے۔ جب ھا ضمیر مفعول رَأَیْتُمْ کے آخر میں لاحق ہو تو تُمْ ضمیر کے بعد واوٗ ماقبل مضموم کا اضافہ کرتے ہیں اور واوٗ زائد کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ ضمیر کُمْ، هُمْ اور تُمْ کے بعد جب کوئی ضمیر لاحق ہو تو میم کے بعد واوٗ کا اضافہ کرتے ہیں اور میم کو ضمہ دیتے ہیں جیسے قَتَلْتُمُوْهُمْ، طَلَّقْتُمُوْهُنَّ جبکہ واحد مونث مخاطب کی ت مکسور کے بعد ی زائد کرتے ہیں جبکہ ت کے بعد ضمیر آئے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے لَوْ قَرَأْتِیْهِ لَوَجَدْتِیْهِ۔

26۔ اَنُلْزِمُکُمُوْهَا: جمع متکلم فعل مضارع معروف باب افعال ہفت اقسام میں صحیح سالم۔ شروع میں ہمزہ استفہام ہے اور کُمْ ضمیر مفعول اول اور ھا مفعول ثانی ہے۔ کُمْ کے آخر میں واوٗ کا اضافہ کیا اور میم کو ضمہ دیا۔

27۔ أَنْ سَیَکُوْنُ: واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف باب نَصَرَ یَنْصُرُ ہفت اقسام میں اجوف واوی یہاں أَنْ ناصبہ نہیں بلکہ أَنَّ سے مخففہ ہے۔ عَلِمَ اور ظَنَّ کے بعد یہ أَنْ آتا ہے اور نصب نہیں دیتا۔ اصل میں سَیَکْوُنُ تھا واوٗ متحرک ماقبل ساکن واوٗ کی حرکت ماقبل کو دی۔

28۔ قَرْنَ: جمع مونث مخاطب فعل اَمر حاضر معروف باب سَمِعَ یَسْمَعُ ہفت اقسام میں مضاعف ثلاثی اصل میں اِقْرَرْنَ تھا۔ ''ر'' کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور ''ر'' اجتماع ساکنین سے گر گئی۔ ف کلمہ متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی اسے بھی گرا دیا۔ تفسیر بیضاوی میں ایک توجیہ یہ بھی ہے کہ قَرْنَ بروزن خَفْنَ، قَارَ، یَقَارُ بمعنی اِجْتَمَعَ سے ماخوذ ہے۔ اصل میں اِقْوَرْنَ تھا۔ واوٗ متحرک ماقبل صحیح ساکن واوٗ کی حرکت ماقبل کو دی واوٗ الف ہونے کے بعد حذف ہوگئی۔ فِ کلمہ متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی اسے بھی حذف کر دیا۔

29۔ فَمَبَجَسَتْ: واحد مونث غائب فعل ماضی معروف باب انفعال ہفت اقسام میں

صحیح سالم اصل میں فَانْبَجَسَتْ تھا ف کی وجہ سے ہمزہ وصل درمیان کلام میں آنے کی وجہ سے گر گیا اور نون ساکن مابعد ب کی وجہ سے میم سے بدل گیا۔

30۔ مِتْنَا: جمع متکلم فعل ماضی معروف باب نَصَرَ یَنْصُرُ ہفت اقسام میں اجوف واوی۔ اصل میں مَوِتْنَا تھا۔ واؤ متحرک ماقبل مفتوح واؤ کو الف سے بدلا اور الف اجتماع ساکنین سے گر گیا۔ ماضی مکسور العین ہونے کی وجہ سے ف کلمہ کو کسرہ دیا۔ اس پر اعتراض یہ ہے کہ اگر یہ باب نَصَرَ سے ہو تو مُتْنَا ہونا چاہئے۔ مفسرین نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ باب نَصَرَ یَنْصُرُ اور سَمِعَ یَسْمَعُ دونوں سے آتا ہے۔ جیسے مَاتَ یَمُوْتُ، مَاتَ یَمَاتُ اور قرآن پاک میں اس کی ماضی باب سَمِعَ سے جیسے أَإِذَا مِتْنَا اور مضارع باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے مستعمل ہے جیسے یَمُوْتُ اور یَمُوْتُوْنَ۔

31۔ دَسّٰهَا: واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف باب تفعیل ہفت اقسام میں مضاعف ثلاثی ہے۔ اصل میں دَسَّسَهَا تھا۔ تیسرے س کو ی سے بدلا اور ی ماقبل مفتوح کو الف سے بدلا۔ حرف تضعیف کو حرف علت سے بدلنا کلام عرب میں عام ہے۔

32۔ فَظَلْتُمْ: جمع مذکر مخاطب فعل معروف باب سَمِعَ یَسْمَعُ ہفت اقسام میں مضاعف ثلاثی ہے۔ اصل میں ظَلِلْتُمْ تھا۔ قاعدہ یہ ہے کہ عرب دو ہم جنس حروف میں سے ایک کو حذف کرتے ہیں۔ پہلے لام کو حذف کیا تو ظَلْتُمْ ہوا۔ بعض اوقات پہلے لام کی حرکت ماقبل کو دے کر ظ کے کسرہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ جیسے ظِلْتُمْ۔

33۔ وَلْتَأْتِ: واحد مونث غائب فعل امر غائب و متکلم معروف باب ضَرَبَ یَضْرِبُ ہفت اقسام میں مہموز الفاء ناقص یائی۔ اصل میں لِتَأْتِیِ تھا شروع میں واؤ آنے کی وجہ سے لام امر ساکن ہو گیا اور آخر سے ی لام امر کی وجہ سے حذف ہو گئی۔

34۔ تَدْعِیْنَ: واحد مونث مخاطب فعل مضارع معروف باب نَصَرَ یَنْصُرُ ہفت اقسام میں ناقص واوی اصل میں تَدْعُوِیْنَ تھا۔ واؤ عین کلمہ کی جگہ مکسور ماقبل مضموم اور بعد میں یائے مخاطبہ آ رہی ہے لہٰذا واؤ کی حرکت ماقبل کو دی اور واؤ بعد کسرہ کے ی ہو گئی اور ی اجتماع

ساکنین سے گر گئی۔

35۔ لَمُلَّ: واحد متکلم فعل مضارع مجہول نفی جحد بلم باب سَمِعَ یَسْمَعُ ہفت اقسام میں مہموز العین اصل میں لَمْ اُلْئَنْ تھا۔ پہلا ہمزہ متحرک ماقبل صحیح ساکن ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دی اور ہمزہ اجتماع ساکنین سے حذف ہو گیا پھر دوسرا ہمزہ متحرک ماقبل صحیح ساکن ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دی اور ہمزہ اجتماع ساکنین سے حذف ہو گیا۔ اب لام اور نون قریب المخرج ہیں اس لئے نون کو لام سے بدلا اور لام کو لام میں ادغام کر دیا۔

36۔ اُتُّسِرْتُنَّ: جمع مؤنث مخاطب فعل ماضی مجہول باب افتعال ہفت اقسام میں مثال یائی اصل میں اُیْتُسِرْتُنَّ تھا۔ باب افتعال کے ف کلمہ میں ی واقع ہوئی اسے ت سے بدل کر تائے افتعال میں ادغام کر دیا۔

37۔ تَدْعُوْنَ: جمع مذکر مخاطب فعل مضارع معروف باب نَصَرَ یَنْصُرُ ہفت اقسام میں ناقص واوی اصل میں تَدْعُوُوْنَ تھا۔ واؤ لام کلمہ میں مضموم اس کا ماقبل بھی مضموم ہے لہٰذا واؤ کی حرکت حذف کر دی اور واؤ کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا اور اگر جمع مؤنث مخاطب کا صیغہ ہو تو اپنی اصل پر ہے۔

38۔ مُزَّمِّلٌ: واحد مذکر اسم فاعل باب تفعل ہفت اقسام میں صحیح سالم اصل میں مُتَزَمِّلٌ تھا۔ باب تفعل کے ف کلمہ میں ز واقع ہوئی لہٰذا تائے تفعل کو ز سے بدل کر ز میں ادغام کر دیا۔

39۔ مَبِیْعٌ: واحد مذکر اسم مفعول باب ضَرَبَ یَضْرِبُ ہفت اقسام میں اجوف یائی اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا۔ ی متحرک ماقبل صحیح ساکن ی کی حرکت ماقبل کو دی اور ی اجتماع ساکنین سے حذف ہو گئی اب واؤ بعد کسرہ کے ی سے بدل گئی۔ اگر یہ اسم ظرف کا صیغہ ہو تو اصل میں مَبْیِعٌ تھا ی متحرک ماقبل صحیح ساکن ی کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی تو مَبِیْعٌ بن گیا۔

40۔ شَرٌّ: واحد مذکر اسم تفضیل باب نَصَرَ یَنْصُرُ ہفت اقسام میں مضاعف ثلاثی اصل میں اَشْرَرُ تھا۔ دو حرف ایک جنس کے متحرک ماقبل صحیح ساکن پہلے کی حرکت ماقبل کو دی اور

دوسرے میں ادغام کر دیا۔ف کلمہ متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ حذف ہو گیا اور اس کے عوض آخر میں تنوین ڈال دی۔

41۔ خَيْرٌ: واحد مذکر اسم تفضیل باب ضَرَبَ يَضْرِبُ ہفت اقسام میں اجوف یائی اصل میں اَخْيَرُ تھا۔ی متحرک ماقبل صحیح ساکن ی کی حرکت ماقبل کو دی اور ہمزہ کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں تنوین ڈال دی۔

42۔قُلْنَ: اس صیغہ میں چند احتمال ہیں۔

(i) جمع مؤنث مخاطب فعل امر حاضر معروف باب نصر ینصر ہفت اقسام میں اجوف واوی اصل میں اُقْوُلْنَ تھا۔ واؤ متحرک ماقبل صحیح ساکن واؤ کی حرکت ماقبل کو دی اور واؤ اجتماع ساکنین سے گر گئی۔ف کلمہ متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی اسے بھی گرا دیا۔

(ii) جمع مؤنث غائب فعل ماضی معروف یا مجہول اصل میں قَوَلْنَ یا قُوِلْنَ تھا۔پہلی صورت میں واؤ متحرک ماقبل مفتوح واؤ کو الف سے بدلا اور الف اجتماع ساکنین سے گر گیا۔اب چونکہ یہ واوی ہے اس لئے ف کلمہ کو ضمہ دیا اور فعل مجہول ہو تو اصل قُوِلْنَ تھی۔واؤ عین کلمہ کی جگہ مکسور اور ماقبل مضموم ہے۔ماضی معروف میں اس کی تعلیل ہو چکی ہے۔اس لئے ماقبل کی حرکت گرا کر واؤ کا کسرہ ماقبل کو دیا اور واؤ بعد کسرہ کے ی ہو گئی۔اب ی اجتماع ساکنین سے گر گئی اور واوی ہونے کی وجہ سے ف کلمہ کو ضمہ دیا۔

43۔ آسَمَانْ: تثنیہ مذکر اسم تفضیل باب نصر ینصر ہفت اقسام میں مہموز الفاء اصل میں اَءْسَمَانِ تھا۔ وقف کی وجہ سے نون ساکن ہو گیا اور شروع میں دو ہمزے جمع ہوئے۔ دوسرے ہمزہ کو پہلے کی حرکت کے مطابق الف سے تبدیل کیا تو آسَمَانْ بن گیا۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہ صیغہ تثنیہ مذکر غائب فعل ماضی معروف باب افعال ہو اور آخر سے ی متکلم حذف ہو گئی اور نون وقایہ وقف کی وجہ سے ساکن ہو گیا ہو اصل میں اَءْسَمَانِيْ تھا اور دوسرے ہمزہ کو پہلے کی حرکت کے مطابق الف سے تبدیل کر دیا۔

44۔اَرِ: واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معروف باب افعال ہفت اقسام میں مہموز العین اور ناقص یائی میں اصل میں اَرْئِيْ تھا۔آخر سے امر کی وجہ سے ی گر گئی اور ہمزہ متحرک ماقبل صحیح ساکن ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دے کر تخفیفاً ہمزہ کو حذف کر دیا۔

45۔ اَرَيْنَ: جمع مؤنث غائب فعل ماضی معروف باب افعال ہفت اقسام میں مہموز العین اور ناقص یائی اصل میں اَرْئَيْنَ تھا۔ہمزہ متحرک ماقبل صحیح ساکن ہمزہ کی حرکت ماقبل کو دی اور ہمزہ اجتماع ساکنین سے گر گیا۔

46۔ مُوْلِيْ: واحد مذکر اسم فاعل باب افعال ہفت اقسام میں لفیف مفروق اصل میں مُوْلِيٌ تھا۔ی پر ضمہ دشوار ہے اسے حذف کیا اور ی اجتماع ساکنین سے گر گئی۔اگر اس پر الف لام داخل نہ ہو تو مُوْلٍ پڑھا جائے گا اور معرف باللام ہو تو اَلْمُوْلِيْ یعنی ی قائم رہے گی۔

47۔ لِيَا: تثنیہ مذکر مخاطب فعل امر حاضر معروف باب حَسِبَ يَحْسِبُ ہفت اقسام میں لفیف مفروق اصل میں اِوْلِيَا تھا۔واؤ موافقت مضارع سے حذف ہوئی، ف کلمہ متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی لہٰذا اسے بھی حذف کر دیا۔

48۔ مَرْضِيٌّ: واحد مذکر اسم مفعول باب سمع یسمع ہفت اقسام میں ناقص واوی اصل میں مَرْضُوْوٌ تھا۔واؤ کو ماضی اور مضارع کی موافقت سے ی سے بدلا، واؤ اور ی ایک کلمہ میں جمع ہوئے۔اول ساکن ہے واؤ کو ی سے بدل کر ی میں ادغام کر دیا اور ماقبل ضمہ کو ی کی وجہ سے کسرہ سے بدلا۔

49۔دَاعٍ: واحد مذکر اسم فاعل باب نصر ینصر ہفت اقسام میں ناقص واوی اصل میں دَاعِوٌ تھا واؤ بعد کسرہ کے طرف کلمہ میں واقع ہوئی اسے ی سے بدلا۔ی پر ضمہ دشوار تھا اسے گرا دیا تو دو ساکن جمع ہوئے اور ی اجتماع ساکنین سے گر گئی۔

50۔اِزْدَانَ: واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف باب افتعال ہفت اقسام میں اجوف یائی اصل میں اِزْتَيَنَ تھا۔ باب افتعال کے ف کلمہ کی جگہ زا واقع ہوئی تائے افتعال کو زا سے بدل کر زا میں ادغام کیا پھر ی متحرک ماقبل مفتوح ی کو الف سے بدلا۔

Scanned with CamScanner

51۔ زِنُوا: جمع مذکر مخاطب فعل امر حاضر معروف باب ضرب یضرب ہفت اقسام میں مثال واوی اصل میں اِوْزِنُوا تھا۔ واؤ موافقت مضارع سے حذف ہوئی اور ف کلمہ متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی اسے بھی حذف کردیا۔

52۔ عِدَۃٌ: مصدر از باب ضرب یضرب ہفت اقسام میں مثال واوی اصل میں وِعْدٌ تھا۔ واؤ کا کسرہ مابعد کو دے کر اسے حذف کردیا اور اس کے بدلے آخر میں ۃ کا اضافہ کردیا اور قاعدہ یہ ہے کہ جو مصدر مثال واوی سے فِعْلٌ کے وزن پر ہو اور اس کے مضارع سے واؤ حذف ہو چکی ہو تو اس واؤ کا کسرہ مابعد کو دے کر حذف کر دیتے ہیں اور اس کے عوض آخر میں ۃ کا اضافہ کرتے ہیں۔

53۔ مِیْجَلٌ: واحد مذکر اسم آلہ باب سمع یسمع ہفت اقسام میں مثال واوی اصل میں مِوْجَلٌ تھا۔ واؤ کسرہ کے بعد واقع ہوئی لہٰذا اسے ی سے بدلا۔

54۔ قِنَا: واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معروف باب ضرب یضرب ہفت اقسام میں لفیف مفروق اصل میں اِوْقِیْ تھا۔ امر کی وجہ سے آخر سے ی حذف ہوئی اور واؤ مضارع کی موافقت سے حذف ہوئی ف کلمہ متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی اسے بھی گرادیا اور ''نا'' ضمیر مفعول ہے۔

55۔ ھَبْ: واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معروف باب فتح یفتح ہفت اقسام میں مثال واوی اصل میں اِوْھَبْ تھا۔ واؤ موافقت مضارع سے حذف ہوئی اور ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی اسے بھی گرادیا کیونکہ ف کلمہ متحرک ہے۔

56۔ رِمْ: واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معروف باب حَسِبَ یَحْسِبُ ہفت اقسام میں مثال واوی اصل میں اِوْرِمْ تھا۔ واؤ موافقت مضارع اور ہمزہ استغناء کی وجہ سے حذف ہوگیا۔

57۔ مُدَّ: اس میں چند احتمال ہیں۔ (i) واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معروف باب نصر ینصر ہفت اقسام میں مضاعف ثلاثی اصل میں اُمْدُدْ تھا۔ دوسرے حرف کا سکون

عارضی یعنی امر کی وجہ ہے اس لئے پہلے حرف کی حرکت ماقبل کو دی اور اسے دوسرے میں ادغام کردیا۔ ف کلمہ متحرک ہونے کی وجہ سے ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی اسے بھی گرادیا اب ادغام کی صورت میں دوسرے حرف پر تین اعراب جائز ہیں یعنی زبر، زیر اور پیش مُدَّ مُدِّ مُدُّ اور فک ادغام بھی جائز ہے یعنی ادغام نہ کرنا جیسے اُمْدُدْ۔

(ii) واحد مذکر غائب فعل ماضی مجہول اصل میں مُدِدَ تھا۔ پہلے حرف کی حرکت حذف کرکے اسے دوسرے میں ادغام کردیا کیونکہ ادغام کے لئے پہلے حرف کا ساکن ہونا شرط ہے۔

58۔ خُذْ: واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معروف باب نصر ینصر ہفت اقسام میں مہموز الفاء اصل میں اُءْ خُذْ تھا۔ قیاس کے مطابق اسے اُوْخُذْ آنا چاہئے تھا مگر خلاف قیاس، کثرت استعمال کی وجہ سے دونوں ہمزے حذف کردیئے۔

59۔ لَا تَحْزَنِیْ: واحد مذکر مخاطب فعل نہی معروف باب سمع یسمع ہفت اقسام میں صحیح سالم اصل میں لَا تَحْزَنُنِیْ تھا۔ اصل نون کو نون وقایہ میں ادغام کردیا۔

60۔ اَیِمَّۃٌ: یہ امام کی جمع ہے ہفت اقسام میں مضاعف ثلاثی اور باب نصر ینصر ہے اصل میں اَئْمِمَۃٌ تھا۔ دو حرف ایک جنس کے متحرک جمع ہوئے پہلے کی حرکت ماقبل کو دی اور اسے دوسرے میں ادغام کیا تو یہ اَئِمَّۃٌ بن گیا۔ مزید تعلیل کرنا بھی جائز ہے یعنی دو ہمزے جمع ہوئے ایک مکسور ہے لہٰذا دوسرے کو ی سے بدلنا تو یہ اَیِمَّۃٌ بن گیا۔ ہمزہ کو ی سے بدلا جائز ہے کیونکہ دوسرے ہمزہ کی حرکت عارضی ہے لازمی نہیں۔

61۔ مَقْرُوٌّ: واحد مذکر اسم مفعول باب فتح یفتح ہفت اقسام میں مہموز اللام ہے اصل میں مَقْرُوْءٌ تھا۔ ہمزہ متحرک اس کا ماقبل حرف مدہ زائد ہے اس لئے ہمزہ کو حرف مدہ کی جنس یعنی واؤ سے بدل کر واؤ میں ادغام کردیا۔

62۔ یَخْشَوْنَ: جمع مذکر غائب فعل مضارع معروف باب سمع یسمع ہفت اقسام میں ناقص یائی اصل میں یَخْشَیُوْنَ تھا۔ ی متحرک ماقبل مفتوح لہٰذا ی کو الف سے بدلا اور الف اجتماع ساکنین سے حذف ہوگیا۔

Scanned with CamScanner

63۔ مُصَیطِرٌ: واحد مذکر اسم فاعل باب ملحق برباعی دَحْرَجَ ہفت اقسام میں صحیح سالم اپنی اصل پر ہے بروزن مُدَحْرِجٌ۔

64۔ یَسْلَنْقِیْ: واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف باب ملحق برباعی افعنلال ہفت اقسام میں ناقص یائی اصل میں یَسْلَنْقِیُ تھا۔ ی پر ضمہ دشوار تھا اسے حذف کر دیا۔

65۔ لَنَلَنَ: واحد متکلم فعل مضارع معروف نفی تاکید بلن باب سمع یسمع ہفت اقسام میں مہموز العین اصل میں لَنْ اَلْاَنَ تھا۔ پہلا ہمزہ متحرک ماقبل صحیح ساکن اس کی حرکت ماقبل کو دی اور اجتماع ساکنین سے اسے حذف کر دیا تو یہ لَنَلْاَنَ ہوا پھر دوسرا ہمزہ متحرک ماقبل صحیح ساکن اس کی حرکت ماقبل کو دی اور تخفیفاً ہمزہ کو حذف کر دیا۔

66۔ یُحَوْقِلُوْنَ: جمع مذکر غائب فعل مضارع معروف باب ملحق برباعی دَحْرَجَ بروزن حَوْقَلَ ہفت اقسام میں صحیح سالم یہ اپنی اصل پر ہے یعنی یُدَحْرِجُوْنَ۔

67۔ یُبَسْمِلُ: واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف باب ملحق برباعی دَحْرَجَ ہفت اقسام میں صحیح سالم یہ اپنی اصل پر ہے۔

68۔ تَخَدِّمْنَ: جمع مؤنث مخاطب فعل مضارع معروف باب افتعال ہفت اقسام میں صحیح سالم اصل میں تَخْتَدِمْنَ تھا۔ باب افتعال کے عین کلمہ میں دال واقع ہوئی لہذا تائے افتعال کو دال سے بدلا اور دال کو دال میں ادغام کر دیا۔

69۔ لَاتَمُنُّ: واحد مذکر مخاطب فعل نہی معروف باب نصر ینصر ہفت اقسام میں مضاعف ثلاثی اس کو چند طرح پڑھنا جائز ہے یعنی ادغام کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز ہے۔ دوسرے حرف کا سکون عارضی یعنی لائے نہی کی وجہ سے ہے۔ اس لئے پہلے حرف کی حرکت ماقبل میم کو دی اور نون کو نون میں ادغام کر دیا۔

ادغام کی صورت میں ماقبل حرف پر تین اعراب جائز ہیں یعنی لَاتَمُنَّ اور ادغام نہ کرنا بھی جائز ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے لَاتَمْنُنْ۔

70۔ اَشُدَّ: یہ شِدَّۃٌ کی جمع ہے۔ جس طرح اَنْعُمٌ، نِعْمَۃٌ کی جمع ہے۔ باب نصر ینصر

اور ہفت اقسام میں مضاعف ثلاثی ہے۔ تفسیر بیضاوی میں اسی طرح ہے۔

71۔ تَسْمِیَۃٌ: یہ باب تفعیل کا مصدر ہے ہفت اقسام میں ناقص واوی ہے۔ اصل میں تَسْمِیْوٌ تھا۔ قیاس کے مطابق اسے تَسْمِیٌّ ہونا چاہئے تھا مگر واؤ اور ی ایک کلمہ میں جمع ہوئے۔ اول ساکن واؤ کو ی سے بدلا اور ایک ی کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں ۃ کا اضافہ کر دیا۔

72۔ اِسَّمَّعَ: واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف باب تفعل ہفت اقسام میں صحیح سالم اصل میں تَسَمَّعَ تھا۔ باب تفعل کے ف کلمہ میں س واقع ہوئی۔ لہذا تائے تفعل کو س سے بدل کر ادغام کیا اور ف کلمہ ساکن ہونے کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصل کا اضافہ کیا۔

73۔ اِشَّجَّعَ: واحد مذکر غائب باب تفعل فعل ماضی معروف ہفت اقسام میں صحیح سالم اصل میں تَشَجَّعَ تھا۔ باب تفعل کے ف کلمہ میں ش واقع ہوئی لہذا تائے تفعل کو ش سے بدل کر ش میں ادغام کر دیا اور شروع میں ہمزہ وصل کا اضافہ کر دیا۔

74۔ اِشَّاجَرَ: واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف باب تفاعل ہفت اقسام میں صحیح سالم اصل میں تَشَاجَرَ تھا۔ باب تفاعل کے ف کلمہ میں ش واقع ہوئی۔ لہذا تائے تفاعل کو ش سے بدل کر ش میں ادغام کر دیا اور ف کلمہ ساکن ہونے کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصل لگا دیا۔

75۔ اِثَّاقَلْ: واحد مذکر مخاطب فعل امر حاضر معروف باب تفاعل ہفت اقسام میں صحیح سالم اصل تَثَاقَلْ تھا۔ باب تفاعل کے ف کلمہ میں ث واقع ہوئی لہذا تائے تفاعل کو ث سے بدلا اور ث کو ث میں ادغام کر دیا۔ ف کلمہ ساکن ہونے کی وجہ سے شروع میں ہمزہ وصل کا اضافہ کیا۔

76۔ ھِدّٰی: واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف باب افتعال ہفت اقسام میں ناقص یائی اصل میں اِھْتَدَیَ تھا۔ باب افتعال کے عین کلمہ کی جگہ دال واقع ہوئی لہذا تائے افتعال کو دال سے بدلا تو یہ بن گیا اِھْدَدَیَ دو حرف ایک جنس کے متحرک ماقبل صحیح ساکن پہلے کی حرکت ماقبل کو دے کر ایک دال کو دوسری دال میں ادغام کر دیا۔ ف کلمہ متحرک ہونے کی وجہ

Scanned with CamScanner

سے ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی اسے حذف کر دیا اور ی متحرک ماقبل مفتوح کو الف سے بدلا۔ اسے چار طرح پڑھنا جائز ہے:

(i) هَذٰی (ii) هَدِیَ (iii) هِذٰی (iv) هِدِیَ اور بغیر تعلیل کے اصل صورت پر رکھنا بھی جائز ہے جیسے اِهُتَدیٰ۔

والحمد لِلّٰه علی ذٰلک

بروز اتوار مورخہ 11-8-2002

حافظ احمد حسن کیلانی نقشبندی مجددی

Scanned with CamScanner